مختصر

کتاب الطہارۃ

(جلد ایک تا پانچ مختصر نسخہ، سوال وجواب کی صورت میں)

MUKHTASAR
kitab-ut-Taharah
(Volume 1 to 5, in Q/A Format)

نوٹ: (تفصیل کے لیے پانچ جلدوں پر مشتمل مفصل نسخے کی طرف رجوع کریں)

Volume 6/6 جلد ششم

جدید ایڈیشن
Updated On 10-Jan-2026

مصنف

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

نظرِ ثانی

شیخ رضاء اللہ عبدالکریم المدنی حفظہ اللہ

خادم الحدیث والافتاء جامعہ سید نذیر حسین محدث دہلوی (پھاٹک حبش خان دہلی)

مختصر

کتاب الطہارۃ

(جلد ایک تا پانچ مختصر نسخہ، سوال وجواب کی صورت میں)

MUKHTASAR
kitab-ut-Taharah
(Volume 1 to 5, in Q/A Format)

نوٹ: (تفصیل کے لیے پانچ جلدوں پر مشتمل مفصل نسخے کی طرف رجوع کریں)

Volume 6/6 جلد ششم

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

مصنف
ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

نظرِ ثانی
شیخ رضاء اللہ عبدالکریم المدنی حفظہ اللہ
خادم الحدیث والافتاء جامعہ سید نذیر حسین محدث دہلوی (پھاٹک حبش خان دہلی)

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

COPYRIGHT جملہ حقوق محفوظ
All Rights Reserved

10-Jan-2026

ادارہ "آسک اسلام پیڈیا" اپنی تمام مطبوعات کو اصلاحِ معاشرہ، تزکیۂ اخلاق اور دین کی خدمت کے جذبۂ اخلاص سے شائع کرتا ہے، تاہم طباعتی یا فنی امور میں اگر کوئی انسانی خطا یا سقم رونما ہو جائے تو ادارہ کسی بھی وقت اصلاح اور تصحیح کا مکمل اختیار اور حقوق رکھتا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

الطهور شطر الإيمان

فہرست

شمار نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	مقدمہ (جلد ششم)	3
1.	کتاب الطھارۃ (مختصر نسخہ، سوال وجواب کی صورت میں)	6
2.	تعارف	6
3.	مختصر کتابچہ کی غرض وغایت	6
	(PART-1)-پہلی جلد کا مختصر نسخہ	
4.	کتاب الطھارۃ–جلد اول (مختصر نسخہ، سوال وجواب کی صورت میں) "از: الشیخ ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ"، میں کن مسائل پر بات کی گئی ہے؟	8
5.	سوال: 1 طہارت کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟	8
6.	سوال: 2 طہارت کی ضد کیا ہے؟	8
7.	سوال: 3 طہارت کا اصطلاحی معنیٰ کیا ہے؟	8
8.	سوال: 4 طہارت کی کتنی قسمیں ہیں؟	9
9.	سوال: 5 معنوی طہارت کیا ہے؟	9
10.	سوال: 6 معنوی طہارت حاصل کرنے کے وسائل اور ذرائع کیا ہیں؟	9
11.	سوال: 7 حسی طہارت کیا ہے؟	9
12.	سوال: 8 حسی طہارت حاصل کرنے کے وسائل اور ذرائع کیا ہیں؟	9
13.	سوال: 9 طہارت کی اہمیت بیان کریں؟	10
14.	سوال: 10 رفعِ حدث اور ازالۂ نجاست کا علم کیوں ضروری ہے؟	10
15.	سوال: 11 طہارت سے اعراض کرنے والوں کا انجام کیا ہوگا؟	11
16.	سوال: 12 طہارت کسے کہتے ہیں؟	11
17.	سوال: 13 نجاسات کسے کہتے ہیں؟	11

.18	سوال:14 حدث کسے کہتے ہیں؟	11
.19	سوال:15 حدث کی کتنی اقسام ہیں؟	12
.20	سوال:16 انواع النجاسات - نجس چیزوں کی قسمیں بیان کریں	12
.21	سوال:17 انسانی جسم سے نکلنے والے حیض اور نفاس کے علاوہ خون کا حکم کیا ہے؟	12
.22	سوال:18 ودی کا کیا حکم ہے؟	13
.23	سوال:19 مذی کا کیا حکم ہے؟	13
.24	فتویٰ شیخ کا بن باز رحمہ اللہ	13
.25	سوال:20 کیا مذی کے لیے ایک یا زیادہ ہتھیلی سے چھڑکاؤ کافی ہے؟	13
.26	سوال:21 وہ حلال جانور جس کو شرعی طریقہ سے ذبح نہ کیا گیا ہو۔۔۔	13
.27	سوال:22 زندہ حلال جانور سے اسکی حالت زندگی میں کاٹی گئی چیز کا کیا حکم ہے؟	13
.28	سوال:22 مردار جانور کی کھال کے علاوہ اجزاء کا کیا حکم ہے؟	14
.29	سوال:23 مری ہوئی مچھلی اور ٹڈی کا کیا حکم ہے؟	14
.30	سوال:24 کیا دباغت سے ہر جانور کی جلد پاک ہو جاتی ہے؟	14
.31	سوال:25 انسان میت ہو تو اسکا کیا حکم ہے؟	15
.32	سوال:26 جانوروں کے پیشاب اور گوبر (لید) کا کیا حکم ہے؟	15
.33	سوال:27 پاکیزگی کا اصول کیا ہے؟	15
.34	سوال:28 اوجھڑی کا کیا حکم ہے؟	15
.35	سوال:29 آیا کتے کا صرف گوشت اور لعاب ناپاک ہے یا اس کا سارا جسم؟	16
.36	سوال:30 آیا گدھے کا گوشت ہی ناپاک ہے یا اس کا تمام جسم؟	16
.37	سوال:31 الجلّالۃ یعنی نجاست خور جانور کا کیا حکم ہے؟	16
.38	سوال:32 بلا خون والے حشرات اور جانور مثلاً: مکھی، چیونٹی اور مکھڑی نجس ہیں؟	17
.39	سوال:33 جنگلی جانوروں کا گوشت ناپاک ہے یا ان کا تمام جسم بھی؟	17
.40	سوال:34 اوپر کی تفصیل کا خلاصہ بیان کریں؟	17

.41	سوال:35بچائی گئی جھوٹی چیزوں میں کونسی پاک اور کونسی ناپاک ہیں؟	17
.42	سوال:36کیا منی پاک ہے؟	18
.43	سوال:37الخمر(شراب)پاک ہے؟	19
.44	سوال:38کیا قے نجس ہے؟	19
.45	سوال:39کیا حائضہ و جنبی کا پسینہ پاک ہے؟	19
.46	سوال:40ان جانوروں یا پرندوں کے بچے ہوئے جھوٹے کا کیا حکم ہے۔۔	19
.47	سوال:41نجاستوں کو زائل کرنے کے طریقے بیان کیجیے؟	20
.48	سوال:42استنجاء کیسے حاصل کریں؟	20
.49	سوال:43پیشاب کی صفائی کا طریقہ بیان کریں؟	21
.50	سوال:44جوتی میں لگی نجاست کو کیسے صاف کریں؟	22
.51	سوال:45حیض کے خون کی صفائی کیسے کریں؟	22
.52	سوال:46خواتین کے لٹکتے کپڑوں کی گندگی کیسے دور ہوگی؟	23
.53	سوال:47منی کو زائل کرنے کا طریقہ ذکر کریں؟	23
.54	سوال:48مردار حلال جانور کے چمڑے کی صفائی کا طریقہ ذکر کریں؟	24
.55	سوال:49چوہا کسی چیز میں گر جائے تو کیا حکم ہے؟	24
.56	سوال:50نجاست پر مشتمل تبدیل شدہ پانی کا حکم بیان کریں؟	25
.57	سوال:51پانی سے صفائی کب ضروری ہے؟	25
.58	سوال:52نجاستوں کے ازالہ کا مختصر بیان مع حوالہ جات ذکر کریں؟	25
.59	سوال:53آدابِ قضائے حاجت - آدابِ استنجاء مختصر بیان کریں؟	27
.60	سوال:54قضائے حاجت کے لئے کتنی دور جانا چاہیے؟	28
.61	سوال:55قضائے حاجت کہاں کرنا منع ہے؟	28
.62	سوال:56کیا برتن میں پیشاب کرنا جائز ہے؟	29
.63	سوال:57قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کا کیا حکم ہے؟	29

.64	سوال:58 پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا کیوں ضروری ہے؟	30
.65	سوال:59 قضائے حاجت کے وقت جماعت کا وقت ہو جائے تو کیا کریں؟	31
.66	سوال:60 کیا پیشاب کھڑے ہو کر کرنا جائز ہے؟	31
.67	سوال:61 کیا غسل خانے میں پیشاب کر سکتے ہیں؟	32
.68	سوال:62 کیا گھروں میں قضائے حاجت کے لیے "Attached Bathroom"؟	32
.69	سوال:63 ماء مستعمل کیا ہے؟	33
.70	سوال:64 ماء مخلوط طاہر کیا ہے؟	33
.71	سوال:65 پانی پر ناپاکی کا حکم کیسے لگتا ہے؟	33
.72	سوال:66 پاک پانی کونسا ہے اور ناپاک کونسا؟	36
.73	سوال:67 اگر پانی کی نجاست زائل ہو جائے تو اس پانی کا کیا حکم ہے؟	38
	(PART-2)-دوسری جلد کا مختصر نسخہ	
.74	کتاب الطھارۃ–جلد دوم (مختصر نسخہ، سوال وجواب کی صورت میں)	40
.75	سوال:68 فطرت کے لغوی معنی کیا ہیں؟	40
.76	سوال:69 فطرت کے اصطلاحی معنی کیا ہیں؟	40
.77	سوال:70 سنن الفطرۃ کی تعداد کتنی ہے؟	40
.78	سوال:71 فطری سنتوں کے ضمن میں پائی جانے والی احادیث بیان کریں؟	40
.79	سوال:72 سنن الفطرۃ کی کیا حکمتیں ہیں؟	41
.80	سوال:73 ختنہ فرض ہے کہ سنت؟	42
.81	سوال:74 ختنہ کی کیا فضیلت اور اہمیت ہے؟	42
.82	سوال:75 "قَصُّ الشَّارِبِ" کا لغوی معنی کیا ہے؟	76
.83	سوال:76 مونچھیں بڑھانا کس کی علامت ہے؟	76
.84	سوال:77 مونچھیں کاٹنا چاہیے یا مونڈنا؟	44
.85	سوال:78 إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ کا معنی کیا ہے؟	44

.86	سوال:79داڑھی کا کیا حکم ہے؟	44
.87	سوال:80داڑھی کی مقدار اور کاٹنے کے تئیں علماء کرام کے موقف بیان کیجیے؟	45
.88	سوال:81داڑھی رکھنے کا شرعی حکم کیا ہے؟	45
.89	سوال:82نبی ﷺ کی داڑھی کیسی تھی؟	46
.90	سوال:83داڑھی کاٹنے"Shave"یا مونڈنے کا کیا حکم ہے؟	46
.91	سوال:84"السِّوَاكُ"کا لغوی اور شرعی معنیٰ کیا ہے؟	47
.92	سوال:85مسواک کا کیا حکم ہے؟	47
.93	سوال:86مسواک کا مقصد کیا ہے؟	47
.94	سوال:87مسواک کی کیا فضیلت ہے؟	48
.95	سوال:88کیا روزہ دار مسواک کر سکتا ہے؟	48
.96	سوال:89کچھ لوگ ہیں جو روزہ فاسد ہونے کے خدشہ۔۔۔	49
.97	سوال:90"الْمَضْمَضَةِ"اور اِسْتِنْشَاقُ کا معنیٰ کیا ہے؟	49
.98	سوال:91استنشاق اور مضمضہ کا کیا حکم ہے؟	49
.99	سوال:92روزہ دار کے لیے ناک میں پانی چڑھانے کا کیا حکم ہے؟	51
100	سوال:93ناخن کاٹنے کی مدت کیا مقرر ہے؟	51
101	سوال:94کیا خواتین اور بچیوں کے لیے مہندی لگانا جائز ہے؟	51
102	سوال:95کیا مرد ہو یا عورت دونوں کے لیے ناخن بڑھانا منع ہے؟	52
103	سوال:96ناخن تراشنے کی کیا حکمت؟	52
104	سوال:97ناخن کس ترتیب سے کاٹنا چاہیے؟	53
105	سوال:98ناخنوں کو پھینکنے اور دفنانے کا کیا حکم ہے؟	53
106	سوال:99رات کے اوقات میں ناخن کاٹنے کا کیا حکم ہے؟	53
107	سوال:100بغل کے بال اکھاڑنا افضل ہے یا مونڈنا؟	53
108	سوال:101بغل کے بال صاف کرنے کا کیا طریقہ ہے؟	54

109	سوال:102 زیر ناف بالوں کو زائل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟	54
110	سوال:103 کیا زیر ناف اور بغل کے بال نکالنے کے لئے عصری اشیاء۔۔۔	54
111	سوال:104 زیر ناف بال کاٹنے کی مدت کتنی مقرر ہے؟	55
112	سوال:105 کیا زوجین کا باہم ایک دوسرے کے زیر ناف بال کاٹنا جائز ہے؟	55
113	سوال:106 کیا بغل اور زیر ناف بال نہ کاٹنے کی صورت میں نماز کی صحت پر کوئی۔۔۔	55
114	سوال:107 پانی سے استنجاء کرنے کی فضیلت اور اس کی اہمیت بیان کیجیے؟	55
115	سوال:108 کیا زم زم سے استنجاء کر سکتے ہیں؟	56
116	نجاست وازالۂ نجاست سے متعلق چند اہم مسائل و قواعد ذکر کریں	56
117	109(مسئلہ):ازالہ نجاست واجب ہے۔	56
118	110(مسئلہ):اکثر عذاب قبر، پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کے سبب ہوتا ہے۔	56
119	111(مسئلہ):نجاست کی ہر قسم کا حکم یکساں نہیں ہے؟	56
120	112(مسئلہ):شک کی عادت ڈالنا صحیح نہیں بلکہ استصحاب کی عادت ڈالو۔	56
121	113(مسئلہ):بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ اگر سورج یا ہوا	57
122	114(مسئلہ):پیشاب کی موجودگی میں کسی بڑے بچھونے کو دھونے کا طریقہ:	57
123	115(مسئلہ):"Washing Machine"غسالہ (واشنگ مشین میں کپڑے دھونا)	57
124	116(مسئلہ):اگر صابون اور شیمپو و کریم وغیرہ نہانے کے لئے استعمال	58
125	117(مسئلہ):نماز کی ادائیگی کے بعد پتہ چلا کہ جسم یا کپڑے کے کسی حصہ میں	58
126	118(مسئلہ):مندیل پیپر سے استنجاء جائز ہے جیسا کہ گذر چکا ہے۔	58
127	119(مسئلہ):اہل علم کے فتوی کے مطابق، سوئی کی نوک بمقدار	59
128	120(مسئلہ):منی کے نجس وناپاک ہونے کی دلیل نہیں۔	59
129	121(مسئلہ):اگر بچہ نے بستر پر پیشاب کیا اور اس کے خشک ہو جانے کے بعد	59
130	122(مسئلہ):امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے نجاست والے مادہ سے خارج ہونے والے	59
131	123(مسئلہ):امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو راجح قرار دیا۔۔۔	59

132	124(مسئلہ):حمام کا کیڑا کپڑوں یا بستر پر نظر آئے تو کیا حکم ہے؟	126
133	125(مسئلہ):بوڑھے افراد یا مریض یا ایسے معذور افراد جن کے ساتھ قضائے حاجت	126
134	126(مسئلہ):علماء کرام کی جانب سے کئے جانے والے اس فرق	126
135	127(مسئلہ):ہاتھوں سے یا مشین کے ذریعہ پاک اور ناپاک کپڑوں کو ملا۔۔۔	61
136	128(مسئلہ):حرام اور نجس اشیاء سے علاج کرنا جائز نہیں	61
137	129(مسئلہ):ایسی نجاستوں کا حکم جن سے انسان براہ راست آلودہ نہ ہو	61
138	130(مسئلہ):نیند سے بیدار ہو کر اپنا ہاتھ پانی میں نہ ڈالے	61
139	131(مسئلہ):کپڑے کے جس حصے پر نجاست لگی ہو	61
140	132(مسئلہ):اگر نماز ادا کرنے کے بعد جسم یا کپڑوں یا جگہ پر جہالت یا نسیان کی وجہ سے	61
141	خون کب نجس ہے اور کب نہیں؟	62
142	133(مسئلہ):جمہور کے نزدیک، دم مسفوح یعنی بہتا خون نجس وناپاک ہے	62
143	134(مسئلہ):خون کی معمولی مقدار کا حامل خون قابل معافی ہے	62
144	135(مسئلہ):امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ پر اجماع نقل کیا ہے	62
145	136(مسئلہ):پس وپیپ میں پایا جانے والا خون بھی اسی دمِ یسیر کی قبیل سے ہے۔	62
146	137(مسئلہ):نوٹ: ذبح کرتے وقت قصاب کو لگنے والا خون معفو عنہ ہے۔	62
147	138(مسئلہ):نوٹ: دم سیال یعنی رسنے والا خون معفو عنہ ہے	62
148	139(مسئلہ):خون کے نجس نہ ہونے کی دلیل پیش کرتے ہوئے	62
149	140(مسئلہ):نوٹ: ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے الاختیارات الفقہیہ میں فرمایا کہ راجح یہ ہے	62
150	141(مسئلہ):نوٹ: دم یسیر کا اطلاق عمومی طور متوسط مقدار کے حامل خون پر ہو گا	63
151	142(مسئلہ):دم کا تبرع blood donation کرنا جائز ہے لیکن	63
152	143(مسئلہ):انجکشن سے خون نکلنے پر وضوء نہیں ٹوٹا کیونکہ وہ معفو عنہ ہے	63
153	144(مسئلہ):مردار کی کھال ناپاک ہے جب تک کہ اس کی دباغت نہ دے دی جائے۔	63
154	145(مسئلہ):زندہ جانور سے کاٹا گیا گوشت، مردار کے حکم میں ہے	63

155	146(مسئلہ): غیر حلال جانور کا گوشت نجس ہے	63
156	147(مسئلہ): مشتبہ یعنی شبہ پیدا کرنے والے امور کا علم ضروری ہے۔	63
157	148(مسئلہ): بلی کا جھوٹا پاک ہے	63
158	149: ماکول اللحم و غیر ماکول اللحم کے بال طاہر ہیں	64
159	150(مسئلہ): کفار کے ممالک میں بال، اون اور پروں سے تیار کردہ بستر، ٹوپیاں، کپڑے	64
160	151(مسئلہ): کھال وچمڑوں سے تیار کردہ چیزوں اور بال	64
161	152(مسئلہ): ماکول اللحم زندہ جانور کے بال یا اس کے اون سے کئے جانے والے اجزاء ط	65
162	153(مسئلہ): حالت حیات میں طاہر جانور کے حکم کے حامل مردار کے بال	65
163	154(مسئلہ): "انفحۃ" کا کیا حکم ہے؟ "انفحۃ" زردی مائل سفید مادہ کو کہتے ہیں	65
164	155(مسئلہ): مکھی، ٹڈی اور بچھو جیسے وہ جاندار جس میں خون نہیں ہوتا	65
165	156(مسئلہ): ہرن کا مشک پاک ہے کیونکہ یہ انڈا، بچہ	65
166	157(مسئلہ): چین اور ہندوستان جیسے غیر اسلامی ممالک میں تیار کئے جانے والے جوتے،	65
167	158(مسئلہ): ماکول اللحم اور غیر ماکول اللحم اور جنگلی جانوروں کی کھالیں	65
168	159(مسئلہ): ہڈیوں سے تیار کردہ میڈلس اور کنگیاں وغیرہ جیسی تمام اشیاء	65
169	160(مسئلہ): مردہ انسان (مومن) نجس نہیں	66
170	161(مسئلہ): خمر یعنی شراب طاہر و پاک ہے	66
171	162(مسئلہ): نجاست سے پاکی کیسے حاصل کریں؟	66
172	163(مسئلہ): اگر کسی کنویں میں جانور گر کر مر جائے	66
173	164(مسئلہ): نبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں قضائے حاجت سے منع فرمایا ہے	66
174	165(مسئلہ): کیچڑ بذات خود ناپاک نہیں جب تک کہ	67
175	166(مسئلہ): اگر مجبوری و معذوری کی صورت میں تین پتھر سے پاخانہ	67
176	167(مسئلہ): غسالات (کپڑے دھونے کی مشین (washing machine)	67
177	برتن کے نجاست اور عدم نجاست کے مسائل	67

178	168(مسئلہ):عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے سونا اور چاندی کے برتن	67
179	169(مسئلہ):عورتوں کا سونے اور چاندی کے زیورات پہننا حلال ہے۔	67
180	170(مسئلہ):مرد کے لیے سونے اور چاندی کی گھڑی پہنا جائز نہیں	68
181	171(مسئلہ):مردوں کے لیے سونے اور چاندی کا چشمہ اور قلم وغیرہ	68
182	172(مسئلہ):بصورت مجبوری اور کوئی متبادل حل موجود نہ ہو تو	68
183	173(مسئلہ):ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے کہ:اضطراری و مجبوری کے علاوہ	68
184	174(مسئلہ):صُفر / نحاس یعنی پیتل اور تانبہ کا استعمال جائز ہے۔	68
185	175(مسئلہ):اسراف اور فخر و غرور جیسے منکرات اور کبیرہ گناہوں سے بچتے ہوئے	68
186	پانی سے متعلق نجس اور عدم نجس کے احکامات	69
187	176(مسئلہ):اگر دو قلہ سے زائد پانی کی مقدار ہو یا ایسی جاری نہر ہو	69
188	177(مسئلہ):مقدار اور لیٹر کا حساب	69
189	177(مسئلہ):اگر پانی میں لوہے کے ٹکڑے، پتے، سبزیاں یا زعفران	69
190	178(مسئلہ):اسی طرح اگر پانی میں مٹی گر جائے تو وہ غیر مطہر نہیں ہوتا	69
191	179(مسئلہ):ماء مستعمل جیسے وضوء اور غسل کے بعد باقی ماندہ پانی مطہر ہے۔	69
192	180(مسئلہ):نوٹ:ہر چیز کی اصل اس کے طاہر ہونے کا یقین ہے	69
193	181(مسئلہ):اگر کسی چیز کے نجس ہونے کا شک ہو جائے تو یقین کی بنیاد پر حکم	70
194	182(مسئلہ):نجاست کو زائل کرنے والا سب سے اچھا اور اہم ذریعہ پانی ہی ہے	70
195	183(مسئلہ):بخارات(steam)کے ذریعہ بھی نجاستوں سے پاکی	70
196	184(مسئلہ):تنقیہ الماء یعنی صفائی کی جدید تکنالوجی کو استعمال کیا جاتا ہے یہ درست ہے۔	70
197	185(مسئلہ):پانی کی نجاست کو زائل کرنے یا اس کی نجاست کی مقدار	70
198	186(مسئلہ):اگر کپڑوں پر نجاست لگ جائے اور پتہ نہ ہو کہ کہاں اور کس قدر لگی ہے ت	71
199	187(مسئلہ):پانی کے مسئلہ میں محض شک کی بنیاد پر احتیاط برتنا	71
200	189(مسئلہ):کتے کے لعاب کے علاوہ دیگر جانوروں کے لعاب کی نجاست	71

201	190(مسئلہ)؛کسی چیز پر طہارت کا حکم لگانے والے سے دلیل طلب نہیں	71
202	191(مسئلہ)؛تمام اشیاء طاہر وپاک ہیں تا آنکہ اس کے نجس ہونے۔۔۔	71
203	192(مسئلہ)؛ابراءت اصلیہ کا تقاضہ ہے کہ ہر چیز پاک ہے طاہر	72
204	193(مسئلہ)؛اگر نجس وگندا پانی ازخود پاک ہو جائے۔۔۔	72
205	194(مسئلہ)؛سؤر کا اطلاق صرف پینے کے بعد بچے ہوئے پانی ہی پر نہیں ہوتا	72
206	195(مسئلہ)؛آدمی کا سُؤر یعنی بچا ہوا جس میں اس کا ہاتھ لگا ہو چاہے وہ مسلمان ہو	72
207	196(مسئلہ)؛ماکول اللحم یعنی حلال جانور کا بچا ہوا پانی پاک ہے	72
208	197(مسئلہ)؛خچر اور گدھے کا بچا ہوا پانی اگر اس کے علاوہ پانی میسر نہ ہو توق	72
209	قضائے حاجت کے آداب	72
210	198(مسئلہ)؛بیت الخلاء جاتے وقت کی دعا میں بسم اللہ کا اضافہ کیا جاسکتا ہے	72
211	199(مسئلہ)؛بیت الخلاء سے نکل کر غفرانک پڑھنا	73
212	200(مسئلہ)؛ذکر الٰہی پر مشتمل کوئی شئی بیت الخلاء نہ لے جائے	73
213	201(مسئلہ)؛قضاء حاجت کے دوران سلام کا جواب نہ دے	73
214	202(مسئلہ)؛لوگوں کی نظروں سے دور یا اوجھل ہو جائیں استنجاء کرتے وقت	73
215	203(مسئلہ)؛زمین سے قریب ہونے تک کپڑے اوپر نہ اٹھائیں۔	73
216	204(مسئلہ)؛صحراء اور کھلے میدان میں قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ نہ کریں	73
217	205(مسئلہ)؛پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا لازم ہے	73
218	206(مسئلہ)؛لوگوں کے عام راستوں اور سائے دار جگہوں میں قضاء حاجت نہ کریں	74
219	207(مسئلہ)؛ٹھہرے ہوئے پانی میں قضاء حاجت نہ کریں	74
220	208(مسئلہ)؛حمام میں پیشاب نہ کریں۔۔۔	74
221	209(مسئلہ)؛مجبوری کی صورت میں کھڑے ہو کر پیشاب کیا جاسکتا ہے	74
222	پیشاب اور پاخانہ صاف کرنے کا طریقہ	74
223	210(مسئلہ)؛پانی، پتھر یا جامد وٹھوس چیز کے (علاوہ ہڈی اور گوبر) ذریعہ پیشاب	74

224	211(مسئلہ): پاخانہ کی صفائی استجمار یعنی پتھر یا ڈھیلے یا ان کے قائم مقام کسی چیز	74
225	212(مسئلہ): پتھر یا ڈھیلے کے ذریعہ صفائی کی جائے تو طاق عدد میں ہو۔	74
226	213(مسئلہ): گوبر و لید، ہڈی، قابل احترام چیز اور مطعومات	74
227	214(مسئلہ): قضائے حاجت کے بعد صفائی کے لئے دایاں ہاتھ	74
228	215(مسئلہ): قضائے حاجت کے بعد نجاست سے پاکی حاصل کرنے کے بعد	75
229	216(مسئلہ): بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بایاں پیر۔۔۔	75
230	217(مسئلہ): ہوا خارج ہونے سے استنجاء لازم نہیں ہوتا البتہ وضو ٹوٹ جاتا ہے	75
231	218(مسئلہ): سوراخ، شگافوں، سرنگ اور بلوں میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے	75
232	219(مسئلہ): سورج یا چاند کی جانب رخ ہونے یا ان کی جانب پیٹھ کرنے میں۔۔۔	75
233	220(مسئلہ): بیت الخلا کے مسائل: ضعیف روایت پر مبنی یہ مسئلہ بتایا جاتا ہے ک	75
234	221(مسئلہ): امام صنعانی رحمۃ اللہ علیہ اور صاحب "تحفۃ الاحوذی" کا کہنا ہے	75
235	222(مسئلہ): مس ذکر بالیمین عند الخلاء یعنی بیت الخلاء کے وقت	75
236	223(مسئلہ): بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم داخل کرے۔	76
237	224(مسئلہ): پاخانہ سے فارغ ہونے کے بعد صفائی کے لئے تین پتھر۔۔۔	76
238	224(مسئلہ): استجمار و استنجاء یعنی پیشاب اور پاخانہ کی صفائی کے لئے مطعومات	76
239	225(مسئلہ): مسواک کے لئے پیلو کے درخت کی لکڑی کا استعمال اتباع	76
240	226(مسئلہ): معجون یعنی پیسٹ یا منجن اور پیلو کے درخت کی لکڑی	76
241	227(مسئلہ):: الکحل سے متعلق اَحکامات	76
242	228(مسئلہ): کس چیز کے ذریعہ مسواک کرنا افضل ہے؟	76
243	229(مسئلہ): الرافعی رحمۃ اللہ علیہ نے الفتح میں کہا کہ السواک کا مادہ س وک ہے	77
244	مسح کے اَحکامات و مسائل	77
245	230(مسئلہ): لمبے بوٹ والے جوتوں کا حکم بھی اس خف یعنی موزوں کی طرح ہے	77
246	231(مسئلہ): کپڑے کے موزوں پر بھی مسح کرنا جائز ہے	77

247	232(مسئلہ): مقیم اور مسافر کے لئے مسح کرنے کی متعینہ مدت کی ابتداء	77
248	127(مسئلہ):: موزے نکالنے سے مسح ختم نہیں ہوتا	78
249	233(مسئلہ): عمامہ کے مسائل میں شماغ اور غترہ شامل نہیں لہذا ان پر مسح جائز نہیں۔	78
250	234(مسئلہ): زخم پر لپیٹی جانے والی پٹی اور پلاسٹر پر مسح کرنا جائز ہے	78
251	235(مسئلہ): اعضاء وضوء پر پلاسٹر ہو تو کیا کریں؟	78
252	236(مسئلہ): اگر کسی کا ہاتھ یا کوئی وضوء کیا جانے والا عضوء ٹوٹ جائے	78
253	237(مسئلہ): مصنوعی پیر یا ہاتھ پر وضوء یا غسل کی ضرورت نہیں	78
254	238(مسئلہ): ناک میں بالی زیب وزینت کی غرض سے سوراخ کرنا	79
255	239(مسئلہ): کھانے میں گرنے والے کیڑے مکوڑوں کا حکم	79
	(PART-3)-دوسری جلد کا مختصر نسخہ	
256	کتاب الطھارۃ–جلد 3 (مختصر نسخہ، سوال وجواب کی صورت میں) طہارت کی اقسام کا ذکر کریں	82
257	سوال: 240 حدث کا لغوی معنی اور اصطلاحی مفہوم بیان کریں	82
258	سوال: 241 حدثِ اکبر کیا ہے؟	83
259	سوال: 242 رفع الحدث کا طریقہ کیا ہے؟	83
260	سوال: 243 اسباب حدث کیا ہے؟	83
261	اسبابِ حدث اُکبر: جنابت، حیض ونفاس وغیرہ	83
262	سوال: 244 وضوء سے متعلق مختصر معلومات بیان کیجیے؟	83
263	سوال: 245 (اخطاء الوضوء) وضو میں کی جانے والی عام غلطیاں بیان کیجیے؟	83
264	سوال: 246 وضو کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ ذکر کریں؟	84
265	سوال: 247 وضوء کے شروط وجوب بیان کیجیے؟	85
266	سوال: 248 وضوء کے شروط صحت بیان کیجیے؟	85
267	سوال: 249 وضو کے فرائض (واجبات) ذکر کریں؟	86

268	سوال:250وضو کی سنتیں کا ذکر کریں؟	86
269	سوال:251مباحات الوضوء کا ذکر کریں؟	88
270	سوال:252وضوء کے غیر مشروع اعمال کا ذکر کریں؟	88
271	سوال:253نواقض الوضوء کا ذکر کریں؟	88
272	سوال:254جو نواقض وضوء میں شمار نہیں ہوتے ان کا ذکر کریں؟	90
273	سوال:255کن کاموں کے لئے وضوء واجب ہے؟	90
274	سوال:256وضوء کب مشروع ہے؟	91
275	سوال:257وضو کا مختصر طریقہ ذکر کریں؟	92
276	سوال:258وضوء کس ترتیب سے کریں؟	93
277	سوال:259سر کا مسح کیسے کرنا چاہیے؟	94
278	سوال:260کانوں کا مسح کیسے کریں؟	94
279	سوال:261کانوں کا مسح کرنے کا طریقہ؟	95
280	سوال:262تر ہاتھوں سے سر اور کانوں کا مسح کرنا یا نئے پانی سے مسح کرنا؟	95
281	سوال:263کیا گردن کا مسح کرنا ثابت ہے؟	96
282	سوال:264کیا عمامہ اور موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے؟	96
283	سوال:265عمامہ پر مسح کیلئے جراب کی طرح طہارت کی حالت میں پہنا جائے۔۔۔	96
284	سوال:266موزوں پر مسح کیسے کریں؟	97
285	سوال:267کیا جوتوں پر مسح کیا جاسکتا ہے؟	98
286	سوال:268وضو سے فارغ ہونے کے بعد کی دعاء کیا ہے؟	98
287	سوال:269وضو کے بعد شرمگاہ کی جگہ پر پانی چھڑکنا کیسا ہے؟	98
288	سوال:270کیا کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پینا ثابت ہے؟	99
289	سوال:271کیا بعد وضوء آسمان کی طرف نظر یا شہادت کے انگلی اٹھا کر دعاء کرنا۔۔۔	99
290	سوال:272وضو کے بعد تولیہ، رومال یا کوئی کپڑا استعمال کرنا؟	99

291	سوال:273 کیا ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا چاہئے؟	101
292	سوال:274 پاک وصاف پانی وضو کی ایک شرط ہے یا نہیں؟	101
293	سوال:275 کیا نبیذ سے وضو کرنے میں کوئی حرج ہے؟	101
(PART-4)-دوسری جلد کا مختصر نسخہ		
294	کتاب الطھارۃ–جلد چار(4)(مختصر نسخہ، سوال وجواب کی صورت میں)	104
295	سوال:276 وضوء کو توڑنے والے اور فاسد کرنے والے امور کیا ہیں؟	104
296	سوال:277 کیا سبیلین کے علاوہ کسی اور جگہ سے پیشاب یا پاخانہ نکلنے سے وضوء۔۔۔	105
297	سوال:278 کیا عورت کا اپنی شرمگاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	106
298	سوال:279 کیا کسی غیر مرد یا عورت (بڑے یا چھوٹے) کی شرمگاہ چھونے۔۔۔	107
299	سوال:280 کیا دبر یعنی پاخانہ والی جگہ چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	108
300	سوال:281 کیا دونوں خصیوں، چوتڑوں اور چڈھوں کے اطراف کے دونوں جانبین۔۔۔	109
301	سوال:282 کیا چوپایہ کی شرمگاہ چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	109
302	سوال:283 کیا مرتد ہو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	110
303	سوال:284 نواقضِ وضو کا مختصر خاکہ پیش کیجیے؟	111
304	سوال:285 مذی اور ودی کسے کہتے ہیں؟	112
305	سوال:286 کیا پیشاب کے قطرے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	112
306	سوال:287 پیشاب کے قطروں سے کیسے بچیں؟	113
307	سوال:288 ہوا خارج ہونے کا مرض اور اس کا حکم بیان کیجیے؟	114
308	سوال:289 بدبودار ہوا خارج ہونے کا مرض اور اس کا حکم؟	115
309	سوال:290 کیا سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	115
310	سوال:291 دورانِ نماز سونے والے کا وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟	116
311	سوال:292 کیا گوٹھ (ایک طرح کی بیٹھک) مار کر سونے سے وضو ٹوٹتا ہے؟	117
312	سوال:293 کیا شرمگاہ کو اگر ہاتھ لگ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	119

313	سوال:294 کیا مرد اور عورت اس حکم میں دونوں برابر ہیں؟	120
314	سوال:295 شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا؟	122
315	سوال:296 چھوٹے بچے اور بچیوں کی شرمگاہ کو چھونا اور اس کا حکم؟	124
316	سوال:297 بچوں کو کپڑے پہناتے وقت اگر ان کی شرمگاہ کو ہاتھ لگ جائے تو۔۔۔	126
317	سوال:298 کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	127
318	سوال:299 کن چیزوں سے وضوء نہیں ٹوٹتا؟	128
319	سوال:301 کیا خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	128
320	سوال:302 خلاصۂ کلام بیان کریں؟	129
321	سوال:303 کیا قے اور نکسیر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	130
322	سوال:304 کیا قے کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	130
323	سوال:305 کیا عورت (بیوی) کو چھونے یا بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے؟	131
324	سوال:306 کیا جنازے کو کندھا دینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	132
325	سوال:307 کیا قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟	133
326	سوال:308 کن کاموں کے لئے وضوء واجب ہے؟	133
327	سوال:309 وضوء کے لیے مشروع (مستحب) مقامات کیا ہیں؟	133
328	سوال:310 ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا واجب ہے یا مستحب؟	134
329	سوال:311 کیا دوبارہ جماع کرنے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے؟	135
330	سوال:312 کیا جماع کے بعد سونے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے؟	135
331	سوال:313 کیا حالتِ جنابت میں کھانے پینے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے؟	136
332	سوال:314 کیا غسل سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے؟	136
333	سوال:315 کیا سونے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے؟	137
334	سوال:316 کیا سونے کے لئے وضو کے بجائے صرف ہاتھ منہ دھونا کافی ہے؟	138
335	سوال:317 تلاوت قرآن کے لئے وضوء کب مستحب ہے اور کب واجب؟	138

336	حائضہ سے متعلق أحکامات الدرر السنیۃ سے	139
337	سوال:318 کیا حائضہ عورت کے لیے قرآن کی تلاوت کرنا جائز ہے؟	139
338	سوال:319 حائضہ قرآن کی تلاوت کرنے کا حکم؟ معاصرین کے ویب سائٹ سے؟	139
339	سوال:320 حائضہ کا مصحف قرآنی کو چھونا؟	140
340	سوال:321 کیا قرآنِ مجید کو بغیر وضو تلاوت کرنا جائز ہے؟	140
341	سوال:322 بغیر وضو قرآنِ مجید کی تلاوت، ذکرواذکار، اور بغیر وضو سلام کرنے۔۔۔	140
342	سوال:323 کیا بغیر وضو مصحف کو چھوتے ہوئے قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے؟	141
343	سوال:324 حفظ کرنے والے بچوں کا بغیر وضو قرآن کو ہاتھ گانے کا حکم؟	141
344	سوال:325 کیا جب بھی وضو ٹوٹے وضو کرنا مستحب ہے؟	142
345	سوال:326 کیا طوافِ کعبہ کے لئے وضو کرنا شرط ہے؟	143
346	سوال:327 حدث أصغر سے متعلق طہارت کے چند مسائل	144
347	سوال:328 کس چیز کے ذریعہ مسواک کرنا افضل ہے؟	146
348	سوال:329 مسواک سے متعلق بعض نکات بیان کیجیے؟	146
349	سوال:330 مسح کے چند أحکامات ومسائل ذکر کیجیے؟	147
350	سوال:331 اعضاء وضوء پر پلاسٹر ہو تو کیا کریں؟	148
351	سوال:332 مصنوعی اعضاء پر وضو کا حکم؟	148
352	سوال:333 ناک میں بالی زیب وزینت کی غرض سے سوراخ کرنا کیسا ہے؟	149
353	سوال:334 وضوء کے فرائض سے متعلق چند مسائل ذکر کیجیے؟	149
	(PART-5) پانچویں جلد کا مختصر نسخہ	
354	مختصر کتاب الطھارۃ - جلد پانچ (5) (مختصر نسخہ، سوال وجواب کی صورت میں) نوٹ: تفصیل کے لیے پانچ جلدوں پر مشتمل مفصل نسخے کی طرف رجوع کریں۔	151
355	تعارف	151
356	مختصر کتابچہ کی غرض وغایت	151

357	حدث اکبر کے شرعی احکامات	152
358	(1)جنابت و جنبی (2)حیض، (3)استحاضہ (4)نفاس (5)وغسل سے متعلق احکام ومسائل	152
	جنابت کے مسائل	
359	سوال:335 کیا غسل جنابت کے لیے انزال شرط ہے؟	152
360	سوال:336 کیا عورت بھی محتلم ہوتی ہے؟	152
361	سوال:337 احتلام کا نشان نہ ہو تو غسل کا کیا حکم ہے؟	152
362	سوال:338 عورت کو غسل میں چوٹیوں سے متعلق کیا سہولت دی گئی ہے؟	153
363	سوال:339 کیا شریعت میں جنبی کے ساتھ ملنا جلنا، اٹھنا بیٹھنا،۔۔۔	153
364	سوال:340 جنابت کی حالت میں ممنوع کام کیا ہیں؟	154
365	سوال:341 کیا حائضہ اور جنبی کا مسجد میں قیام کرنا درست ہے؟	154
366	سوال:342 کیا جنبی اور حائضہ کو قرآنِ مجید کی تلاوت کے لئے اجازت ہے؟	154
367	سوال:343 حائضہ کا قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا کیا حکم ہے؟	156
368	سوال:344 حائضہ کا مصحف قرآنی کو چھونے کا کیا حکم ہے؟	157
369	سوال:345 حائضہ کا اللہ تعالی کا ذکر کرنے کا کیا حکم ہے؟	157
370	سوال:346 حائضہ کا قرآن کی تلاوت کرنے کا حکم؟	157
371	سوال:347 جس موبائل فون میں قرآنِ مجید ہو اس کو بغیر وضو ہاتھ لگانا۔۔۔	157
372	سوال:348 جنبی کے لئے حالتِ جنابت میں حائضہ کے لئے حالتِ حیض میں قرآن مجید۔۔	158
	غسل کے احکام	
373	سوال:349 غسل فرض ہونے کے شرائط کیا ہیں؟	158
374	سوال:350 کن مواقع پر غسل کرنا مستحب ہے؟	159
375	سوال:351 جمعہ کا غسل اور جنابت کا غسل کیا دونوں کے لئے ایک غسل کافی ہے؟	159
376	سوال:352 غسل کی اہمیت وفضیلت بیان کیجیے؟	160

377	سوال: 353 کیا پاکی صفائی اختیار نہ کرنے والوں کے لئے عذاب کی وعید آئی ہے؟	161
378	سوال: 354 غسل کی قسمیں بیان کیجیے؟ (باعتبار فرائض اور سنن)؟	161
379	سوال: 355 غسل سے پہلے وضوء کا حکم کیا ہے؟	162
380	سوال: 356 کیا غسل وضوء سے کفایت کر جاتا ہے؟	162
381	سوال: 357 کیا غسل جنابت، حیض و نفاس یا غسل غیر جنابت،۔۔۔	162
382	سوال: 358 غسل کے فروض و ارکان (واجبات) بیان کریں؟	163
383	سوال: 359 غسل کامل کے مسنون اَعمال کیا ہیں؟	164
384	سوال: 360 غسل کے مکروہات کیا ہیں؟	165
385	سوال: 361 (عام) غسل کا مسنون طریقہ باتصویر بیان کیجیے؟	166
386	سوال: 362 غسل جنابت / غسل حیض و نفاس کا مسنون طریقہ بیان کیجیے	167
387	سوال: 363 غسل جنابت کا مسنون طریقہ ذکر کریں؟	169
	حیض، استحاضہ اور نفاس کے 66 مسائل	
388	سوال: 364 عورتوں میں حیض کیسے شروع ہوا؟	170
389	سوال: 365 حیض کا سبب اور اس کی وجہ کیا ہے؟	172
390	سوال: 366 حیض کے خون کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟	172
391	سوال: 367 حیض اور استحاضہ میں کیا فرق ہے؟	173
392	سوال: 368 مدتِ حیض کتنی ہے؟	173
393	سوال: 369 حیض کے ابتداء کی کونسی عمر ہوتی ہے؟	173
394	سوال: 370 حیض ختم ہونے کی عمر کیا ہے؟	174
395	سوال: 371 طہر کی مدت کتنی ہوتی ہے؟	174
396	سوال: 372 حمل کی حالت میں جو خون آتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟	174
397	سوال: 373 طہر کی پہچان (حیض کے ختم ہونے کی علامت) کیا ہے؟	175
398	سوال: 374 حیض میں دنوں کا اعتبار ہوگا یا خون کا؟	175

399	سوال:375 اگر خاتون نے پیلا رنگ یا گدلہ رنگ یا پیلے اور کالے کے درمیان۔۔۔	175
400	سوال:376 حیض آنے کی عمر نہ ہو پھر حیض آنا شروع ہو تو کیا حکم ہے؟	175
401	سوال:377 اگر صرف خون کا قطرہ نظر آئے لیکن تسلسل کے ساتھ نہ آئے۔۔۔	176
402	سوال:378 حیض کے خون کی خاصیت اور صفت اور نماز و روزہ کا حکم؟	176
403	سوال:379 کیا حائضہ عورت پر نماز اور روزے کی قضا فرض ہے؟	176
404	سوال:380 حیض میں نماز نہ پڑھنے کے حکم کا سبب کیا ہے؟	176
405	سوال:381 حائضہ کے لئے کیا جائز اور کیا ناجائز ہے؟	177
406	سوال:382 کیا حائضہ کے لیے روزہ رکھنا جائز ہے؟	177
407	سوال:383 کیا حائضہ کے ساتھ جماع کرنا جائز ہے؟	177
408	سوال:384 کیا حائضہ خاتون بیت اللہ کا طواف کر سکتی ہے؟	179
409	سوال:385 کیا حائضہ خاتون مسجد میں بیٹھ سکتی ہے؟	180
410	سوال:386 حائضہ خاتون کو حالتِ حیض میں طلاق دی جا سکتی ہے یا نہیں؟	180
411	سوال:387 حیض روکنے والی دواؤں کا کیا حکم ہے؟	181
412	سوال:388 حیض کو دواؤں سے جاری کرنے کا کیا حکم؟	181
413	سوال:389 مغرب سے پہلے پہلے حیض ہو جائے تو روزے کا حکم؟	181
414	سوال:390 رمضان کے مہینے میں فجر سے پہلے پاک ہونے والی خاتون کے روزے کا حکم؟	181
415	سوال:391 حیض و نفاس سے پاک ہونے پر دو نمازیں جمع کرنے کا حکم؟	182
416	سوال:392 نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد کسی عورت کا حائضہ ہو جانا۔۔۔	182
417	سوال:393 نماز کا وقت ختم ہونے سے کچھ منٹ پہلے اگر کوئی عورت حائضہ ہو جائے۔۔۔	183
418	سوال:394 رمضان میں طلوعِ فجر کے بعد پاک ہونے والی عورت کے روزے کا حکم؟	183
419	سوال:395 کسی خاتون کو رمضان کے دنوں میں دن کے ابتدائی حصے میں۔۔۔	184
420	سوال:396 حائضہ کے لئے قرآنِ مجید کی تلاوت حکم؟	184
421	سوال:397 کیا جنبی اور حائضہ قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں؟	185

422	سوال:398 حیض ونفاس کے موقعے پر قرآنِ مجید کو پکڑنے اور چھونے کا طریقہ۔۔۔	185
423	سوال:398 حیض ونفاس کے موقعے پر قرآنِ مجید کو پکڑنے اور چھونے کا طریقہ۔۔۔	185
424	سوال:399 حائضہ عورت کے لئے مسجد میں داخلے کا حکم؟	185
425	سوال:400 شوہر کا اپنی حائضہ بیوی کے ساتھ ایک ہی بستر پر سونے کا حکم؟	186
426	سوال:401 حائضہ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا اور دیگر امور کا حکم؟	186
427	سوال:402 حائضہ کے لئے طواف میں احکامات؟	187
428	سوال:403 حائضہ عورتوں کا دعاء میں شامل ہونا؟	187
429	سوال:404 کیا طوافِ افاضۃ کے بعد اگر کوئی عورت حائضہ ہو جائے۔۔۔	188
430	سوال:405 حائضہ کو احرام کا غسل کرتے وقت چوٹی کھول کر نہانے کا حکم؟	189
431	سوال:406 پاکی کے بعد زردی مائل اور مٹیالے رنگ کے خون کا حکم؟	189
432	سوال:407 حیض ونفاس میں انتقال کرنے والی عورتوں کی نمازِ جنازہ کا طریقہ؟	190
433	استحاضہ کے احکام ومسائل	190
434	سوال:408 حیض واستحاضہ میں فرق بیان کریں؟	190
435	سوال:409 استحاضہ کا معنی بیان کریں؟	191
436	سوال:410 استحاضہ کے خون کی صفت بیان کریں؟	191
437	سوال:411 استحاضہ کی حالت میں عبادات کے جواز بیان کریں؟	191
438	سوال:412 استحاضہ کسے کہتے ہیں؟	193
	نفاس کے احکام ومسائل	
439	سوال:413 نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت بیان کریں؟	192
440	سوال:414 (40) دن کے اندر نفاس کا خون رکا پھر شروع ہو تو۔۔۔	193
441	سوال:415 حمل کے سقوط کے بعد نکلنے والا خون کے بارے میں بیان کریں؟	193
442	مصادر	195

مقدمہ جلد ششم(6)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ الحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً، أَمَّا بَعْدُ:

فقہِ اسلامی کے ابواب میں "کتاب الطہارۃ" بنیادی حیثیت رکھتی ہے، اس کے بغیر عبادت کی عمارت قائم نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے کہ قدیم و جدید تمام فقہی کتب میں نماز، زکوٰۃ اور دیگر عبادات سے پہلے طہارت کے اصول و فروع پر مفصل بحث ملتی ہے، زیرِ نظر کتاب **مختصر کتاب الطہارۃ** (جلد ایک تا پانچ کا مختصر نسخہ، سوال وجواب کی صورت میں)اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

کتاب کا پس منظر:

اس کتاب کو علمی دلائل، فقہی اصطلاحات، فقہی احکام نیز مختلف مسالک کے تقابلی مطالعے سے مزین کیا گیاہے، جس کا حجم بارہ سو صفحات، پانچ مجلدات پر پھیلا ہوا تھا لیکن مبتدئین کے لئے 5 مجلدات پڑھنا اور احکامات پر عمل کرنا آسان نہ تھا اس لئے چھٹویں جلد تیار کی گئی تاکہ راجح مسائل کا علم ہو جائے اس لئے ہر جلد کو 25 تا 30 صفحات میں خلاصہ کے طور پر پیش کیا گیا اس لحاظ سے 5 جلدوں کو مختصر کرتے ہوئے 1 جلد میں لایا گیا اور اسکو چھٹویں جلد کے طور پر پیش کیا گیا، اور آسانی کے لئے چھٹویں جلد کو طلبہ وطالبات، ائمۂ مساجد، معلمین ومعلمات، اور عام قارئین کی سہولت کے لیے اسی مواد کو عام فہم کے مطابق مختصر، مرحلہ وار اور سوال وجواب کی شکل میں مرتب کیا گیا۔

زیرِ نظر کتاب اس لیے منفرد ہے کہ:

1) قدیم وجدید مسائل کو یکجا کر کے عام فہم بنایا گیا ہے۔
2) فقہی مباحث کو ترتیب وار اور تربیتی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔
3) قارئین کے لیے سوال وجواب کی شکل میں طہارت کے مسائل کو حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔
4) یہ کتاب نہ صرف علمی حلقوں کے لیے مفید ہے بلکہ عام قارئین کے لیے بھی ایک بہترین رہنما ہے، جو

طہارت کے بنیادی اصولوں کو واضح کرتی ہے اور عبادات کی صحت کے لیے ضروری شرائط کو آسان زبان میں بیان کرتی ہے۔

کتاب کا مقصد:

- طہارت کے بنیادی اصول و احکام کو واضح، دلیل کے ساتھ، اور قابلِ عمل شکل میں پیش کرنا آج کل دنیا کی ساری حکومتیں اور عوام صفائی کے معاملہ پر سنجیدہ ہیں، مسلم صفائی کو صرف سماجی ذمہ داری نہیں بلکہ ایمان کی شاخوں کا حصہ مانتے ہیں۔
- روزمرہ زندگی کے مسائل کا شرعی حل فراہم کرنا، مثلاً وضو و غسل، حیض و نفاس، استحاضہ، نجاستِ عینی و حکمی، قضاءِ حاجت، اور جدید طبی مسائل۔

بعض اہم نکات

معلمین کے لیے رہنما نکات:

- اساتذہ اور معلمین کے لیے یہ مختصر مجموعہ درسِ نظامی کے طرز پر تیار کیا گیا ہے چنانچہ یہ کتاب ورک بک کی حیثیت رکھتی ہے۔
- ہر سبق کو سوال وجواب کے تحت پڑھایا جائے۔
- نقشۂ ذہن (Mind Map) تیار کر کے حدث / نجاست / وضو / غسل کی باہمی نسبتیں واضح کی جائیں۔
- عملی مظاہرہ (Demonstration)، وضو و غسل کے درست طریقہ، مسح علی الخفین، پٹی / عمامہ پر مسح، کی مشقی تربیت دی جائے۔
- خطبۂ جمعہ یا دروس میں "طہارت" کو موسمی موضوع نہ سمجھیں بلکہ اسے مسلسل اصلاحی سلسلہ بنائیں۔
- مدرسین نصاب میں طہارت کے یونٹ کو عملی اسائنمنٹس کے ساتھ پڑھائیں، وضو / غسل کی ویڈیو / ڈیمو، اور سوالات کی فہرست شامل کریں۔

خواتین کے لیے رہنما نکات:

- گھر میں دینی مجالس، مدارسِ نسواں، اور مساجد میں خواتین کے لیے تربیتی حلقے حیض / نفاس / استحاضہ کے عملی مسائل کی شرح۔

نوجوانوں کے لیے رہنما نکات

❖ پاکی کی عادت: اسکول/کالج/جامعہ میں وضو کے لیے معیاری انتظام، موزوں پر مسح کے اصول، اور سفر میں تیمم کی صورتیں۔

اختتام

طہارت کا مقصد صرف "نظافت" نہیں، بلکہ تزکیۂ قلب اور خشوع تک پہنچنا ہے اور شروط صلوۃ کی تکمیل ہے، جب بندہ وضو کرتا ہے تو وہ ظاہری آلودگی سے پاک ہوتے ہوئے دراصل معنوی میلانات کو بھی جھاڑتا ہے، غسل کے بعد عبادت میں انشراحِ صدر محسوس ہونا اسی تزکیے کی علامت ہے نیز عبادت کا حسن، پاکی کی بنیادی شرط سے جڑا ہوا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ اے اللہ! ہمیں ظاہر وباطن میں کامل پاکیزگی عطا فرما، ہمارے دلوں کو ایمان کی روشنی سے منور کر، اور ہمارے اعمال کو اخلاص کے زیور سے آراستہ فرما ہمیں ہر قسم کی ظاہری و باطنی نجاست سے محفوظ رکھ، اور اپنی رحمت سے ہماری عبادات کو شرفِ قبولیت عطا فرما۔ ہمیں ان لوگوں میں شامل کر جن کے ظاہر وباطن پاک ہیں، آمین۔

والسّلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

تاریخ: 30/دسمبر/2025ء

مطابق: 10/رجب/1449ھ

كتاب الطهارة

(مختصر نسخہ، سوال وجواب کی صورت میں)

تعارف

یہ کتاب "کتاب الطهارة " کا ایک مختصر اور جامع خلاصہ ہے، جو سوال وجواب کے آسان اسلوب میں ترتیب دیا گیا ہے۔ اصل کتاب ایک نہایت مفصل اور تحقیقی تصنیف ہے جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے، اور اس میں: دلائل کی کثرت، فقہِ مقارن (مختلف فقہی مذاہب کا تقابلی مطالعہ)، ائمہ اربعہ کے اقوال، اور سلفی کتبِ فقہ کا شاندار امتزاج ہے۔
یہ کتاب اپنے مضبوط دلائل، علمی مناقشات اور مسلکی وسعت کے سبب فقہی کتب میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔
تفصیلی دلائل ومباحث کی وجہ سے یہ تصنیف 1200 صفحات پر محیط ہوئی جو پانچ جلدوں میں مکمل ہوتی ہے۔

مختصر کتابچہ کی غرض وغایت

چونکہ ہر قاری کے لیے اتنی مفصل کتاب کا مطالعہ ممکن نہیں، اس لیے عام فہم انداز میں صرف راجح مسائل کو پیش کرنے کے لیے یہ مختصر نسخہ ترتیب دیا گیا ہے۔ ہر جلد کو تقریباً 25 صفحات میں سمیٹا گیا ہے تاکہ عوام، طلبہ اور ابتدائی قارئین کو سیکھنے اور سمجھنے میں سہولت ہو۔
جو طلبہ علم ہیں، جو تحقیقی مزاج رکھتے ہیں، جو تفصیل کے شوقین ہیں وہ اصل مفصل کتاب (پانچ جلدوں) کی طرف رجوع کریں۔ جبکہ مبتدی طلبہ، عوام الناس اور وہ افراد جو تفصیل سے پڑھنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں وہ اس مختصر کتابچہ سے آغاز کرسکتے ہیں۔ مکمل رہنمائی، گہرائی اور استدلال کے لیے مفصل نسخہ کا مطالعہ ضروری ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علمِ نافع عطا فرمائے، اور ہمیں علم پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین!

PART-1

پہلی جلد کا مختصر نسخہ

كتاب الطهارة-جلداول

(مختصر نسخہ، سوال وجواب کی صورت میں)

کتاب الطھارہ" از:الشیخ ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ "، میں کن مسائل پر بات کی گئی ہے؟

اس کتاب میں نماز کے 9 شرائط نماز میں سے مندرجہ ذیل دو شرطوں پر تفصیلی معلومات پیش کی گئی ہیں:

1۔ازالۂ نجاست، جو کہ شرط ہے نماز کیلئے

2۔رفع حدث، جو کہ شرط ہے نماز کیلئے

سوال:1 طہارت کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب:1 "الطَّھارۃ "باب"طَھَرَ- یَطْھُرُ "نصر سے مصدر ہے ، طُھْرُ"[اسم] حیض ونفاس اور دیگر نجاستوں سے پاکی حاصل کرنا۔

سوال:2 طہارت کی ضد کیا ہے؟

جواب:2 1) طہارت کی ضد نَجِس، اور رِجس ہے۔

2) نجس[نجاسات]، حالتِ جنابت، حدث[حدث اکبر وحدث اَصغر کا براہ راست تعلق جسمانی گندگی سے ہے] جبکہ رِجس جسمانی، عقلی، ذہنی، عملی سب طرح کی گندگی کے لئے بولا جاتا ہے۔

سوال:3 طہارت کا اصطلاحی معنی کیا ہے؟

جواب:3 طہارت کا مطلب:

نظافت، نزاہت، یعنی ظاہری اور باطنی گندگی سے پاکی ہے۔

طہارت کا لفظ بیشتر نجاست کے ازالہ کے لیے استعمال ہوتا ہے، جبکہ شرعی اصطلاح میں طہارت کا معنی بہت وسیع ہے یہ معنوی وحسي وظاہری وباطنی ہر طرح کی صفائی کیلئے مستعمل ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

((وَأَمَّا الطَّهَارَةُ فِي إصطلاح الفقهاء فهي رفع حدث أو ازالة نَجَسٍ.......))

فقہا کی اصطلاح میں طہارت رفع حدث اور ازالۂ نجاست کو کہتے ہیں۔(المجموع شرح المھذب للنووی 1/79، کتاب الطھارۃ،باب: ما يجوز به الطهارة من المياه وما لا يجوز)

سوال:4 طہارت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:4 علمائے کرام نے اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے:

1) معنوی طہارت۔

2) حسی طہارت۔

سوال:5 معنوی طہارت کیا ہے؟

جواب:5 1) شرک سے پاک ہونا۔

2) کبیرہ گناہوں سے پاک ہونا۔

3) دل کے امراض اور روحانی امراض سے پاک ہونا۔

سوال:6 معنوی طہارت حاصل کرنے کے وسائل اور ذرائع کیا ہیں؟

جواب:6 ایمان، تقوی، زکاۃ، صدقات، خیرات، اتباعِ کتاب و سنت۔

سوال:7 حسی طہارت کیا ہے؟

جواب:7 1) حسی طہارت حاصل ہوتی ہے حسی وظاہری نجاستوں کے ازالہ سے جسم، کپڑے اور مقام عبادت سے۔

2) حکمی نجاست سے طہارت حدث اصغر (بول وبراز اور بے وضو ہو جانے کے بعد وضوءِ شرعی یا اس کے قائم مقام سے طہارت حاصل ہوتی ہے) و حدث اکبر (جنابت، حیض ونفاس کے بعد غسلِ شرعی کر لینے سے) طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔

سوال:8 حسی طہارت حاصل کرنے کے وسائل اور ذرائع کیا ہیں؟

جواب:8 پاک پانی اور دیگر نجاست دور کرنے کے ذرائع، یا شرعی عذر کی بناء پر اسکا بدل پاک مٹی سے تیمم وغیرہ۔ تفصیل کیلئے دیکھئے: ((الشرح الممتع)) لابن عثيمين (1/26)((بداية المجتهد)) لابن رشد (1/7)، ((الفقه الإسلامي وأدلَّته)) للزحيلي (1/238)

سوال:9 طہارت کی اہمیت بیان کریں؟

جواب:9 1)"الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ"-پاکی آدھا ایمان کا حصہ ہے۔(صحیح مسلم:223)

2)"لاَ تُقْبَلُ صَلاَةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ" طہارت کے بغیر کوئی نماز قابلِ قبول نہیں۔ (صحیح مسلم:224)

3)"مِفْتَاحُ الصَّلاَةِ الطُّهُورُ "-طہارت نماز کی کنجی ہے۔(سنن ابن ماجہ:275، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ "حسن صحیح")

4)"إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلاَّ عَلَى طُهْرٍ"-اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ ہرگز پسند نہیں کہ میں بغیر طہارت حاصل کئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔(سنن ابو داود:17، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

سوال:10 رفعِ حدث اور ازالۂ نجاست کا علم کیوں ضروری ہے؟

جواب:10 اس لیے کیونکہ :

صحتِ طہارت، مفتاحِ صلوۃ ہے۔(بغیر طہارت شرعی کے نماز قبول نہیں ہوتی)

طہارت قبر کے عذاب سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

نماز کی صحت کے لئے رفعِ حدث وازالۂ نجاست ضروری اور شرط ہے۔

بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی ہے۔ ہر ایک مرد وعورت پر یہ جاننا ضروری ہے کہ کن چیزوں سے غسلِ شرعی اور کن سے وضوءِ شرعی واجب ہوتا ہے۔

ہر ایک مرد وعورت پر یہ جاننا ضروری ہے کہ نجس ہو جانے کے بعد طہارت کیسے حاصل کی جاتی ہے اور بے وضو ہو جانے پر مکمل پاکی کیسے حاصل کی جاتی ہے۔

حدث اور نجاست کا فہم پہلے حاصل کرنا بہت ضروری ہے پھر یہ علم بھی ضروري ہے کہ حدث کو کیسے ختم کرنا ہے اور نجاست کا ازلہ کیسے کرنا ہے ؟ {احکامات رفعِ حدث اور ازالہ نجاست کا بنیادی علم حاصل کرنا فرضِ عین ہے:((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ)) ترجمہ:"علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا

فَاطَّهَّرُوا﴾ (سورہ المائدہ، سورۃ نمبر 5، آیت نمبر 6)

"اے ایمان والو! جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنا منہ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھو لو، اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو۔"

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ﴾ (سورۃ التوبۃ، سورۃ نمبر 9، آیت نمبر 28)

"اے ایمان والو! بے شک مشرک بالکل ہی ناپاک ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائیں۔"

سوال:11	طہارت سے اعراض کرنے والوں کا انجام کیا ہو گا؟
جواب:11	((كَانَ أَحَدُهُمَا لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ)) "دونوں میں سے ایک اپنے پیشاب سے بچتا نہ تھا۔" (صحیح بخاری:216) **نوٹ**: عذابِ قبر کی ایک وجہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا [اور طہارت حاصل نہ کرنا ہے]۔

سوال:12	طہارت کسے کہتے ہیں؟
جواب:12	حدث اور نجاست سے پاکی حاصل کرنا، طہارت ہے۔

سوال:13	نجاسات کسے کہتے ہیں؟
جواب:13	نجس یا نجاست کی جمع ہے، عینی ومادی (حسی وظاہری) نجاست کیلئے یہ لفظ بولا جاتا ہے، جبکہ حدث حکمی نجاست ہے، حسی نجاست کا وجود کپڑے، بدن، موضعِ صلاۃ (نماز کی جگہ) پر مانع (رکاوٹ) ہوتا ہے نماز کے لیے (جب تک شرعی طور پر اس نجاست کو ختم نہ کیا جائے)۔

سوال:14	حدث کسے کہتے ہیں؟
جواب:14	حدث بے وضو ہو جانے کو کہتے ہیں فقہی اصطلاح میں اسی کو مانع بھی کہتے ہیں جن اعمال کی درستگی کے لئے طہارت شرط ہے ان کی صحت کے لئے رفع حدث، اور مانع کا زائل کرنا ضروری ہے

سوال:15 حدث کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب:15 1)حدث کی دو قسمیں ہیں- حدثِ اکبر جیسے مرد کا جنبی ہونا اور عورت کا حیض یا نفاس کی حالت میں ہونا۔

2)حدثِ اصغر: جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے پیشاب و پاخانہ کرنا یا دُبر یا قُبل سے ہوا کا خارج ہونا۔

سوال:16 انواع النجاسات- نجس چیزوں کی قسمیں بیان کریں

جواب:16 (1)آدمی کا پیشاب و پاخانہ (صحیح مسلم:284)

(2)حیض و نفاس کا خون (صحیح بخاری:228، مسلم:333)

(حیض کا خون نجس ہے۔–امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اجماع نقل کیا ہے)

(3)خنزیر ناپاک ہے[سورۃ الانعام:145]

سوال:17 انسانی جسم سے نکلنے والے حیض اور نفاس کے علاوہ خون کا حکم کیا ہے؟

جواب:17 اگر انسان کے جسم سے خون بہہ جائے یا کسی حلال جانور کے خون سے انسان آلودہ ہو جائے ان دونوں حالات میں وضوء نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی نماز فاسد یا باطل ہوتی ہے، کیونکہ یہ اس کے نجس ہونے کی واضح دلیل نہیں البتہ اس کے برعکس اس کے پاک ہونے کی دلیل موجود ہے جیسا کہ ایک صحابی نے نماز جاری رکھی جبکہ ان کے جسم سے خون جاری تھا۔(بحوالہ صحیح ابی داود 1/193)

1/281 فتح الباری میں ہے: ((وَقَالَ الْحَسَنُ مَا زَالَ الْمُسْلِمُونَ يُصَلُّونَ فِي جِرَاحَاتِهِمْ)) "حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مسلمان ہمیشہ اپنے زخموں کی حالات میں نماز پڑھا کرتے تھے۔"

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحق رحمۃ اللہ علیہ اسی کے قائل ہیں اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام المنۃ ص 52 میں، اور شیخ نواب صدیق الحسن خان رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الالبانی رحمۃ اللہ علیہ (1/110) نے "التعلیقات الرضیۃ" میں یہی موقف اختیار کیا ہے۔

سوال:18 ودی کا کیا حکم ہے؟

جواب:18 وہ لطیف و پتلا اور لیس دار سیال مادہ جو پیشاب کے فوراً بعد یا کبھی پہلے خارج ہوتا ہے اور ودی کی وجہ سے غسل نہیں بلکہ وضوء واجب ہوتا ہے۔

سوال:19 مذی کا کیا حکم ہے؟

جواب:19 گاڑھا سفید پتلا چکنے والا وہ مادہ جو جماع سے پہلے مداعبت یا جماع کے تصور یا ارادہ سے بغیر شہوت نکلتا ہے اور بعض اَوقات اس کے نکلنے کا اِحساس نہیں ہوتا، اس کی وجہ سے غسل نہیں بلکہ وضوء واجب ہوتا ہے اور ایسا شخص اپنی شرمگاہ دھو کر وضوء بنالے تو کافی ہے اور اگر وسوسہ کی بیماری کا شکار ہو تو وسوسہ کو دور کرنے کے لئے کچھ پانی لے کر کپڑوں کے اوپر سے شرمگاہ پر چھڑک لے۔(صحیح: 269)

فتوی شیخ کا بن باز رحمہ اللہ

سوال:20 کیا مذی کے لیے ایک یا زیادہ ہتھیلی سے چھڑکاؤ کافی ہے؟

جواب:20 مذی وہ چپچپا پانی ہے جو آدمی سے شہوت کے اثر سے نکلتا ہے لیکن وہ منی نہیں ہوتا۔ اس کا رنگ سفید ہوتا ہے، اسے مذی کہا جاتا ہے۔ یہ ناپاک ہے، لیکن اس کی ناپاکی ہلکی ہے۔ آدمی اپنے شرمگاہ اور خصیتین کو دھوئے اور نماز کے لیے وضو کرے۔ اور اگر ران یا کپڑے پر کچھ لگ جائے تو اس پر پانی چھڑک دے، بس یہی کافی ہے، یعنی اسے پانی سے نضح (چھڑکاؤ) کر دے

سوال:21 وہ حلال جانور جس کو شرعی طریقہ سے ذبح نہ کیا گیا ہو یعنی وہ حلال جانور جو اوپر سے گر کر، یا دیوار وغیرہ سے دب کر یا غیر شرعی طریقہ پر مادینے سے مر گیا ہو اس کے گوشت اور چمڑے کا کیا حکم ہے؟

جواب:21 ایسا جانور نجس ہے اور اسکی جلد (چمڑا) بھی نجس ہے البتہ جلد (چمڑا) دباغت کے بعد پاک ہو جاتا ہے۔(مسلم: 366)

سوال:22 زندہ حلال جانور سے اسکی حالت زندگی میں کاٹی گئی چیز کا کیا حکم ہے؟

جواب:22 زندہ حلال جانور سے اسکی حالت زندگی میں کاٹی گئی چیز ناپاک ہے۔

"زندہ جانور کے جسم سے کاکاٹا ہوا حصہ مردار ہے"۔(سنن ترمذی:1480)

سوال:22 مردار جانور کی کھال کے علاوہ اجزاء کا کیا حکم ہے؟

جواب:22 مردار کی کھال کے ماسوا اس کی ہڈی، بال، سینگ، ناخن اس پر لگی گندگی صاف کرنے کے بعد پاک ہیں کیونکہ ان کے نجس ہونے کی دلیل نہیں۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا موقف: سلف ہاتھی کی ہڈیوں کا استعمال کرتے تھے۔(بخاری تعلیقا:342/1، فتاوی ابن تیمیہ:100/21)

سوال:23 مری ہوئی مچھلی اور ٹڈی کا کیا حکم ہے؟

جواب:23 نجاست کے حکم سے مری ہوئی مچھلی اور ٹدی مستثنی ہیں۔

کیونکہ حدیث میں ان کے مستثنی ہونے کی دلیل ہے: ((أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ))

ترجمہ: ہمارے لیے دو مرے ہوئے جانور حلال کیے گئے۔(ابن ماجہ–صححہ اللبانی فی الصحیحۃ)

سوال:24 کیا دباغت سے ہر جانور کی جلد پاک ہو جاتی ہے؟

جواب:24 دباغت سے متعلق علماء کرام کے اقوال:

1۔خنزیر اور انسانی جلد کے ماسوا، ہر چیز دباغت دیئے جانے کے بعد پاک ہو جاتی ہے۔

یہ حنفیہ کا موقف ہے بحوالہ کاسانی کی کتاب "بدائع الصنائع"،

2۔کتا اور خنزیر کے ماسوا تمام جانوروں کی کھال دباغت کے ذریعہ پاک ہو جاتی ہے۔

{یہ شافعیہ کا موقف ہے بحوالہ المہذب}

3۔صرف ماکول اللحم جانوروں کی کھال دباغت کے بعد پاک ہو جاتی ہے۔

{ابن تیمیہ، ابن باز، ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہم}

4۔دباغت کے ذریعہ ہر جانور کی کھال پاک ہو جاتی ہے۔

{ظاہریہ، شوکانی، صنعانی، الالبانی رحمۃ اللہ علیہم}

5۔بعض اہل علم نے یہ موقف اختیار کیا کہ اگر حلال متبادل موجود ہو تو حرام جانوروں کی کھال سے احتیاط برتی جائے۔

سوال:25 انسان میت ہو تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب:25 انسان میت ہو تو اسکے جسم کے ناپاک ہونے کی کوئی دلیل نہیں بلکہ برعکس دلیل موجود ہے:
((عَنِ ابنِ عبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عنهما قال: (المسلمُ لا يَنجُسُ حيًّا ولا ميّتًا))
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: "مسلمان، اپنی زندگی اور موت کے بعد دونوں حالتوں میں نجس نہیں ہوتا)
(امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جزم یعنی یقین کے صیغہ کے ساتھ حدیث نمبر (1253) سے پہلے اس حدیث کو روایت کیا اور حدیث کے الفاظ بخاری ہی کے ہیں، اور ابن أبي شَيبة نے "المصنَّف" (11246) میں موصولا روایت کیا ہے اور یہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے "السنن الکبری" (1/306) میں اس حدیث کو مرفوع ذکر کرنے کے بعد کہا کہ معروف تو موقوف ہی ہے اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے "تغليق التعليق" (2/460) میں اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا اور فرمایا: یہ حدیث موقوف ہے اور اسی واسطہ وسند سے یہ حدیث مرفوعا روایت کی گئی ہے، دیکھیں: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "المجموع" [2/561])

سوال:26 جانوروں کے پیشاب اور گوبر (لید) کا کیا حکم ہے؟

جواب:26 ماکول اللحم: حلال جانوروں کا پیشاب، بیٹ اور گوبر ناپاک نہیں ہے۔ (حلال جانور، مچھلی اور پنجوں سے شکار نہ کرنے والے حلال پرندے) (صحیح بخاری:233، صحیح مسلم:1671)
غیر ماکول اللحم: جو پرندے اپنے پنجوں سے شکار کرتے ہیں اور جانوروں میں کچلی والے درندے حرام ہیں۔ لہذا ان کے لید وپیشاب سے صفائی کرلیں

سوال:27 پاکیزگی کا اصول کیا ہے؟

جواب:27 اصل براءت؛ اصل میں ہر چیز پاک ہوتی ہے جب تک کہ اس کے ناپاک ہونے کی کوئی واضح دلیل نہ آجائے۔

سوال:28 اوجھڑی کا کیا حکم ہے؟

جواب:28 حلال جانور کی اوجھڑی جسم پر لگ جائے تو نماز کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ (صحیح بخاری:240،

صحیح مسلم:4649، سنن النسائی:306)

مندرجہ بالا حدیث کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی سنن میں بیان کیا ہے اور آپ اس طرح سے باب قائم کرتے ہیں:((باب فَرْثِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ يُصِيبُ الثَّوْبَ)) "اگر حلال جانوروں کا گوبر کپڑوں پر لگ جائے۔"(سنن النسائی، کتاب اطہارۃ، باب نمبر:192)

سوال:29	آیا کتے کا صرف گوشت اور لعاب ناپاک ہے یا اس کا سارا جسم؟
جواب:29	**نوٹ**: نص (دلیل) کی بنیاد پر کتا کا لعاب ناپاک ہے اور اس کے جسم کے تمام اجزاء، قیاس کی بنیاد پر ناپاک ہیں۔(مجموع فتاوی: امام ابن تیمیہ 21/216-220)

سوال:30	آیا گدھے کا گوشت ہی ناپاک ہے یا اس کا تمام جسم؟
جواب:30	**نوٹ**۔ گدھے کی لید کے نجس ہونے کیلئے واضح نص ہے اس لئے وہ نجس ہے، جمہور نے قیاس کی بنیاد پر سارے غیر ماکول اللحم کے لید پر نجس ہونے کا حکم لگایا ہے، 13 واں مسئلہ میں اجماع کے حوالے کے ساتھ تفصیلی بحث گذر چکی ہے۔ **نوٹ**: گدھے کا گوشت ناپاک ہے لیکن اس کا جسم نجس نہیں **نوٹ**: گدھے اور خچر کا بچا ہوا جھوٹا پاک ہے اور اسی طرح ان کا پسینہ نجس نہیں کیونکہ نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام ان کی سواری کیا کرتے تھے اور اگر ان کے جسم ناپاک ہوتے تو اس کی وضاحت وارد ہوتی۔

سوال:31	الجلّالۃ یعنی نجاست خور جانور کا کیا حکم ہے؟
جواب:31	**نوٹ**: جب تک کہ اس کو باندھ کر پاک غذا نہ کھلائیں جلالہ نجس کے قسم میں ہے۔ جلالہ اس جانور کو کہتے ہیں جو مینگنیاں اور لید کھاتا ہے اور یہ اس صورت میں نجس جانوروں کی قبیل سے خارج ہو گا اگر اس کو غذا بند کرتے ہوئے کچھ دن باندھ کر رکھا جائے۔ ((عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:" نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا)) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاست خور جانور کے گوشت کھانے اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا۔(سنن ابی داود:3785، سنن الترمذی:1824)

بعض اہلِ علم نے، مرغی کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔[بخاری:5518۔ مسلم:1649]

سوال:32 بلا خون والے حشرات اور جانور مثلاً: مکھی، چیونٹی اور مکھڑی نجس ہیں؟

جواب:32 جس جانور میں بہتا خون نہ ہو تو وہ پاک ہے- ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ

سوال:33 جنگلی جانوروں کا گوشت ناپاک ہے یا ان کا تمام جسم بھی؟

جواب:33 اصل یہ ہے کہ ان کا جسم پاک ہے جب تک ناپاکی کی دلیل ثابت نہ ہو جائے۔

اس سلسلہ میں اہلِ علم کے دو قول ہیں:

قول اول: ناپاک

قول ثانی: پاک اور دوسرے قول کو راجح قرار دیا اللجنۃ الدائمۃ نے۔:(380/5)

سوال:34 اوپر کی تفصیل کا خلاصہ بیان کریں؟

جواب:34 مندرجہ بالا تفصیلات کا خلاصہ یہ ہوا کہ تمام کے تمام جاندار زندہ ہوں تو سب کے سب ہی پاک ہیں، چاہے وہ ماکول اللحم ہوں یا درندے ہوں یا حشرات وغیرہ سے تعلق رکھتے ہوں، سوائے کتے اور خنزیر کے؛ یہ دونوں نجس ہیں۔ واللہ اعلم

سوال:35 بچائی گئی جھوٹی چیزوں میں کونسی پاک اور کونسی ناپاک ہیں؟

جواب:35 (1) کتے کا بچا ہوا ناپاک ہے۔(صحیح بخاری:172، صحیح مسلم:279)

(2) گدھے کا بچا ہوا پاک ہے؟

اس میں دو قول ہیں۔

قول اول: گدھے کا بچا ہوا نجس ہے۔"فانها رجس او نجس"[مسلم:1940]

قول ثانی : بعض اہل علم نے کہا کہ گدھا اور خچر کا (سؤر) بچا ہوا پاک ہے کیونکہ عموم بلوی (کسی امر کا لوگوں کے درمیان اس طرح عام ہونا کہ اس سے بچاؤ و حفاظت مشکل کا باعث بنتی ہو) کی وجہ سے اس سے بچنا مشکل ہے اس قول میں وجہ استدلال قوی ہے واللہ اعلم۔

(3) خنزیر کا بچا ہوا ناپاک ہے

[سورۃ الانعام:145]

(4) جنگلی جانور کا بچا ہوا پاک ہے یا ناپاک؟

قول اول: ایک تحقیق کے مطابق جنگلی جانوروں کا بچا ہوا ناپاک ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ

قول ثانی: ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ نجس نہیں ہے۔

5-ماکول اللحم (حلال جانور) کا بچا ہوا پاک ہے۔

(جب حلال جانور کا گوبر اور لید نجس نہیں ہے اور نماز کیلئے رکاوٹ نہیں ہے تو بچا ہوا تو بدرجہ اولی پاک ہونا چاہئے، ایک صحابی نے کہا کہ انی لتحت ناقة رسول الله يسيل على لعابها(الارواء 89/6) صحیح ابن ماجہ

6- آدمی کا بچا ہوا پاک ہے چاہے وہ مسلمان مرد وعورت کا ہو یا غیر مسلم کا:

دلیل: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

(صحیح بخاری:283۔ و صحیح مسلم:371[824])

نوٹ: غیر مسلم کا غذاء اور پانی کو چھونا، انہیں ناپاک نہیں بناتا، ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اہل کتاب کا کھانا حلال ہونے کی دلیل موجود ہے۔

نوٹ۔توضا رسول الله صلي الله عليه وسلم من مزادة امرأة مشركة اللہ کے نبی ﷺ نے مشرک عورت کے مٹکے سے وضوء کیا

(صحیح بخاری:344)

6بلی کا جھوٹا پاک ہے

(سنن ابوداد:76، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

سوال:36	کیا منی پاک ہے؟
جواب:36	منی پاک ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، اسحاق ابن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ، داود رحمۃ اللہ علیہ، ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ، ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، ابن باز رحمۃ اللہ علیہ، البانی رحمۃ اللہ علیہ، وھبہ الزحیلی، امیر صنعانی وصبحی حسن الحلاق وسعودی مجلس افتاء کا یہی موقف ہے۔

سوال:37	الخمر (شراب) پاک ہے؟
جواب:37	شراب: اصل میں پاک ہے جب تک کہ نجاست کی دلیل نہ آجائے، حرمت کی وجہ سے حسی نجاست لازم نہیں آجاتی۔ (شیخ البانی، ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہما)

سوال:38	کیا قے نجس ہے؟
جواب:38	قئ کی نجاست پر دلالت کرنے والی حدیث ضعیف ہے نیز قیں، کھٹاس، رینٹ اور تھوک کے ناپاک ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

سوال:39	کیا حائضہ و جنبی کا پسینہ پاک ہے؟
جواب:39	حائضہ و جنبی کا پسینہ پاک ہے (صحیح بخاری، کتاب الغسل، "بَابُ عَرَقِ الْجُنُبِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لاَ يَنْجُسُ-اس بیان میں کہ جنبی کا پسینہ اور بیشک مسلمان ناپاک نہیں ہوتا، حدیث نمبر :283،285۔ و صحیح مسلم:371[824]۔وسنن ابوداود:231۔وسنن النسائی:269۔وسنن ابن ماجہ:534) علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے جنبی کا بدن پاک اور اس کا پسینہ بھی پاک ہے اور اس کا پسینہ کسی کپڑے پر لگ جائے وہ بھی پاک ہیں۔

سوال:40	ان جانوروں یا پرندوں کے بچے ہوئے جھوٹے کا کیا حکم ہے جو عادۃ نجاست سے نہیں بچتے؟
جواب:40	جنکی نجاست سے بچنا مشکل ہے عموم بلوی یا تابع ہو یا یسیر (معمولی مقدار) ہو تو معفو عنہ ہے، جیسے چوہا بستر پر سے بھاگے یا مرغي کی چونچ میں کچھ نجاست لگ جائے کیونکہ یہ معمولي شک ،یقین کو ختم نہیں کرتا۔ حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک مکروہ ہیں، جیسے چوہا یا چوہیا، وہ مرغی جو آزاد اور باندھی ہوئی نہ ہو اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نجاستوں سے نہیں بچتی اور سڑی حرام اور گندگیاں تلاش کرتی پھرتی ہیں ، اس لئے اس کی چونچ نجاست سے خالی نہیں ہوسکتی لیکن اس کے باوجود اگر کوئی شخص اس کے جھوٹے سے وضوء کرتا ہے تو جائز ہے کیونکہ اس کو اس کی چونچ یا منہ کے پاک ہونے کا یقین ہوتا ہے اور نجاست کا شک ہوتا ہے اور قاعدہ واصول یہ ہے کہ شک، یقین کا مقابلہ وبرابری نہیں کرسکتا۔

سوال:41 نجاستوں کو زائل کرنے کے طریقے بیان کیجیے؟

جواب:41 1) غسل یعنی دھونا

2) مسح یعنی پوچھنا یا ہاتھ پھیرنا

3) صب یعنی انڈیلنا

4) رش یعنی چھڑکنا

5) حت، حک یعنی کھرچنا

6) المشي في ارض طاھرۃ یعنی پاک مٹی اور زمین پر چلتے ہوئے کپڑے کی صفائی

نوٹ:(السیل الجرار:1/42، کے حوالے کے مطابق) امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ: ازالۂ نجاسات کیلئے دلیل کی اتباع واجب ہے، جہاں غسل یعنی کہ پانی سے دھونے کا ذکر آیا ہے وہاں پانی سے اس قدر دھویا جائے کہ نجاست پر مشتمل رنگ، بو اور مزہ کا خاتمہ ہو جائے اور یہی اس کی پاکی کا طریقہ ہے، اور جہاں متعین چیزوں اور اَحوال کے لیے "صب" یعنی پانی بڑی مقدار میں انڈیلنے، "رش" یعنی چھڑکنے، حک یعنی کھرچنے، یا زمین پر رگڑنے اور پاک زمین پر چلنے جیسے مختلف طریقے احادیث میں بتائے گئے ہیں، ان کی پیروی کرنی ضروری ہے۔

سوال:42 استنجاء کیسے حاصل کریں؟

جواب:42 (1) پاخانہ سے استنجاء کے وقت پانی یا پتھر اور اسی طرح کی چیزوں سے پاکی حاصل کرنا چاہیے۔

(1) پانی سے استنجاء:

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، يَقُولُ:" كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ، يَعْنِي يَسْتَنْجِي بِهِ)) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا اپنے ساتھ پانی کا برتن لے آتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اس پانی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہارت کیا کرتے تھے۔(صحیح بخاری:150)

(2) پتھر سے استنجاء-(3) اوراق/پیپر سے استنجاء

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ، فَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَقَالَ:" ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا أَوْ نَحْوَهُ، وَلَا

تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ، فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ، فَلَمَّا قَضَى أَتْبَعَهُ بِهِنَّ)) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (چلتے وقت) ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے۔ تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گیا۔ (مجھے دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "مجھے پتھر ڈھونڈ دو، تاکہ میں ان سے پاکی حاصل کروں"، یا اسی جیسا (کوئی لفظ) فرمایا اور فرمایا کہ: "ہڈی اور گوبر نہ لانا۔" چنانچہ میں اپنے دامن میں پتھر (بھر کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں رکھ دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹ گیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (قضاء حاجت سے) فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھروں سے استنجاء کیا۔ (صحیح بخاری:155، صحیح مسلم:262)

وجہِ استدلال: درج بالا حدیث کے عموم سے استدلال کیا گیا ہے کہ ہڈی اور لید کے ماسوا پانی اور پتھر اور دیگر ٹیشو پیپر وغیرہ جیسی چیزوں سے بھی استنجاء کیا جاسکتا ہے۔

(مجموع فتاوی لابن تیمیہ 21/205۔ الفتح:1/256، الدراري المضية:1/40-41)

سوال:43 پیشاب کی صفائی کا طریقہ بیان کریں؟

جواب:43 البول یعنی پیشاب سے صفائی کا عمومی طریقہ یہ ہے کہ پانی سے دھو کر صفائی حاصل کی جائے۔

نوٹ: اگر بچہ نے ماں کے دودھ کے علاوہ دوسری خوراک کھانی شروع نہ کی ہو تو اس کی نجاست کو مخففہ شمار کیا گیا ہے، اس لئے ایسے بچہ کی نجاست پر صرف چھینٹے مارنا اور پانی کا چھڑکنا کافی ہے، اس کو دھونے کی ضرورت نہیں ہے:

بول الغلام ینضح : ((عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ، وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے گا، اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے گا جب تک وہ کھانا نہ کھانے لگے

(سنن ابی داود / کتاب: طہارت کے مسائل / باب: بچے کا پیشاب کپڑے پر لگ جائے تو کیا کرے؟ حدیث نمبر: 377، سنن الترمذی / الصلاة 313 (610)، سنن ابن ماجہ / الطهارة 77 (525)، (تحفة الأشراف: 10131)، مسند احمد (1/97)، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح موقوف

قرار دیا)

جبکہ لڑکی کے پیشاب کو دھو کر صاف کیا جائے گا تاہم جہاں تک زمین پر گرے پیشاب کے قطرات کا معاملہ ہے تو ان قطرات کو مٹی یا دیگر مزیلات یعنی صفائی والی چیزوں سے پاک کیا جائے گا۔

سوال:44 جوتی میں لگی نجاست کو کیسے صاف کریں؟

جواب:44 جوتی میں لگی نجاست کو زمین پر گھس کر صاف کیا جاسکتا ہے۔(صحیح سنن ابی داود 371[372])

نوٹ:تب مسجدوں کے فرش کچے ہوتے تھے اور جوتوں کے تلوے بھی عام طور پر ہموار ہوتے تھے جو زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جاتے تھے آج اکثر مسجدوں میں صفیں دریاں، قالین بچھ گئے ہیں اور جوتوں کے تلووں میں بسا اوقات گندگی پھنس جاتی ہے جو زمین پر رگڑنے سے نہیں نکلتی لہٰذا اگر آج کوئی جوتے میں نماز پڑھنا چاہتے ہیں تو مکمل طہارت کا اہتمام کرنا چاہیے البتہ صحراء یا کھلے میدان میں صاف جوتے پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے اگر جوتے ملائم ہوں کے بیٹھنے میں تکلیف نہ ہوں۔(عبد الجبار، نماز نبوی، ڈاکٹر شفیق الرحمٰن)

سوال:45 حیض کے خون کی صفائی کیسے کریں؟

جواب:45 کپڑوں سے حیض کے خون کو لکڑی یا برش کے ذریعہ کھرچ دیا جاسکتا ہے یا پانی یا بیر کے پتوں یا صابون سے دھویا جاسکتا ہے، یا تمام کپڑے پر پانی بہا دیا جاسکتا ہے:

((عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:" كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ، ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلَى سَائِرِهِ، ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ))

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: ہمیں حیض آتا تو کپڑے کو پاک کرتے وقت ہم خون کو مل دیتے، پھر اس جگہ کو دھو لیتے اور تمام کپڑے پر پانی بہا دیتے اور اسے پہن کر نماز پڑھتے۔(صحیح بخاری:308، سلسلۃ الصحیحۃ:1/ 539)

نوٹ:حیض کے خون کو دھونے کے بعد باقی رہ جانے والے خون کے اثرات و دھبوں میں کوئی حرج نہیں اور وہ قابل معافی ہیں۔(نیل الاوطار:1/ 50)

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے دھونے کے بعد باقی رہ جانے والے حیض کے خون کے اثرات قابل معافی ہونے کے مسئلہ میں درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ يَسَارٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ لَيْسَ لِي إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَأَنَا أَحِيضُ فِيهِ، فَكَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ:" إِذَا طَهُرْتِ فَاغْسِلِيهِ ثُمَّ صَلِّي فِيهِ، فَقَالَتْ: فَإِنْ لَمْ يَخْرُجِ الدَّمُ، قَالَ: يَكْفِيكِ غَسْلُ الدَّمِ وَلَا يَضُرُّكِ أَثَرُهُ"))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خولہ بنت یسار رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس سوائے ایک کپڑے کے کوئی اور کپڑا نہیں حالتِ حیض میں بھی میں وہی پہنے رہتی ہوں میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم پاک ہو جاؤ (حیض رک جائے) تو اسے دھوڈالو، پھر اس میں نماز پڑھو“، اس پر خولہ نے کہا: اگر خون کا اثر زائل نہ ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خون کو دھولینا تمہارے لیے کافی ہے، اس کا اثر (دھبہ) تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا“۔

(سنن ابی داود / کتاب: طہارت کے مسائل / باب: عورت حیض میں پہنے ہوئے کپڑوں کو دھلے اس کے حکم کا بیان، حدیث نمبر: 365، اس حدیث کو کتب ستہ کے محدثین میں سے صرف أبو داود رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے، (تحفۃ الأشراف: 14286)، مسند احمد (2/364، 380)، دیگر احادیث سے تقویت پاکر اس حدیث کا معنی صحیح ہے، ورنہ خود یہ سند ابن لہیعہ کے سبب ضعیف ہے کیونکہ یہاں ان سے روایت کرنے والے عبادلہ اربعہ بھی نہیں ہیں، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو شواہد کی بنا پر صحیح قرار دیا)

سوال:46 خواتین کے لٹکتے کپڑوں کی گندگی کیسے دور ہو گی؟

جواب:46 خواتین کے کپڑے جو مٹی یا راستہ میں لٹکتے ہیں اس کی صفائی بعد والی صاف زمین اور صاف مٹی سے ہو جاتی ہے۔[ص-د:370]

سوال:47 منی کو زائل کرنے کا طریقہ ذکر کریں؟

جواب:47 ((عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَاحْتَلَمَ، فَأَبْصَرَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ وَهُوَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهِ أَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ، فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ:" لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"))

ہمام بن حارث رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا مجھے احتلام ہو گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک لونڈی نے انہیں دیکھ لیا کہ وہ اپنے کپڑے سے جنابت کے اثر کو یا اپنے کپڑے کو دھورہے ہیں، اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو انہوں نے کہا: میں

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔ (سنن ابی داود :288، سنن الترمذی116)

سوال:48 **مردار حلال جانور کے چمڑے کی صفائی کا طریقہ ذکر کریں؟**

جواب:48 مردار حلال جانور کے چمڑے کی صفائی، دباغت سے ہو جاتی ہے:

((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِذَا دُبِغَ الإِهَابُ، فَقَدْ طَهُرَ"))

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے تھے: "جب چمڑے کو دباغت دیدی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

(صحیح مسلم / حیض کے احکام و مسائل / باب: مردار کی کھال رنگنے سے پاک ہو جانے کا بیان۔ حدیث نمبر:366)

سوال:49 **چوہا کسی چیز میں گر جائے تو کیا حکم ہے؟**

جواب:49 چوہا اگر گھی میں گر جائے اور گر کر مر جائے اور گھی جم جائے تو چوہا اور اس کے اطراف کا حصہ پھینک دیں اگر بچے ہوئے گھی میں چوہے کا رنگ، مزہ اور بو کا اثر باقی نہ رہے تو اس گھی کو استعمال کر سکتے ہیں اور گھی یا تیل کا حکم، اس میں موجود نجاست کی بنیاد پر ہو گا۔

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ؟ فَقَالَ:" أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا، فَاطْرَحُوهُ وَكُلُوا سَمْنَكُمْ"))

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا تھا۔ فرمایا: "اس کو نکال دو اور اس کے آس پاس

(کے گھی) کو نکال پھینکو اور اپنا (باقی) گھی استعمال کرو۔
(صحیح بخاری / کتاب: وضو کے بیان میں / باب: ان نجاستوں کے بارے میں جو گھی اور پانی میں گر جائیں۔ حدیث نمبر: 235، حدیث متعلقہ ابواب: اگر گھی میں نجاست پڑ جائے)

سوال: 50 نجاست پر مشتمل تبدیل شدہ پانی کا حکم بیان کریں؟

سوال: 50 پانی کی مقدار زیادہ ہو اور نجاست کا اثر جیسے رنگ، بو اور مزے کا اثر غالب نہ ہو تو ایسے پانی کو استعمال کیا جاسکتا ہے، پانی سے گندگی کو نکال دینا کافی ہے، اگر پانی میں نجاست کا اثر غالب رہے تو نجاست کا اثر زائل ہونے تک پانی کو نکال کر پھینکا جائے گا۔ (الفتاوی ابن تیمیہ: 21/38-39)

سوال: 51 پانی سے صفائی کب ضروری ہے؟

سوال: 51 پانی سے صفائی انہیں چیزوں کے لیے لازمی ہوگی جہاں خاص طور سے پانی استعمال کرنے کا وضاحت کے ساتھ ذکر ہو ورنہ صفائی کے لیے پانی کے علاوہ وہ تمام مزیلات [گندگی دور کرنے والی اشیاء] اپنائی جاسکتی ہیں جن کے استعمال کی ممانعت پر دلالت کرنے والی کوئی واضح دلیل نہ ہو۔ (الاختیارات للالبانی، السیل الجرار للشوکانی)

سوال: 52 نجاستوں کے ازالہ کا مختصر بیان مع حوالہ جات ذکر کریں؟

جواب: 52

نجاست	ازالۂ نجاست	حوالہ
استنجاء	پانی سے دھونا / غسل کرنا۔	بخاری: 105
	پتھر / ڈھیلہ / اینٹ کا استعمال۔	مسلم: 262
	پیپر- [حدیث کے عموم سے استدلال]	بخاری: 155
کپڑوں پر منی لگ جانے پر	اس کو کھرچ کر صاف کیا جاسکتا ہے۔	مسلم: 288
	دھو کر صاف کیا جاسکتا ہے۔	بخاری: 229
جس برتن میں شراب یا سور کا گوشت پکایا گیا	اگر تمہیں ان کے علاوہ برتن مل جائیں تو ان میں کھاؤ پیؤ، اور اگر ان کے علاوہ برتن نہ ملیں تو انہیں پانی سے دھوڈالو پھر ان میں کھاؤ	ابوداود: 3839

ہو	اور پیو۔	
اگر حیض کا خون کپڑوں پر لگ جائے	آپ ﷺ فرمایا"پہلے اس کو کھرچ ڈالے پھر پانی ڈال کر ملے، پھر دھوڈالے، پھر اسی کپڑے میں نماز پڑھے۔	مسلم:675
جب جوتے پر گندی لگ جائے	زمین پر یا مٹی پر رگڑ کر صاف کرنا چاہئے۔	ابوداود:285
کتا برتن میں منہ ڈال دے	سات مرتبہ دھونا، پہلی مرتبہ مٹی سے دھونا۔	بخاری:172
دودھ پیتا بچہ کپڑوں پر پیشاب کردے	بچی پیشاب کردے تو کپڑوں کو دھویا جائے اور لڑکا کردے تو اس جگہ پر اچھی طرح پانی کے چھینٹے مار دینا کافی ہے۔	ابوداود:386
اگر زمین ناپاک ہو	زمین کے اس حصے پر پانی بہائیں جو ناپاک ہے۔	مسلم:284
دودھ یا دیگر پینے کی چیزوں میں اگر مکھی گر جائے	آپ ﷺ نے فرمایا:"اگر تمہارے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے اس میں پوری طرح ڈبو دو، پھر نکال کر پھینک دو، اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفاء ہے۔	بخاری:3320
احتلام کے کپڑے	آدمی غسل کرے گا اور کپڑے کے جس مقام پر منی کا اثر ہے اس جگہ کو دھولے یا سوکھ گیا ہو تو کھرچ دینا کافی ہے۔	بخاری: 229/ مسلم:288
نجاستوں کے دھونے کی تعداد	کتا اگر منہ ڈال دے تو اس کو سات بار دھونا جس میں ایک بار مٹی سے دھونا ضروری ہے باقی کسی بھی نجاست کے لئے تعداد شرط نہیں پاکی کا یقین اور نجاست کا اثر زائل ہونا ضروری ہے ہر نجاست کو کتے پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔	نجاستوں کے دھونے کی تعداد
جب گھی میں چوہا گر جائے	آپ ﷺ نے فرمایا:"اس کو نکال دو اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال پھینکو اور اپنا باقی گھی استعمال کرو۔"	بخاری:235
خواتین کا برقعہ جس کا	ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ میں اپنا دامن لمبا رکھتی	ابوداود:383

نچلا حصہ زمین پر گھسیٹتا ہے۔	ہوں (جو زمین پر گھسیٹتا ہے) اور میں نجس جگہ میں بھی چلتی ہوں؟ تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا ہے: "اس کے بعد کی زمین (جس پر وہ گھسیٹتا ہے) اس کو پاک کر دیتی ہے	

سوال:53 آدابِ قضائے حاجت - آدابِ استنجاء مختصر بیان کریں؟

جواب:53

1) اگر پاخانے پکے نہ ہوں تو قضائے حاجت کے لئے آبادی سے دور جائیں جہاں لوگوں کی نظر نہ پڑے۔
2) راستوں، سایہ دار درختوں یا لوگوں کے بیٹھنے آرام کرنے کی جگھوں تالاب یا نہر کے کناروں پر قضائے حاجت کی ممانعت۔
3) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کیا جائے۔
4) بیماری، سردی یا کسی ضرورت کی وجہ سے پیشاب کے لئے مخصوص برتن میں پیشاب کرنا جائز ہے۔
5) زمین سے قریب ہونے تک کپڑے کو نہ اٹھائیں تا کہ ستر ڈھکی رہے۔
6) بیت الخلاء میں بایاں پاؤں داخل کرتے ہوئے یہ دعاء پڑھی جائے "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ"
7) بیت الخلاء میں قضائے حاجت کے دوران قبلہ کی جانب منہ اور پیٹھ نہ کریں۔
8) کپڑے اور بدن کو پیشاب کے چھینٹوں سے بچانے کی پوری کوشش کریں۔
9) دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کریں۔
10) پانی میسر ہو تو اسی سے استنجاء کریں۔
11) بیت الخلاء سے نکلنے پر "غفرانک" پڑھیں۔
12) قضائے حاجت کے بعد ہاتھ کو مٹی یا صابن سے ضرور دھوئیں۔
13) بصورت مجبوری کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے۔
14) "Urinary Pot" میں پیشاب کرنا بوقتِ ضرورت درست ہے۔
15) "Urinary Pot" کا پیشاب جلد از جلد پھینک دیں۔
16) پیشاب کرنے کے دوران نہ سلام کریں اور نہ ہی سلام کا جواب دیں

17) پیشاب کرنے کے لیے دیوار یا کسی چیز کی آڑ لینی چاہیے۔

18) نماز پڑھنے سے پہلے اگر پیشاب پاخانہ کی حاجت ہو تو پہلے فارغ ہو لیں پھر نماز پڑھیں۔

19) غسل خانوں میں پیشاب کرنا منع ہے اگر پیشاب کرنے کی جگہ اس میں نا بنی ہو۔

20) گھروں میں قضائے حاجت کے لیے "Attached Bathroom" بنانا درست ہے

21) پیشاب یا پاخانے سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ کے ساتھ منہ دھونا اچھا ہے۔

22) طہارت یعنی غسل اور وضوء وغیرہ کی شروعات سیدھے ہاتھ سے کرنی چاہئے

23) طہارت میں مبالغہ "Extreme/ Maximum Effort" کرنا چاہئے

24) پیشاب کرتے وقت اپنے عضو کو اپنے داہنے ہاتھ سے نہ پکڑیں الاّ یہ کہ کوئی عذر ہو

سوال:54 قضائے حاجت کے لئے کتنی دور جانا چاہیے؟

جواب:54 قضائے حاجت کے لئے آبادی سے دور یا لوگوں کی نگاہوں سے دور ہو جائیں:

((عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، " أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ"))

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت (یعنی پیشاب اور پاخانہ) کے لیے جاتے تو دور تشریف لے جاتے تھے۔

(سنن ابي داود / کتاب: طہارت کے مسائل / باب: قضائے حاجت (پیشاب و پاخانہ) کے لیے تنہائی کی جگہ میں جانے کا بیان ۔ حدیث نمبر: 1 ، سنن الترمذي / الطهارة (20)، سنن النسائي / الطهارة (17)، سنن ابن ماجه / الطهارة (331)، (تحفة الأشراف: 11540)، مسند احمد (4/244)، سنن الدارمي / الطهارة4(686)، سلسلة الصحيحة: 1159، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا)

سوال:55 قضائے حاجت کہاں کرنا منع ہے؟

جواب:55 1۔ راستوں، سایہ دار درختوں یا لوگوں کے فائدہ مند مقامات پر قضائے حاجت کی ممانعت:

راستوں، سایہ دار درختوں یا لوگوں کے فائدہ مند مقامات پر قضائے حاجت سے منع کیا گیا ہے:

((عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اتَّقُوا

الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ: الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ، وَالظِّلِّ")) سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لعنت کی تین چیزوں سے بچو: گھاٹ (پانی لینے کے راستے، نہر، تالاب کے کنارے) میں، عام راستے میں، اور سائے میں پاخانہ پیشاب کرنے سے“۔ (سنن ابی داود:26)

2۔ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کیا جائے:

((عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، " أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ "))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے۔(صحیح مسلم:281)

سوال:56 کیا برتن میں پیشاب کرنا جائز ہے؟

جواب:56 بیماری، سردی یا کسی مشقت کی وجہ سے برتن میں پیشاب کرنا جائز ہے:

((عَنْ عَائِشَةَ، قالت: يَقُولُونَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ" لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فِيهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ". وَمَا أَشْعُرُ فَإِلَى مَنْ أَوْصَى)) ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرض الموت میں) علی رضی اللہ عنہ کو خاص وصیت فرمائی جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے پیشاب کرنے والا برتن منگوایا کہ اس میں پیشاب کریں، مگر (اس سے قبل ہی) آپ کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔(آپ فوت ہو گئے) مجھے پتہ بھی نہ چلا، تو آپ نے کس کو وصیت کی؟(سنن نسائی:33، صحیح البخاری/الوصایا1(2741)، المغازي 83 (4459)، صحیح مسلم/الوصیۃ 5 (1636)، سنن ابن ماجہ/الجنائز 64 (1626)، (تحفۃ الاشراف:15970)، مسند احمد6/32، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

سوال:57 قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:57 ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلاَ يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلاَ يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ، شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا)) جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو قبلہ کی طرف منہ کرے نہ اس کی طرف پشت کرے (بلکہ) مشرق کی طرف منہ کر لو یا مغرب کی طرف۔(بخاری:144)

یہ حکم مدینہ والوں کے لئے تھا کیونکہ ہمارے یہاں سے کعبہ مغرب میں پڑتا ہے اگر ہم اس پر عمل کریں تو فرمانِ رسول کی نافرمانی ہو گی۔

بیت الخلاء میں قضائے حاجت کے دوران قبلہ کی جانب منہ اور پیٹھ نہ کریں؛ یہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی موقف ہے: حديث:((عن أبي أيُّوبَ الأنصاريِّ رَضِيَ اللهُ عنه أنَّ النبيَّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم قال: إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا")) سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو اس وقت نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ پیٹھ کرو۔ بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف اس وقت اپنا منہ کر لیا کرو۔(صحیح بخاری:394، حدیث کے الفاظ صحیح بخاری کے ہیں، صحیح مسلم:264)

نوٹ: راجح یہ کہ امام صنعانی رحمۃ اللہ علیہ اور صاحب تحفة الاحوذي جیسے بعض اہل علم نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ حدیث کی بناء پر آبادی اور صحراء میں فرق کرتے ہوئے فرمایا کہ قبلہ کی جانب منہ اور پیٹھ کرنے کی ممانعت کھلی وخالی جگہوں کے لئے ہے تاہم بند گھروں وعمارتوں میں جائز ہے۔

((عن عبدِ اللهِ بنِ عُمرَ رَضِيَ اللهُ عنهما، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا، يَقُولُونَ: إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ:" لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ)) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب قضاء حاجت کے لیے بیٹھو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو نہ بیت المقدس کی طرف (یہ سن کر) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے دو اینٹوں پر قضاء حاجت کے لیے بیٹھے ہیں۔(صحیح بخاری:145، صحیح مسلم:266)

سوال:58 پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا کیوں ضروری ہے؟

جواب:58 کپڑے اور بدن کو پیشاب کے چھینٹوں سے محفوظ رکھیں کیونکہ کپڑے اور بدن پر پیشاب کے چھینٹوں کے سبب عذاب قبر کی سخت وعید وارد ہے:

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:" مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ

الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، ثُمَّ قَالَ: بَلَى، كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ---)) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مدینہ یا مکے کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔(وہاں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کی آواز سنی جنھیں ان کی قبروں میں عذاب کیا جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:"ان پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"بات یہ ہے کہ ایک شخص ان میں سے پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا۔(صحیح بخاری:216، صحیح مسلم:262)

سوال:59 قضائے حاجت کے وقت جماعت کا وقت ہو جائے تو کیا کریں؟

جواب:59 جماعت کے لیے اقامت کہہ دی گئی ہو اور کسی کو پیشاب پاخانہ آ جائے تو پہلے وہ اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے پھر نماز ادا کرے:

عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ قَالَ ---إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:" إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ الْخَلَاءَ وَقَامَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ")) جب تم میں سے کسی کو پاخانہ کی حاجت ہو اور اس وقت نماز کھڑی ہو چکی ہو تو وہ پہلے قضائے حاجت (پیشاب و پاخانہ) کے لیے جائے"۔(سنن ابی داود:88، سنن الترمذی:142)

سوال:60 کیا پیشاب کھڑے ہو کر کرنا جائز ہے؟

جواب:60 بحالت مجبوری کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے: ((عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:" لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا")) سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، یا یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لائے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔(صحیح بخاری:2471)

سوال:61 کیا غسل خانے میں پیشاب کر سکتے ہیں؟

جواب:61 غسل خانوں میں پیشاب کرنا منع ہے: ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ"، قَالَ أَحْمَدُ: ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيهِ، فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ))
سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ہرگز ایسا نہ کرے کہ اپنے غسل خانے (حمام) میں پیشاب کرے پھر اسی میں نہائے“۔ احمد کی روایت میں ہے: پھر اسی میں وضو کرے، کیونکہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ (سنن ابی داود: 27، سنن الترمذی: 21)

سوال:62 کیا گھروں میں قضائے حاجت کے لیے "Attached Bathroom" بنانا ثابت ہے؟

جواب:62 گھروں میں قضائے حاجت کے لیے "Attached Bathroom" بنانا ثابت ہے:
((عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: " لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ")) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا، تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو اینٹوں پر (قضاء حاجت کے وقت) بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے نظر آئے۔ (صحیح بخاری: 149)
"Attached Bathroom" کے مسئلے میں شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:
شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے حمام میں وضوء کرنے کے بارے میں استفسار کیا گیا تو فرمایا کہ: حمام میں وضوء کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔
شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:
شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ سے اٹیچ باتھ رومس میں وضوء کرنے پر نجاست سے ملوث ہونے کے شک کے تئیں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اصل اصول یہی ہے کہ طہارت باقی رہتی ہے تا آنکہ بدن یا کپڑوں کی نجاست کا یقین ہو جائے۔

سوال:63 ماء مستعمل کیا ہے؟

جواب:63 "وہ پانی جو استعمال کیا جاچکا؛ جیسے وضوء کے اعضاء سے ٹپکنے والا پانی یا غسل کے دوران استعمال کیا ہوا پانی"

اپنی اصل یعنی طہارت پر باقی رہتا ہے یعنی طاہر (خود پاک) اور مطہر (پاک کرنے والا)۔

لیکن شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر کوئی ایسے ماء مستعمل سے احتیاط برتے جس کی زیادہ مقدار صاف پانی میں شامل ہو تو ایسی احتیاط جائز ہے لیکن ماء مستعمل کے مطہر (پاک کرنے والا) ہونے میں محدثین کی اکثریت اسکے موافق ہیں البتہ احناف حضرات اسکے مخالف ہیں۔

سوال:64 ماء مخلوط طاہر کیا ہے؟

جواب:64 ماء مخلوط طاہر: (پاک چیز سے ملا ہوا پانی)، اس کی تین قسمیں ہیں:

1) وہ پانی پاک ہے جس میں کوئی پاک چیز مل جائے۔

2) لیکن اگر پانی میں ایسی تبدیلی ہو جائے جس سے وہ ماء مطلق نہ رہ پائے تو ایسی صورت میں وہ طاہر تو ہو گا مطہر نہیں جیسے شربت وغیرہ طاہر تو ہے لیکن مطہر نہیں۔

3) پانی میں تھوڑا آٹا گرنے سے اس پانی سے طاہر و مطہر کی خصوصیت ختم نہیں ہو جاتی لہذا اس سے وضو جائز ہے۔

سوال:65 پانی پر ناپاکی کا حکم کیسے لگتا ہے؟

جواب:65 اس کی دو قسمیں ہیں:

1) نجاست کی وجہ سے پانی کے تین اوصاف یعنی مزہ، رنگ اور بو میں سے کوئی ایک وصف بھی بدل جائے تو ایسا پانی نجس ہو گا۔ (اجماع)

2) اگر کسی جگہ پانی بھرا ہوا ملے اور ہمیں اسکے بارے میں پتہ نہ ہو کہ پاک ہے یا ناپاک ہے، تو اسکی تین چیزیں دیکھی جائیں اسکا مزہ، رنگ اور بو اگر ان میں سے کوئی بھی چیز بدلی ہوئی نہ ہو اور پانی کی طرح ہو تو ایسا پانی پاک ہو گا اور اگر کوئی چیز بدلی ہو تو ناپاک مانا جائے گا۔

دلیل: ”حدیث بئر بضاعۃ:

اور حدیث ”الماء طھور لا ینجسه شيء“ یعنی جب تک ایک وصف بھی نہ بدل جائے

مزہ، رنگ، بو۔

پتہ چلا کہ اگر پانی کا کوئی ایک وصف یعنی مزہ، رنگ اور بو تبدیل نہ ہو تو وہ پاک ہو گا جیسے حدیث "بئر بضاعۃ" میں اس کی دلیل موجود ہے:

((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْحِيَضُ وَلَحْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ"))

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: کیا ہم بئر بضاعہ کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں، جب کہ وہ ایسا کنواں ہے کہ اس میں حیض کے کپڑے، کتوں کے گوشت اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانی پاک ہے، اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی"۔

(سنن ابی داود: 66)

پانی کے اوصاف یعنی مزہ، رنگ اور بو کے تبدیل ہونے پر اس کے نجس ہونے کا حکم اجماع کی بنیاد پر لگایا گیا ہے کیونکہ اس ضمن میں وارد حدیث ضعیف درجہ کی ہے۔

((عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ، إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ، وَطَعْمِهِ، وَلَوْنِهِ"))

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی مگر جو چیز اس کی بو، مزہ اور رنگ پر غالب آ جائے"۔

(سنن ابن ماجہ: 521، اس حدیث کو کتب ستہ کے محدثین میں سے صرف ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، (تحفۃ الأشراف: 4860، مصباح الزجاجۃ: 218) (اس حدیث کی سند میں رشدین اور راشد بن سعد دونوں ضعیف ہیں، یہ حدیث صحیح نہیں ہے، لیکن علماء کا اس کے عمل پر اجماع ہے، یعنی اگر نجاست پڑنے سے پانی میں تبدیلی پیدا ہو جائے تو وہ پانی نجس ہے)، شیخ البانی رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْأَلُ

عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ "))

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ سے اس پانی کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا جو میدان میں ہوتا ہے اور جس پر درندے اور چوپائے آتے جاتے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ”جب پانی دو قلہ ہو تو وہ گندگی کو اثر انداز ہونے نہیں دے گا، اسے دفع کر دے گا“۔

(سنن ترمذی / کتاب: طہارت کے احکام و مسائل / باب: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی سے متعلق ایک اور باب۔ حدیث نمبر: 67، سنن ابی داود / الطہارۃ 33 (63)، سنن النسائی / الطہارۃ 44 (52)، المیاہ 2 (329)، سنن ابن ماجہ / الطہارۃ 75 (517، 518) (تحفۃ الأشراف: 7305)، مسند احمد (1/ 12، 26، 38، 107)، سنن الدارمی / الطہارۃ 55 (758)، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ماجہ (517) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

اور حدیث ”الماء طهور لا ينجسه شيء“ یعنی جب تک ایک وصف بھی نہ بدل جائے مزہ، رنگ، بو۔ جب تک ایک وصف بھی نہ بدل جائے مزہ، رنگ، بو (یہ قید اجماع کی بنیاد پر لگائی گئی کیونکہ اس ضمن میں جو حدیث ہے وہ سند اضعیف ہے بالاجماع اسکا معنی صحیح ہے):

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ -صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ: الْمَاءُ طَهُورٌ، لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ» رَوَاهُ الثّلاَثَةُ(١)وَصَحّحَهُ أَحْمَدُ))

زَادَ ابْنُ مَاجَه -مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ: «إِلاّ مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ وَطَعْمِهِ وَلَوْنِهِ»(٢)، وَسَنَدُهُ ضَعِيفٌ، وَالأَصْلُ فِي ذَلِكَ الإِجْمَاعُ.

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا- أَنّ رَسُولَ اللهِ -صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ- قَالَ: «إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلّتَيْنِ؛ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ» رَوَاهُ الْخَمْسَةُ٣)).

1) صحيح: أخرجهأحمد في المسند (١١٢٥٧، ١١٨١٥، ١١٨١٨)، أبو داود: كتاب الطهارة، باب ما جاء في بئر بضاعة (٦٦،٦٧)، الترمذي: كتاب أبواب الطهارة، باب الماء لا ينجسه شيء (٦٦)، قال الترمذي: حسن،النسائي: كتاب المياه، باب ذكر بئر بضاعة (٣٢٦)، قال الألباني في صحيح أبي

داود: صحيح.

2) ضعيف: أخرجه ابن ماجه: كتاب الطهارة وسننها، باب الحياض (٥٢١)، قال الألباني في ضعيف ابن ماجه: ضعيف.

3) ٣- صحيح: أخرجه أحمد في المسند (٤٨٠٣، ٥٨٥٥)، أبو داود: كتاب الطهارة، باب ما ينجس الماء (٦٣)، الترمذي: كتاب أبواب الطهارة، باب الماء لا ينجسه شيء (٦٧)، النسائي: كتاب الطهارة، باب التوقيت في الماء (٥٢)، ابن ماجه: كتاب الطهارة وسننها، باب مقدار الماء الذي لا ينجس (٥١٧، ٥١٨)، قال الألباني في صحيح أبي داود: صحيح.

سوال:66 پاک پانی کونسا ہے اور ناپاک کونسا؟

جواب:66 (1) دو مٹکے سے کم پانی بھی تبھی نجس ہو گا جب پانی کے تین اوصاف میں سے کوئی بھی وصف بدل جائے، یعنی دو مٹکے سے کم پانی کا حکم بھی وہی ہے جو دو مٹکے پانی کا ہے؛ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: (پانی پاک ہوتا ہے، اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی)۔۔۔ تو آپ ﷺ نے دو مٹکوں کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ اس سے پانی اگر کم ہو گا تو پھر غور و خوض کرنا پڑے گا کہ نجاست گرنے سے پانی کا کوئی وصف تبدیل تو نہیں ہو گیا، اس لیے آپ نے دو مٹکوں کا ذکر نہیں کیا کہ ان سے کم پانی نجاست گرتے ہی نجس ہو جائے گا۔ اس حدیث کا یہ مفہوم سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث کی وجہ سے ہے۔

(2) نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بالکل تھوڑا سا پانی عام طور پر نجاست گرنے سے ہی تبدیل ہو جاتا ہے، اس لیے تھوڑے سے پانی کو بہا دیا جائے، اور ایسے پانی کو استعمال کرنے سے بچیں۔" ختم شد" مجموع فتاوی ابن باز "(16/10)

(3) دو قلتہ سے کم پانی کے احکامات میں کافی اختلاف ہے جو یہ عوامی کتاب متحمل نہیں، لہذا مطول کتب فقہ مقارن کی طرف رجوع کیا جائے یا راسخ علماء سے پوچھ کر حل کیا جا سکتا ہے۔

(4) اگر پانی میں ہواؤں یا پانی کے بہاؤ سے بہتے ہوئے پتے، لکڑیاں اور کچرا وغیرہ نوعیت کی کچھ چیزیں واقع ہو جائیں اور اس میں تغیر پیدا ہو تو وہ نجس نہ ہو گا بلکہ اپنی اصل حالت یعنی طاہر و مطہر ہی رہے گا۔

(5) پانی میں یا حوض میں اگنے والے پودے یا پانی کی صفائی والا کوئی مواد ڈالا جائے تو پانی کی اصلیت وطھوریت میں کوئی فرق نہ آئے گا۔

(6) اگر پانی میں مٹی گرنے سے اس کا رنگ بدل جائے تو پانی کی پاکی پر کوئی اثر نہ ہو گا کیوں کہ مٹی بھی پانی کی طرح طہارت کے لیے طھوریت کی صفت اپنے اندر رکھتی ہے۔

(7) بدبودار و متعفن پانی یا بہت دنوں سے ٹھہرے ہوئے بدبودار پانی کو "ماء آجن" کہا جاتا ہے اور یہ پانی اپنی اصل پر باقی رہتا ہے تاوقتیکہ اس کی اصلیت وطھوریت ختم نہ ہو جائے، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں اجماع نقل کیا ہے اور ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جمہور کی رائے یہی ہے اور اس سلسلہ میں کسی کے اختلاف سے اس حکم پر کوئی اثر نہیں پڑتا[1]۔

(8) اگر جسم کے کسی عضوء پر زعفران یا آٹا جیسی کوئی طاہر وپاک چیز لگ جائے تو ایسی چیزیں جسم کی طہارت کو ختم نہیں کرتیں۔

(9) مذکورہ نکتہ سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ صابون کے ساتھ غسل کرنے کی صورت میں طہارت باقی رہتی ہے جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عہد صحابہ میں صفائی کے لئے استعمال کئے جانے والے "خطمی" پودے سے غسل کرنے کی اجازت دی[2]۔

(10) ماء مشمس یا ماء ساخن یعنی سورج کی گرمی سے گرم کیا گیا یا سولار سسٹم یا سخانات کہربائیہ یعنی کرنٹ کے ذریعہ سے پانی گرم کرنے والی جیسی کسی مشین سے گرم کیا گیا پانی طاہر ومطہر ہے، جیسا کہ سیدنا عمر اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے قمقمہ میں گرم کیے گئے پانی سے غسل کیا[3]۔

(11) زمزم کے پانی سے وضو کرنا جائز ہے۔

(12) درج ذیل پانی پاک ہیں:

1. سمندری پانی (هو الطهور ماء: اس کا پانی پاک ہے)
2. دریا اور چشموں کا پانی: (انفال 11)
3. کنوؤں کا پانی (بئر بضاعة اور بیرحاء)

---

[1] [المغنی ١/١٤، الاجماع ص ٤
[2] (ابن ابی شیبة: ١:١٧)
[3] (دار قطنی: ١/٣٧) اسی طرح ابن عمر بھی (ارواء الغليل: ١٧)

4. بارش کا پانی (سورۃ فرقان 48)

5. اور برف اور اولوں سے پگھلا ہوا پانی۔

(13) اصل یہ ہے کہ پانی پاک ہے اور اگر اس کی پاکی کے تئیں شک ہو جائے تو اصل کی طرف لوٹاتے ہوئے اس کو پاک سمجھا جائے گا اور شک کو رد کیا جائے گا تا آنکہ نجاست کا یقین نہ ہو جائے۔ (ابن عثیمین و شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہما - القواعد الفقهية)

الاصل فی میاهنا الطهارة
والارض والثياب والحجارة

سوال: 67 اگر پانی کی نجاست زائل ہو جائے تو اس پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: 67 جواب: اگر پانی میں وافر مقدار میں مزید پانی ملا دیا جائے یا وہ از خود پاک ہو جائے یا جدید آلات اور ٹکنالوجی کے ذریعہ انہیں اس حد تک صاف کیا جائے کہ اس میں مزہ، رنگ اور بو پر مشتمل نجاست کا اثر باقی نہ رہے اور پانی واپس اپنی اصلیت پر آجائے تو ایسا پانی پاک ہے اور فقہ کی کتابوں میں اس تبدیل شدہ پانی کو "استحالہ" کہا جاتا ہے[4]۔

(15) علماء کے نزدیک استحالہ سے پاک ہو جانے کا تصور معقول و مقبول ہے[5]۔

[4] شرح بلوغ المرام، الموسوعة الفقهية الميسرة، الفقه الشامل

[5] ابن حزم-المحلى: ١/١٦٦، ابن تيميه -الفتاوى المصريه: ص١٩

PART-2

دوسری جلد کا مختصر نسخہ

كتاب الطهارة-جلددوم

(مختصر نسخہ، سوال وجواب کی صورت میں)

سوال:68 فطرت کے لغوی معنی کیا ہیں؟

جواب:68 "الْفِطْرَةُ" کے بہت سارے معنی پائے جاتے ہیں مثلاً: پیدائش، خلقت، شروعات، ابتداء، اختراع یعنی کہ گھڑنا۔

سوال:69 فطرت کے اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

جواب:69 امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا معنی اور مطلب یہ ہے کہ "الْفِطْرَة" سے مراد انبیائے کرام کی سنتیں ہیں، علمائے کرام کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اس سے مراد (دین) فطرت (یعنی دین اسلام ہے جو دین فطرت) ہے۔(فتح الباری لابن حجر: 10/ 337)

سوال:70 سنن الفطرۃ کی تعداد کتنی ہے؟

جواب:70 امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کی بتائی ہوئی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے کہا: یعنی ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سنن الفطرۃ کی تعداد تیس (30) تک پہنچتی ہے اگر ابن العربی کی مراد خاص سنن الفطرۃ کی ہے جو لفظ الفطرۃ کے ساتھ بیان کی گئی ہیں تو ان کی بات درست نہیں ہے اور اگر ان کی مراد عام خصائل فطرت سے ہے تو پھر یہ تعداد تیس (30) سے بھی زیادہ تک پہنچ جاتی ہے اور ان میں سب سے کم سنن الفطرۃ کی تعداد تین (3) تک بیان کی جاتی ہے جیسا کہ عبد اللہ ابن عمر کی حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔(فتح الباری لابن حجر: 10/ 337، کتاب اللباس،باب قص الشارب)

سوال:71 فطری سنتوں کے ضمن میں پائی جانے والی احادیث بیان کریں؟

جواب:71 "عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس [10] چیزیں فطرت میں سے ہیں:

1) "قَصُّ الشَّارِبِ" مونچھیں کترنا۔

2) "إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ" داڑھی بڑھانا۔

3) "السِّوَاكُ" مسواک کرنا۔

4) "اسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ"ناک میں پانی چھڑانا۔

5) "قَصُّ الأَظْفَارِ"ناخن تراشنا۔

6) "غَسْلُ الْبَرَاجِمِ"انگلیوں کے پوروں/جوڑوں کو دھونا۔

7) "نَتْفُ الإِبْطِ"بغل کے بال صاف کرنا۔

8) "حَلْقُ الْعَانَةِ"زیرناف کے بال صاف کرنا۔

9) " انْتِقَاصُ الْمَاءِ"پانی سے استنجاء کرنا۔

10) "الْمَضْمَضَةُ "کلی کرنا۔

کتبِ حدیث میں سننِ فطرت کی تعداد کے متعلق ہمیں تین[3]اہم احادیث ملتی ہیں

درج بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فطری سنتیں جملہ گیارہ 11 ہیں، ان کی تعداد کے تعلق سے علماء کرام کے مختلف اقوال نقل کئے جاتے ہیں اور اکثر علماء نے ان کی تعداد 10 بتائی ہے اور بعض نے ان سے کچھ زیادہ اور بعض نے کچھ کم ذکر کی ہے، چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:((وَأَمَّا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةُ عَشْرَةٌ فَمَعْنَاهُ مُعْظَمُهَا عَشَرَةٌ كَالْحَجِّ عَرَفَةَ فَإِنَّهَا غَيْرُ مُنْحَصِرَةٍ فِي الْعَشَرَةِ: وَيَدُلُّ عَلَيْهِ رِوَايَةُ مُسْلِمٍ عَشْرٌ مِنْ الْفِطْرَةِ وَأَمَّا ذِكْرُ الْخِتَانِ))

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "فطری سنتیں دس ہیں" کا معنی یہ ہے کہ فطری سنتوں میں بڑی سنتوں کی تعداد دس ہے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "الْحَجُّ عَرَفَةٌ"، "حج عرفہ میں ٹھہرنے کانام ہے" کی طرح ہے، اس لئے فطری سنتیں، دس(10) کی تعداد میں محدود و محصور نہیں ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صحیح مسلم کی روایت میں فطری سنتوں کی تعداد دس (10)بتائی گئی ہے جبکہ اس میں "ختنہ "کا ذکر موجود نہیں ہے۔(المجموع شرح المھذب:1/184-185، کتاب الطهارة باب السواك)

سوال:72 سنن الفطرۃ کی کیا حکمتیں ہیں؟

جواب:72 ان فطری خصلتوں کی اتباع وپیروی سے بہت سی دینی اور دنیوی مصلحتیں اور وفوائد حاصل ہوتے ہیں ،ان میں سے کچھ مصالح یہ ہیں: شکل وصورت کا حسن وجمال اور جسم کی تمام تر اور تفصیلی نظافت وپاکی حاصل ہوتی ہے اور جسمانی اور روحانی دونوں طرح کی طہارت وپاکیزگی کا تحفظ ہوتا ہے اور میل جول رکھنے والے اور اپنے مقربین کو ناگوار بو جیسی تکلیف سے بچاکر حسن سلوک پیش کیا جاتا ہے اور مجوس

یعنی آتش پرستوں، یہود، نصاری اور بت پرستوں کے شعار کی مخالفت ہوتی ہے اور شارع کے حکم کی اطاعت و فرمانبر داری ہوتی ہے اور فرمان الہی میں ذکر کردہ امر " وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ "اور تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں" کی پابندی ہوتی ہے، کیونکہ ان خصلتوں کی پابندی میں آیت سے مناسبت پائی جاتی ہے، گویا یہ کہا جارہا ہے کہ: تمہاری صورتیں حسن وجمال کی حامل ہیں تو انہیں بد نما و بھدی بنانے والی چیزوں سے بدشکل و بھونڈی نہ بناؤ یا ایسے امور کی پابندی کرو جن سے ان کا حسن و جمال ہمیشہ بر قرار رہے، اور ان کی نگہبانی میں شرافت و بلند نظری اور مطلوبہ محبت و انسیت کا تحفظ کیا جاتا ہے کیونکہ اگر انسان، حسن و جمال کی شکل و صورت اختیار کئے ہوئے لوگوں کے سامنے آئے تو ایسا شخص، نفوس انسانی میں فرح و شادمانی کا بڑا سبب و محرک ہوتا ہے، نیز اس کی بات مانی جاتی ہے اور اس کی رائے و خیال، قابل ستائش ہوتی ہے اور اگر وہ ان خصلتوں کا خیال نہ رکھے تو اس کے بر عکس معاملہ ہوتا ہے۔(فتح الباری لابن حجر:10/ 337)

سوال:73 ختنہ فرض ہے کہ سنت؟

جواب:73 ختنہ کے حکم کے تئیں علماء کرام کا اختلاف ہے۔

الف: ختنہ کرنا واجب ہے - امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا قول: کہ ہمارے نزدیک مرد اور عورت دونوں کا ختنہ کرنا واجب ہے اور سلف صالحین میں اکثر کا یہی قول ہے۔(المجموع شرح المہذب:1/ 300، کتاب الطهارة ،باب السواك)

ب: ختنہ کرنا سنت ہے: امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کا قول:((فطرة الإسلام عشر خصال: الختان وهو سنة للرجال ومكرمة للنساء، وقد روي عن مالك أنه سنة للرجال والنساء)) فطرتِ اسلام کی دس خصلتیں ہیں ان میں سے ایک ختنہ ہے یہ مردوں کے لیے سنت اور عورتوں کے لیے باعث عزت و تکریم ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہی منقول کہ ختنہ مردوں اور عورتوں کے لیے سنت ہے۔(الکافی فی فقہ اہل المدینۃ المالکی، ص:612، کتاب الجامع)

سوال:74 ختنہ کی کیا فضیلت اور اہمیت ہے؟

جواب:74 پہلی حدیث:﴿ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (سورۃ النحل، سورۃ نمبر 16، آیت نمبر:123)

" پھر ہم نے آپ(ﷺ) کی جانب وحی بھیجی کہ آپ ملت ابراہیم حنیف کی پیروی کریں، جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔

لہذا ختنہ کرنا ملتِ ابراہیمی کا ایک نمایاں شعار و نشانی ہے کیونکہ ابو الانبیاء ابراہیم علیہ السلام وہ پہلے انسان تھے جنہوں نے سب سے پہلے خود اپنا ختنہ کیا، جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:((إِخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ)) "نبی ابراہیم علیہ السلام نے اسّی[80] کی عمر میں قدوم سے خود کا ختنہ کیا۔"(صحیح مسلم:2370[6141]۔و صحیح بخاری:3356)

ختنہ، دینِ اسلام میں شعائر اور سنتِ ابراہیمی ہے، دینِ اسلام کے علاوہ یہودیوں میں بھی ختنہ رائج ہے البتہ مسیحیین "Christian" میں بعض "Orthodox Church" بھی ختنہ کی اجازت دیتے ہیں لیکن ان کے یہاں ختنہ دین کا حصہ نہیں ہے۔

سوال:75 "قَصُّ الشَّارِبِ" کا لغوی معنیٰ کیا ہے؟

جواب:75 "قص" کا لغوی معنیٰ:-کاٹ، چھانٹ، خراش، تراش۔"الشَّارِب" بمعنیٰ:مونچھ۔

علامہ احمد بن محمد بن علی الفیومی الحموی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:((وَالشَّارِبُ الشَّعْرُ الَّذِي يَسِيلُ عَلَى الْفَمِ))

شارب ان بالوں کو کہتے ہیں جو بالائی ہونٹ پر اُگ کر منہ پر لٹکتے ہیں۔

(المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للفیومی:1/308،کتاب الشین،الشین مع الراء وما يثلثهما،[ش ر ب])

سوال:76 مونچھیں بڑھانا کس کی علامت ہے؟

جواب:76 مونچھیں بڑھانا مشرکین کی علامت ہے: ((" خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، وَفِّرُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ")) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"تم مشرکین کے خلاف کرو، داڑھی بڑھاؤ دو اور مونچھیں کترواؤ۔"(صحیح بخاری:5892)

مونچھیں بڑھانا مجوس یعنی آتش پرستوں کی علامت ہے: ((" جُزُّوا الشَّوَارِبَ، وَأَرْخُوا اللِّحَى، خَالِفُوا الْمَجُوسَ ")) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کترو مونچھوں کو اور لٹکاؤ داڑھیوں کو اور خلاف کرو مجوس کا" (یعنی آتش پرستوں کا)۔ (صحیح مسلم:260[603])

سوال:77 مونچھیں کاٹنا چاہیے یا مونڈنا؟

جواب:77 مونچھیں کاٹنے اور مونڈنے کے ضمن میں علماء کرام کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے بعض علماء کرام مونچھیں کاٹنے کو اور بعض مونڈنے کو افضل قرار دیتے ہیں تفصیلات میری مفصل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

ملاحظہ: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عمل کی بنیاد پر حلق کے بجائے مونچھ کاٹنے کو ترجیح دی ہے، کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جنگوں میں اپنی مونچھ پر پھونک مارا کرتے تھے۔ (آداب الزفاف)

سوال:78 إعْفَاءُ اللِّحْيَةِ کا معنیٰ کیا ہے؟

جواب:78 یہاں اعفاء کا معنی ترک اور توفیر یعنی "اپنے حال پر چھوڑ دینا اور بہتات اور کثرت کے ساتھ رکھنا" ہیں ، لہذا لغت میں یہ ثابت ہے کہ "أَعْفُوا" اسی توفیر اور ترک کے معنی یں ہے۔ (معنى إعفاء اللحى - الإسلام سؤال وجواب(islamqa.info))

لِحْيَةِ یعنی داڑھی کا لغوی معنی: رخسار کے دونوں طرف اور تھوڑی پر اگنے والے بالوں کو "لِحْيَة" داڑھی کہا جاتا ہے، "لِحْيَة" کی جمع "لِحي" اور "لُحي" یعنی لام کے کسرہ اور ضمہ کے ساتھ ہے۔ (القاموس المحیط:4/377)

سوال:79 داڑھی کا کیا حکم ہے؟

جواب:79 داڑھی بڑھانا انبیاء کرام کی سنت ہے اور اسکا حکم واجب ہے: جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کی داڑھی پکڑی تو ہارون علیہ السلام نے فرمایا: ﴿قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي﴾ (سورة طٰہ، سورة نمبر20، آیت نمبر 94)

"ہارون علیہ السلام نے کہا اے میرے ماں جائے بھائی! میری داڑھی نہ پکڑ اور سر کے بال نہ کھینچ، مجھے تو صرف یہ خیال دامن گیر ہوا کہ کہیں آپ یہ (نہ) فرمائیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور

میری بات کا انتظار نہ کیا۔"

علامہ شنقیطی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ: سورۃ طہ کی اس آیتِ کریمہ کو سورۃ الانعام کی آیت نمبر 84 کے ساتھ جوڑ دیا جائے تو یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ داڑھی کو وافر مقدار میں چھوڑنا فرض ہے اور یہ قرآنی دلیل ہے کہ داڑھی کو وافر مقدار میں چھوڑ دینا فرض ہے اور اس کا مونڈنا "Shave" ناجائز ہے۔(اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن للشنقیطی:4/92)

بعض احادیث میں لفظِ "أَرْخُوا" کے بجائے "أَرْجُوا" وارد ہوا ہے، بعض اہل علم نے اس کو تصحیف قرار دیا جیسا کہ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے "المفھم لماأشکل من تلخیص کتاب المسلم:1/515" میں صراحت کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

سوال:80 داڑھی کی مقدار اور کاٹنے کے تیئں علماء کرام کے موقف بیان کیجیے؟

جواب:80 امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: پانچ روایات میں (أعفوا)، (أوفوا)، (أرخوا)، (أرجوا)، اور (وفروا) کے الفاظ وارد ہیں، اور ان تمام الفاظ کا معنی یہی ہے کہ دارڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے، یہی وہ ظاہری معنی ہے جس کا حدیث کے الفاظ تقاضا کرتے ہیں اور ہمارے شوافع کی ایک جماعت اور دیگر علماء اسی کی قائل ہیں۔

(المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج للنووی:3/141، کتاب الطھارۃ،باب الاستطابۃ)(صحیح مسلم کی شرح"(3/151) سے اقتباس ختم ہوا)

نوٹ:ایک مشت سے زائد بالوں کو کاٹنے یا نہ کاٹنے کے بارے مستقل الگ رسالہ آنے والا ہے اس رسالہ میں یہ موضوع پر گفتگو ہو گی ان شاء اللہ

سوال:81 داڑھی رکھنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:81 داڑھی رکھنا انبیائے کرام کی سنت ہے اور اسکا حکم واجب ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں یہاں سب سے پہلے یہ بات واضح ہو جائے کہ ائمہ دین محدثین کرام کے نزدیک "فرض، واجب، لازم-وغیرہ" یہ تمام چیزیں شرعی اصطلاح میں ایک ہی معنی میں بیان کی جاتی ہیں ان کی لغوی و اصطلاحی تعریفات یا شرعی اصطلاحات اور اس میں پائے جانے والے جزئیات میں کوئی بھی فرق موجود نہیں ہے۔

نوٹ: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جو لوگ "قطعی / ظنی" اور دیگر چیزوں میں منقسم کرتے ہیں اس کا کوئی ثبوت قرآن احادیثِ صحیحہ سے ثابت نہیں ہے۔
(اس مسئلہ پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے "سلسلۃ احادیث الصحیحۃ: 1/ 222" میں تفصیلی بحث کی ہے مزید تفصیل کے لیے: "سلسلۃ احادیث الصحیحۃ" ملاحظہ فرمائیں، لہذا اللہ تعالیٰ اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم فرض / واجب / لازم ہوتا ہے الاّیہ کہ اس کے مدمقابل کوئی صریح دلیل نہ مل جائے)

سوال:82 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کیسی تھی؟

جواب:82 جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کا اگلا حصہ اور داڑھی کا حصہ سفید ہو گیا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی بہت گھنی تھی، ایک شخص بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح تھا، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور گول تھا اور میں نے نبوت کی مہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا، اس کا رنگ بدن کے رنگ سے ملتا تھا۔ (صحیح مسلم / انبیائے کرام علیہم السلام کے فضائل / باب: مہر نبوت کا بیان۔ حدیث نمبر:6084)

سوال:83 داڑھی کاٹنے "Shave" یا مونڈنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:83 بعض علماء کرام کے نزدیک داڑھی کاٹنا "Shave" یا مونڈنا حرام ہے اور اس حکم کے قائل علماء کرام اس پر اجماع نقل کرتے ہیں جیسے: امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا قول: ((واتَّفَقوا أنَّ حَلقَ جميع اللِّحيةِ مُثْلةٌ لا تجوزُ))
اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام داڑھی کو مونڈ دینا مثلہ کرنا ہے (یعنی "Shave" کرنا) یہ جائز نہیں ہے۔ (مراتب الاجماع، ص:157)
امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول: وقال ابن القطّان: ((واتَّفَقوا أنَّ حَلقَ [جميع] اللِّحيةِ مُثلَةٌ لا تَجوزُ))
ابن القطان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ: پوری داڑھی منڈوانا یعنی "shave" کرنا، مثلہ (یعنی انسان کی شکل وصورت بگاڑ دیان ہے) جو ناجائز ہے۔ (الاقناع فی مسائل الاجماع:2/ 299)
شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا قول: "چاروں فقہی مذاہب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ داڑھی کو بھرپور رکھنا

واجب ہے اور اس کو مونڈنا حرام اور خشخشی کرنا بھی اسی جیسا ہے "۔ (مجموع فتاویٰ لابن باز :351/25، كتاب اللباس والزينة حكم إعفاء اللحية وخبر الآحاد)

سوال:84 "السِّوَاكُ" کا لغوی اور شرعی معنیٰ کیا ہے؟

جواب:84 "السِّوَاكُ" کا لغوی معنیٰ: "سِواك، سَوْك" فعل ثلاثی مجرد کے باب نصر کا مصدر ہے جیسے کہا جاتا ہے "ساك أسنانه" یعنی اپنے دانتوں کو پاک وصاف کرنے کے مقصد سے رگڑا۔ نیز اس کے معنی "مسواک کی لکڑی، آہستہ چلنا۔ اور اس کی جمع "سُوْكٌ" آتی ہے جیسا کہ کتاب کی جمع "کتب"، اسی طرح "مِسْوَاك" اسم اور اس کی جمع "مَسَاوِيْكُ" ہے۔ (لغات الحديث:2/401-403)

"السِّوَاكُ" کا اصطلاحی وشرعی مفہوم: علامہ الحطاب رحمۃ اللہ علیہ کا قول: "السِّوَاكُ" یعنی پیلو یا اس جیسی لکڑی کو دانتوں کی صفائی اور منہ کی خراب بو کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔ (مواہب الجليل للحطاب:1/380)

سوال:85 مسواک کا کیا حکم ہے؟

جواب:85 مسواک کرنا سنت اور مستحب عمل ہے لیکن یہ وضوء کا حصہ نہیں حالانکہ اللہ کے نبی ﷺ نے ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرنے کی تاکید فرمائی ہے، مسواک کی چھڑی ولکڑی زیادہ تر نیم، زیتون اور خصوصاً پیلو کے درخت سے حاصل کی جاتی ہے، مسواک میں سب سے بہترین پیلو "Salvadora Persica" کے درخت کی مسواک ہے اور عربی میں پیلو کے درخت کو "شجرة الاراک" کہتے ہیں، یہ درخت زیادہ تر گرم، خشک اور ریگستانی مقامات پر پایا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں پیلو کو "خَمْطٍ" بھی کہا گیا ہے: ﴿وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ﴾ (سورة سباء، سورة نمبر 34، آیت نمبر 16) ترجمہ: "اور ہم نے ان کے (ہرے بھرے) باغوں کے بدلے دو (ایسے) باغ دیئے جو بدمزہ میووں والے"

سوال:86 مسواک کا مقصد کیا ہے؟

جواب:86 مسواک کا اصل مقصد، منہ کی صفائی اور اللہ تعالی کی رضامندی کا حصول ہے: ((عن عَائِشَةَ

رَضِيَ اللهُ عنها، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّه قَالَ: "السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ")) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسواک منہ کی پاکیزگی اور رب تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے"۔(سنن نسائی / کتاب: طھارت کے احکام و مسائل / باب: مسواک کی ترغیب کا بیان ۔ حدیث نمبر: 5 ، (تحفة الأشراف: 16271)، بخاری نے صیغہ جزم کے ساتھ حدیث نمبر: 1934 سے قبل اس حدیث کو روایت کیا ہے، مسند احمد 6/ 47، 62، 124، 238، سنن الدارمی / الطھارة19 (711)، اور آلباني نے " صحيح سنن النَّسائي(5)" میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

سوال:87 مسواک کی کیا فضیلت ہے؟

جواب:87 عمرو بن سلیم انصاری نے کہا کہ میں گواہ ہوں کہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں گواہ ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "جمعہ کے دن ہر جوان پر غسل، مسواک اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو، ضروری ہے۔۔۔" (صحیح بخاری:880، صحیح مسلم:846)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے، تورات کے آخری حصہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور باہر نکلے آسمان کی طرف دیکھا، پھر یہ آیت پڑھی جو سورۂ آل عمران میں ہے ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ سے ﴿فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ تک پھر لوٹ کر اندر آئے اور مسواک کی اور وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی، پھر لیٹ رہے، پھر اٹھے اور باہر نکلے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہی آیت پڑھی، پھر لوٹ کر اندر آئے اور مسواک اور وضو کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ (صحیح مسلم:256)

سوال:88 کیا روزہ دار مسواک کر سکتا ہے؟

جواب:88 امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ پر باب قائم کرتے ہوئے فرمایا: "روزہ دار کے لیے پچھلے پہر (ظہر اور عصر کے وقت) مسواک کرنے کی اجازت کا بیان۔" (سنن النسائی، کتاب الطہارۃ، المعجم:7)

سوال:89 کچھ لوگ ہیں جو روزہ فاسد ہونے کے خدشہ سے رمضان المبارک کے دن کے اوقات میں مسواک کرنے سے بچتے ہیں تو کیا یہ عمل درست ہے اور رمضان المبارک میں کس وقت مسواک کرنا افضل ہے؟

جواب:89 جواب: ایسی کوئی دلیل ہی نہیں کہ رمضان کے دن کے اوقات میں یا اس ماہ کے علاوہ کسی بھی دن مسواک کرنے سے احتیاط برتی جائے کیونکہ مسواک کرنا سنت ہے۔ اور وضوء، نماز، نیند سے بیدار ہونے کے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت، رمضان المبارک اور دیگر مہینوں میں، روزہ دار اور بے روزہ تمام کے لئے مسواک کرنا ایک شرعی اور تاکیدی عمل ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، ہاں یہ اور بات ہے کہ اگر مسواک میں مزہ پایا جائے اور آپ کے لعاب و تھوک میں اس کا اثر پایا جائے تو آپ کو چاہیئے کہ اس مزا و ذائقہ کو اپنے حلق سے اترنے نہ دیں، اسی طرح مسواک کرنے سے مسوڑھوں سے خون نکلنے لگے تو آپ اس کو نہیں نگلیں گے اور اگر آپ اس قدر احتیاط کرلیں تو وہ روزہ پر کچھ اثر انداز نہ ہوگا۔

سوال:90 "الْمَضْمَضَةِ" اور اسْتِنْشَاقُ کا معنیٰ کیا ہے؟

جواب:90 منہ میں پانی ڈال کر دونوں اندرونی گالوں کے درمیان اس پانی کو گھماتے ہوئے کلی کرنے کو "الْمَضْمَضَةِ" کہتے ہیں۔

"اسْتِنْشَاقُ" کا شرعی معنیٰ: ناک میں پانی ڈال کر سانس کے ذریعے اس کو اندر لینا اور زور سے اس کو باہر نکالنا تاکہ ناک کے اندر کی غلاظت صاف ہو جائے۔

سوال:91 استنشاق اور مضمضہ کا کیا حکم ہے؟

جواب:91 بعض حضرات, استنشاق اور مضمضہ یعنی ناک میں پانی چڑھانے اور کلی کرنے کی نفی و انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ میں اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے اور وہ بطورِ دلیل قرآن مجید کی اس آیت کو پیش کرتے ہیں: ﴿فيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ (سورۃ المائدہ، سورۃ نمبر 5، آیت نمبر 6:) "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منھ کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں

سمیت دھولو۔"

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ اس باطل خیال کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں: "میں اسی حکم کا قائل ہوں کہ کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا یہ دونوں واجب ہیں اور یہی قول برحق ہے کیونکہ اللہ سبحانہ نے اپنی کتاب عزیز میں چہرہ دھونے کا حکم دیا ہے اور کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا محل و جگہ، چہرہ میں شامل ہے۔ اور یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی ہوئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر وضوء میں ان دونوں کاموں کو ہمیشگی و مداومت کے ساتھ کرتے رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضوء اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کا طریقہ روایت کرنے والے اور اس کی وضاحت کرنے والے تمام راویوں نے اس عمل کو روایت کیا ہے، لہذا اس سے یہ دلیل ملتی ہے کہ قرآن مجید میں ہدایت کردہ چہرہ دھونے کے حکم میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا شامل ہے، نیز صحیح احادیث میں کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا حکم بھی وارد ہے۔۔۔ پھر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا لقیط بن صبرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر فرمائی۔"
(تمام المنۃ فی التعلیق علی فقہ السنۃ للالبانی، ص:93، من سنن الوضوء)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ میں اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کے مسئلہ میں علماء کے چار قول ہیں:

1) وضوء اور غسل میں یہ دونوں عمل سنت ہیں اور یہی ہمارا مذہب ہے۔
2) وضوء اور غسل میں یہ دونوں واجب ہیں اور دونوں کے صحیح ہونے کی شرط ہیں اور یہ ابن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ، حماد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کردہ مشہور مسلک یہی ہے اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایت بھی یہی ہے۔
3) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ موقف ہے کہ یہ غسل میں واجب ہیں، وضوء میں نہیں۔
4) ناک میں پانی چڑھانا، وضوء اور غسل کرتے وقت واجب ہے، وضو میں نہیں اور یہ ابو ثور رحمۃ اللہ علیہ، ابو عبید رحمۃ اللہ علیہ اور داود رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ایک روایت یہی ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ اسی کے قائل ہیں اور میں بھی یہی موقف رکھتا ہوں۔ (المجموع شرح المہذب للنووی:1/ 362-363، کتاب الطھارۃ،باب السواك)

سوال:92 روزہ دار کے لیے ناک میں پانی چڑھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب:92 سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو سوائے اس کے کہ تم روزے سے ہو"۔(سنن ابی داود:2366، تحفۃ الاشراف:11172)
((وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا ")) اس بات کی دلیل ہے کہ روزہ دار کو کلی اور ناک میں پانی چڑھانا ہو گا لیکن اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ناک میں اس قدر زیادتی و غلو کے ساتھ پانی نہ چڑھائے کہ ناک سے پانی اس کے حلق تک پہنچ جائے، اور وضوء اور غسل دونوں ہی میں کلی اور ناک میں پانی چڑھانا لازمی ہے کیونکہ یہ دونوں روزہ دار اور بے روزہ سب کے لئے واجب ہیں۔(مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ:15/ 280)

سوال:93 ناخن کاٹنے کی مدت کیا مقرر ہے؟

جواب:93 سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، زیر ناف کے بال لینے، اور بغل کے بال اکھاڑنے کا ہمارے لیے وقت مقرر فرما دیا گیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ ہم انہیں چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑے رکھیں۔(صحیح مسلم 258)
شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا قول: شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے یہ سوال کیا گیا کہ بعض خواتین اپنے ناخنوں کو کئی مہینوں تک بڑھاتی رہتی ہیں، اور اتنا ہی نہیں بلکہ وہ ان پر "Nail Polish" بھی کرتی ہیں اور اس کو یہ بناؤ سنگھار کی قبیل سے سمجھتی ہیں۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟ شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً کہا: یہ جائز نہیں ، اگر ان کے ناخن چالیس دن کی مدت کو پار کر جائیں تو ان کا کاٹنا واجب ہے۔
نوٹ: نیل پالش اگر کوئی لگائے تو اس کا وضو درست نہیں ہوتا اور جب تک وضو درست نا ہو نماز نہیں ہوتی۔

سوال:94 کیا خواتین اور بچیوں کے لیے مہندی لگانا جائز ہے؟

جواب:94 علماء کرام نے خواتین اور بچیوں کے لیے ناخنوں پر مہندی لگانا جائز قرار دیا ہے؛ شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے: ناخنوں پر مہندی یا بناؤ سنگھار کی قبیل سے تعلق رکھنے والی کوئی چیز لگانے میں کوئی گناہ نہیں بشرط یہ کہ وہ چیز پاک ہو، نجس نہ ہو اور ایسی ملائم ہو کہ وضوء اور غسل کے اعضاء تک پانی کے پہنچنے میں حائل نہ ہو، اس کے برعکس اگر وہ دبیز و ثقیل سیال مادہ ہو تو وضوء اور غسل کے وقت اس کو زائل

کرنا لازم ہے ورنہ اصل ناخنوں تک پانی پہنچنے سے رکاوٹ بنے گا، اس لئے مہندی وغیرہ یا دور حاضر میں استعمال کی جانے والی "Nail Polish" جیسی چیزوں سے ناخنوں کا رنگ بدلنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بشرط یہ کہ وضوء اور غسل کے وقت نیل پالش کو زائل کیا جائے؛ کیونکہ ان کی ایسی ہیئت ہوتی ہے جو وضوء اور غسل کے وقت اعضاء تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ بنتی ہے، تاہم اگر اس کا جرم نا ہو یعنی پرت نہ جمتی ہو جیسے ناخنوں کو سرخ یا سیاہ بنانے والی مہندی کیونکہ اس کا کوئی دبیز جرم نہیں ہوتا تو اس میں کوئی حرج و گناہ نہیں، لیکن اگر اس کا ایسا جرم و مادہ ہو جو اعضاء وضوء اور غسل تک پانی پہنچنے میں حائل ہوتا ہو تو وضوء اور غسل کے وقت اس کو زائل کرنا ضروری ہے۔(ورنہ غسل اور وضو نہیں ہو گا)(فتاوی نور علی الدرب:5/ 243،244)

سوال:95 کیا مرد ہو یا عورت دونوں کے لیے ناخن بڑھانا منع ہے؟

جواب:95 یہ بے حد افسوسناک صورتحال ہے کہ مسلمان لڑکیوں کی اکثریت، بلکہ کچھ مرد نوجوان، اپنے ناخن چالیس دن سے زیادہ اس قدر بڑھائے رکھتے ہیں کہ وہ بلی کے پنجوں کی طرح لگتے ہیں، سب سے پہلے تو یہ بات سنت نبوی ﷺ کی مخالف ہے اور دوسرے یہ ہے کہ ان کا یہ عمل طبی فوائد کے خلاف بھی ہے، ناخنوں کو بطور زینت بڑھانا، مسلمانوں کا عمل نہیں بلکہ ایسا کرنا حرام ہے۔

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہو گا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر جلدی کر لو یا(اس کے بجائے) "أرن" کہا یعنی جلدی کر لو جو آلہ خون بہادے اور ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ۔ البتہ دانت اور ناخن نہ ہونا چاہیئے اور اس کی وجہ بھی بتادوں۔ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔(صحیح بخاری:5509)

سوال:96 ناخن تراشنے کی کیا حکمت؟

جواب:96 ناخن تراشنا مستحب ہے کیونکہ یہ فطری سنتوں میں سے ہے اور اگر انہیں کاٹے بغیر چھوڑ دیا جائے تو وہ بے حد بے ڈھنگے طریقے سے بڑھ جاتے ہیں اور کبھی ان میں جمع ہونے والے میل کچیل میں جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اور اکثر ان کے نیچے طہارت کا پانی پہنچ نہیں پاتا۔ (المغنی لابن قدامہ:1/ 65، كتاب الطهارة فصول في الفطرة فصل نتف الإبط سنة، فصل تقليم

الاظفار)

سوال:97: ناخن کس ترتیب سے کاٹنا چاہیے؟

جواب:97: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ دائیں ہاتھ سے کھائے، دائیں ہاتھ سے پیئے، دائیں ہاتھ سے لے، دائیں ہاتھ سے دے، اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، بائیں ہاتھ سے پیتا ہے، بائیں ہاتھ سے دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے“۔ (سنن ابن ماجہ:3266)

سوال:98: ناخنوں کو پھینکنے اور دفنانے کا کیا حکم ہے؟

جواب:98: اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے: ناخن دفن کرنا اور کچرے میں پھینکنا دونوں جائز ہے البتہ دفن کرنا بہتر ہے اور خیال رہے کہ دفنانے کی روایات ضعیف ہیں۔ آج کل بعض وہ لوگ جو جادو ٹونا کرتے ہیں زیادہ تر بال اور ناخن کے ذریعے جادو کرتے ہیں اور یہ وباعام ہے اس لیے اگر اس میں احتیاط رکھی جائے تو بہتر ہے۔ واللہ اعلم

سوال:99: رات کے اوقات میں ناخن کاٹنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:99: اس مسئلہ میں توہم پرستی کا شکار بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ رات کے اوقات میں ناخن کاٹنا نحوست کا سبب بنتا ہے، یہ بات بالکل غلط ہے اور شریعت میں اس کی کوئی اصل و بنیاد نہیں، بلکہ اسلامی تعلیمات میں پاکی اور صفائی، عبادات کی صحت کے لئے شرط ہے، لہذا کسی بھی وقت جسم کی پاکی حاصل کرنا ممنوع نہیں، چنانچہ شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے اس بابت سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: رات یا دن کے تمام اوقات میں مطلق طور پر ناخن کاٹنا جائز اور مشروع ہے۔ (فتاوی الجامع الكبير، حكم تقليم الأظافر ليلاً)

سوال:100: بغل کے بال اکھاڑنا افضل ہے یا مونڈنا؟

جواب:100: "الْحَلْقِ" (shave) مونڈنے سے اصل سنت ادا ہو جائے گی بالخصوص ان لوگوں کے لئے جنہیں نَتْف "یعنی بال اکھاڑنا تکلیف کا باعث بنتا ہو، امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "آداب

الشافعي ومناقبه" میں یونس بن عبد الاعلی رحمۃ اللہ علیہ سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب نقل کئے ہیں کہ یونس ابن عبد الاعلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا تو دیکھا کہ ایک شخص ان کے بغل کے بال مونڈ رہا ہے تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھ کو معلوم ہے کہ بغل کے بال اکھیڑنا سنت ہے لیکن میرے لئے بال اکھیڑنے کی تکلیف ناقابل برداشت ہے۔(فتح الباری لابن حجر:10/344)امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا قول: بغل کے بال اکھیڑنے کے مسنون ہونے پر علماء کرام متفق ہیں۔(شرح مسلم للنووی:3/149، كتاب الطهارة،باب خصال الفطرة)

سوال:101 بغل کے بال صاف کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:101 حلق کرنا یعنی مونڈنا اس کی وجہ یہ ہے کہ غالب اعتبار سے یہی ہوتا ہے ورنہ بال صفا پاؤڈر کے ذریعہ یا اکھاڑتے ہوئے اور دیگر کسی اور طریقہ سے بھی ان بالوں کو صاف کرنا جائز ہے۔

سوال:102 زیر ناف بالوں کو زائل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:102 اس لحاظ سے درج ذیل تمام طریقوں سے زیر ناف بالوں کو زائل کیا جاسکتا ہے:

1) "نَتْفُ" یعنی بالوں کو اکھیڑنا۔

2) "حَلْقَ" یعنی کہ کسی تیز دھار آلہ "Blade" یا استرے کے ذریعے سے بال صاف کرنا اور بیشتر افراد اسی طریقے کو استعمال کرتے ہیں۔

3) "النَّوْرَة" - چونے اور ہڑتالی کے پاؤڈر سے بال کی صفائی کرنا اور اس طریقے میں ("Cream, Lotion and Spray")وغیرہ شامل ہیں۔(مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے۔ فتح الباری لابن حجر عسقلانی:10/343)

سوال:103 کیا زیر ناف اور بغل کے بال نکالنے کے لئے عصری اشیاء استعمال کی جاسکتی ہیں؟

جواب:103 شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا قول : بالوں کے ازالہ کے لئے "Hair Remover" اور بعض "Cream" وغیرہ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر یہ امر سہل و آسان ہو تو زیر ناف بالوں کو مونڈنا اور بغل کے بال اکھاڑنا افضل ہے لیکن اگر آپ کے لئے یہ کام آسان نہ ہو تو حلال اشیاء میں کسی بھی قسم کی چیز کے ذریعہ ان دونوں مقامات کے بال زائل کرنے میں کوئی

مضائقہ نہیں۔(مجموع فتاوی ومقالات الشیخ ابن باز:49/29)

سوال:104 زیرناف بال کاٹنے کی مدت کتنی مقرر ہے؟

جواب:104 زیرناف بال کاٹنے کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے۔(سنن ترمذی:2758)

سوال:105 کیازوجین کاباہم ایک دوسرے کے زیرناف بال کاٹنا جائز ہے؟

جواب:105 ((" احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ، أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ"))معاویہ بن حیدة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم اپنی شرمگاہیں کس قدر کھول سکتے ہیں اور کس قدر چھپانا ضروری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"بیوی یا لونڈی کے علاوہ ہمیشہ اپنی شرمگاہ چھپائے رکھو"، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر لوگ ملے جلے رہتے ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اگر تم ایسا کر سکو کہ تمہاری شرمگاہ کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کرو"، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر ہم میں سے کوئی اکیلا ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"لوگوں کے مقابلے میں اللہ زیادہ لائق ہے کہ اس سے شرم کی جائے"۔(سنن ابن ماجہ:1920)

سوال:106 کیا بغل اور زیرناف بال نہ کاٹنے کی صورت میں نماز کی صحت پر کوئی اثر پڑتا ہے؟

جواب:106 شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا قول: اس سے نماز کی صحت پر کوئی اثر نہ ہو گا کیونکہ بغل اور زیرناف بال کاٹنا نماز کی شرائط میں داخل نہیں ہے لیکن انسان کے لئے یہ مسنون ہے کہ وہ پابندی کے ساتھ اپنے زیرناف اور بغل کے بال کاٹنے کا خیال رکھا کرے اور چالیس دن سے زیادہ انہیں چھوڑے نہ رکھے۔
(نور علی الدرب،هل من شروط الصلاة إزالة شعر الإبط والعانة؟)

سوال:107 پانی سے استنجاء کرنے کی فضیلت اور اس کی اہمیت بیان کیجیے؟

جواب:107 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا اہل قباء کی شان میں نازل ہوئی ہے، وہ لوگ پانی سے استنجاء کرتے تھے، انہیں کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی"۔(سنن ابی داود:44)
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے نکلتے، میں اور

ایک لڑکا دونوں آپ ﷺ کے پیچھے جاتے تھے اور ہمارے ساتھ پانی کا ایک برتن ہوتا تھا۔(صحیح بخاری:151)

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس باب میں سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی، انس، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث آئی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے، وہ پانی سے استنجاء کرنے کو پسند کرتے ہیں اگرچہ پتھر سے استنجاء ان کے نزدیک کافی ہے پھر بھی پانی سے استنجاء کو انہوں نے مستحب اور افضل قرار دیا ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ، شافعی رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ، اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔(سنن ترمذی:19)

سوال:108 کیا زم زم سے استنجاء کر سکتے ہیں؟

جواب:108 شیخ بن باز رحمہ اللہ سے زمزم سے استنجاء کرنے کے تئیں استفسار کیا گیا تو فرمایا: صحیح حدیث میں زمزم کے پانی کی فضیلت کی دلیل ہے اور یہ بھی دلیل ہے کہ زمزم، کھانا اور بیماری کی شفاء ہے اور سنت یہی ہے کہ اس کو پیا جائے جس طرح نبی ﷺ اس کو پیا کرتے تھے، اور یہ بھی جائز ہے کہ اس سے وضوء اور استنجاء کیا جائے اور اگر ضرورت پیش آجائے تو اس سے غسل جنابت بھی کیا جاسکتا ہے۔

(مجموع فتاوی ومقالات الشیخ ابن باز:10/27)

بعض علماء کرام نے اس بات پر اجماع نقل کیا کہ زم زم سے استنجاء اور غسل جنابت نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اجماع کا دعوی ہی ہے اس کی کوئی تصریح یا دلیل موجود نہیں۔

نجاست وازالۂ نجاست سے متعلق چند اہم مسائل و قواعد ذکر کریں

مسئلہ 109؛ ازالہ نجاست واجب ہے۔

مسئلہ 110؛ اکثر عذاب قبر، پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کے سبب ہوتا ہے۔

مسئلہ 111؛ نجاست کی ہر قسم کا حکم یکساں نہیں ہے، اس لئے ہر قسم کا حکم جاننا نہایت ضروری ہے۔

مسئلہ 112؛ شک کی عادت ڈالنا صحیح نہیں بلکہ استصحاب کی عادت ڈالو۔(استصحاب عادات میں ہر ایک

کی اصل صاحب جواز۔ہے نہ کہ صاحب شک۔ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)،شکوک وشبہات کے مرض میں مبتلا رہنا ایمان اور اعمال دونوں ہی کی صحت کے لئے بہت ہی ضرر رساں ہوتا ہے،اس لئے ہمیشہ استصحاب کے قاعدہ پر عمل پیرا رہیں اور استصحاب یہ ہے کہ عادات میں ہر چیز میں اصل یہ ہے کہ وہ جائز ہے الا یہ کہ شک پیدا کرنے والی کوئی دلیل وارد ہو جائے۔ الیقین لا یزول بالشك۔

مسئلہ

113؛بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ اگر سورج یا ہوا کے ذریعہ زمین پر موجود نجاست زائل ہو جائے تو ایسی زمین پاک ہو جاتی ہے تاہم کسی سایہ کے زیر اثر رہنے والی زمین سوکھ جائے تو اس جگہ کو طاہر نہیں مانا جائے گا کیونکہ عموماً ایسی خشک زمین پر پانی پڑتے ہی نجاست پر مشتمل اس کی بدبو عود کر آتی ہے،اس لئے ایسی زمین پر پانی واقع ہونے کے بعد بدبو پائی جائے تو اس کا دھونا لازمی ہے اور اگر کسی کپڑے پر سورج کی گرمی لمبی مدت تک واقع ہو اور اس کی وجہ سے نجاست و بدبو ختم ہو جائے تو اس کپڑے کو طاہر و پاک مانا جائے گا،فقہاء کرام اور ابن تیمیہ نے اسی بات کو راجح قرار دیا۔(الاختیارات الفقہیہ:5/312)

مسئلہ

114؛پیشاب کی موجودگی میں کسی بڑے بچھونے کو دھونے کا طریقہ:

کھانے والے بچہ کے پیشاب کو صاف کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نجاست میں موجود مادہ وجرم جامد ہو تو اس کو نکال دیا جائے اور اگر وہ سیال یعنی بہنے والا مادہ ہو تو اس کو اسفنج جیسی کسی چیز کے ذریعہ اس کے صاف ہونے تک صاف کیا جائے اور پھر نجاست کے زائل ہونے کا ظن غالب حاصل ہونے تک اس پر بڑی مقدار میں پانی ڈالا جائے،اس کا نچوڑنا ضروری نہیں،الا یہ کہ بچھونا اس قدر موٹا و دبیز ہو کہ پیشاب اس کے اندر جذب ہو جائے اور اس کے ازالہ کے لئے نچوڑنا ضروری لگے تو اس کا نچوڑنا لازمی ہوگا۔اگر پتھر یا ٹائلس جیسی کسی چیز پر نجاست وگندگی ہو تو اس کا اثر،رنگ اور بو زائل کر دینا کافی ہے۔

مسئلہ

115:الشیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ "Washing Machine" غسالہ یعنی کپڑے دھلنے کی مشین میں بچوں کے نجس کپڑے صاف پانی میں دھلنے سے کیا صفائی حاصل ہو جاتی

ہے ؟ تو شیخ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر دھلنے سے کپڑوں کی نجاست کا اثر ختم ہو جائے تو طہارت کے لئے کافی ہے۔(فتاویٰ نور علی الدرب، ابن عثیمین ، مستقل کمیٹی برائے فتاوی:196/4)

مسئلہ 116؛اگر صابون اور شیمپو و کریم وغیرہ نہانے کے لئے استعمال کی جانے والی چیزوں میں حرام جانوروں کی ہڈی اور چربی وغیرہ شامل ہو اور ان چیزوں کو استحالہ "Total Change Process" کے عمل سے گزار کر ان کی اصلیت و ماہیت کو ختم کر دیا جائے اور وہ اس عمل کے بعد ایک مخصوص کیمیکل مادہ میں تبدیل ہو جائے تو اس کو نہانے کے لئے استعمال میں کوئی حرج نہیں (خیال رہے کہ یہاں پر استعمال کی بات ہو رہی ہے اور کھانے پینے کی چیزوں میں اس کے جواز کو ثابت نہیں کیا جارہا ہے) اور ابن قیم ، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ اور ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مباحث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ "استحالہ" ایک معقول و مقبول فقہی و عملی اصطلاح ہے۔(اعلام الموقعین:2/14-15،المنتظمۃ الاسلامیۃ للعلوم الطبیۃ قرار بدولۃ الکویت 1995 مئی۔طبی علوم پر مشتمل اسلامی تنظیم کی جانب سے منظورہ قرارداد، مملکت کویت،1995 مئی)

مسئلہ 117؛نماز کی ادائیگی کے بعد پتہ چلا کہ جسم یا کپڑے کے کسی حصہ میں نجاست موجود تھی تو ایسی صورت میں نماز دہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ نسیان و بھول یا جہالت کی بناء پر ازالہ نجاست معاف ہے،امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کو جمہور کا موقف قرار دیا۔(المجموع:3/163)
نیز ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں آیت "لا یکلف اللہ نفساً ، ربنا لا تؤأخذنا ..." کے ساتھ اس حدیث سے بھی استدلال کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کی اطلاع پر دوران نماز اپنے چپل نکال کر برابر میں رکھ دیئے اور تکمیل نماز کے بعد اپنی نماز نہیں دہرائی۔(الشرح الممتع :2/323)

مسئلہ 118؛مندیل پیپر سے استنجاء جائز ہے جیسا کہ گذر چکا ہے۔

مسئلہ 119؛اہل علم کے فتوی کے مطابق، سوئی کی نوک بمقدار پیشاب کا بالکل معمولی سا قطرہ یا چوہے کی مینگنی یا نجس سوکھی ہوئی غبار کے باریک ذرات یا کیچڑ میں پائی جانے والی ہلکی سی نجاست قابل معافی ہے کیونکہ ان چیزوں سے بچنا بہت زیادہ باعث مشقت ہوتا ہے اور الشرح الممتع 1/447 میں ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی موقف نقل کیا گیا اور صحیح مسلم 405 میں اس طرح کے امور میں تشدد وغلو سے منع کیا گیا ہے البتہ کوئی ان اشیاء کی نجاست کا حکم اپنی ذات تک محدود رکھ سکتا ہے، دوسروں پر ان اشیاء کی نجاست کا حکم مسلط نہیں کرسکتا۔ (بدائع الصنائع:1/79، المغنی:1/46، اللجنۃ الدائمۃ:5/396)

نوٹ:استنجاء پانی اور پتھروں دونوں سے لازمی قرار دینا، غیر ضروری تشدد ہے اگر کسی کو سہولت میسر ہو تو کر سکتا ہے ،لیکن یادرہے شیخ البانی کی تحقیق کے مطابق اہل قباء کے طہارت سے متعلق روایت ضعیف ہے۔

مسئلہ 120؛منی کے نجس وناپاک ہونے کی دلیل نہیں۔(تفصیلی دلائل گزشتہ صفحات میں موجود ہے)

مسئلہ 121؛اگر بچہ نے بستر پر پیشاب کیا اور اس کے خشک ہوجانے کے بعد کوئی اس بستر پر بیٹھ جائے تو کیا وہ نجاست بیٹھنے والے کو لگ سکتی ہے؟

جواب: شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ اور شیخ ابن جبرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیٹھنے والے کے کپڑوں وغیرہ کو ایسی سوکھی نجاست آلودہ نہیں کرتی۔(فتاویٰ المرأۃ المسلمۃ:1/194)

مسئلہ 122؛امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے نجاست والے مادہ سے خارج ہونے والے دھواں اور بخارات کو استحالہ میں شمار کرتے ہوئے اس کو پاک شمار کیا ہے کیونکہ ہوائی اور ناری یعنی آگ اور ہوا کے اجزاء میں خبث یعنی نجاست کی صفت نہیں ہوتی ہے ۔ (مجموع فتاویٰ:21/71۔ الموسوعۃ الفقہیۃ:20/240)

مسئلہ 123؛امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو راجح قرار دیتے ہوئے کہا کہ پانی کے علاوہ کوئی بھی مزیل نجاست یعنی نجاست کو زائل کرنے کے لئے استعمال کی جانے والی چیز، نجاست کے ازالہ کے لئے استعمال کرنا جائز ہے۔ (جامع المسائل:9/313-314۔ مجموع

:21/475۔الشرح الممتع:1/3)

مسئلہ 124؛حمام کا کیڑا کپڑوں یا بستر پر نظر آئے تو کیا حکم ہے؟
عادات میں ہر چیز کی اصل طہارت ہے تا آنکہ اس کی نجاست پر دلالت کرنے والی دلیل ثابت ہو جائے اور اس قسم کی یسیر و معمولی نوعیت کی نجاست معفو عنہ یعنی قابل معافی ہے کیونکہ ان سے بچنا دشوار امر ہے۔ (اسنی المطالب شرح روضۃ الطالب :1/15 ۔ التاج والا کلیل :1/216،206)

مسئلہ 125؛بوڑھے افراد یا مریض یا ایسے معذور افراد جن کے ساتھ قضائے حاجت کی تھیلی مستقل لگی رہتی ہے تو وہ نماز کی ادائیگی کس طرح کریں؟
جواب:اگر طبی نقطہ نظر سے بغیر تکلیف نماز کی ادائیگی کے لئے منسلک تھیلی بآسانی نکالی جاسکتی ہو تو وہ حدث اور نجس دونوں سے پاک ہوتے ہوئے نماز ادا کرے لیکن اگر اس کو سلسل البول یعنی مسلسل پیشاب وپاخانہ خارج ہونے کا مرض لاحق ہو اور بار بار اس کا نکالنا اس کی طاقت سے باہر ہو یا اس کو نکالنے اور صفائی کرنے والا کوئی معاون نہ ہو اور مالی تنگی کی بناء پر کسی خادم کو اجرت پر رکھنے کی استطاعت نہ ہو تو بے بسی ولاچارگی اور معذوری و مجبوری کی ان صورتوں میں تھیلی ہی کے ساتھ نماز ادا ہو جائے گی تاہم خیال رہے کہ سلس البول اور استحاضہ کے مریض کی طرح اس کو ہر نماز کے لئے الگ الگ وضوء کرنا ہو گا اور اگر وضوء کرنے سے بھی عاجز ہو تو وضوء کی شرط بھی ساقط ہو جائے گی تیمم کرلے اور جب عاجزی و مجبوری ختم ہو جائے تو عام شرعی مکلف کی طرح تمام امور کی پابندی لازمی ہو گی۔(الفتاویٰ المتعلقۃ بالطب واحکام المرضیٰ -طب اور بیماروں کے احکام سے متعلق فتوے)

مسئلہ 126؛علماء کرام کی جانب سے کئے جانے والے اس فرق کی علت و سبب کیا ہے کہ اگر کوئی حدث یعنی بے وضوء نماز ادا کرلے تو اس پر نماز کا اعادہ لازمی ہے اور جسم یا کپڑوں پر نجاست کا پتہ نہ چلنے کی وجہ سے ادا کی جانے والی نماز دہرانا ضروری نہیں؟
جواب: اہل علم نے مامورات (جن امور کی انجام دہی کا حکم ہو) اور تروک (جن امور سے

اجتناب کرنے کا حکم ہو) کے مابین فرق کیا ہے اور حدث کا تعلق مامورات سے اور نجاست کا تعلق
تروک سے ہے۔(مجموع:12/390)

مسئلہ 127؛ہاتھوں سے یا مشین کے ذریعہ پاک اور ناپاک کپڑوں کو ملا کر دھونے کا کیا حکم ہے؟
جواب: شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: اگر دونوں قسم کے کپڑوں کو ملا کر پانی سے دھویا جائے اور ان کی نجاست کا اثر ختم ہو جائے تو ان کی پاکی کے لئے کافی ہے، البتہ دونوں کو ملا کر دھونے کے بجائے نجاست پر مشتمل کپڑوں کی نجاست کو پہلے زائل کرنے کے بعد دونوں کو ایک ساتھ دھویا جائے تو بہتر ہے۔(مجموع:10/205)

مسئلہ 128؛حرام اور نجس اشیاء سے علاج کرنا جائز نہیں، بعض اہل علم نے جان بچانے جیسی مجبوری میں ان کے استعمال کی اجازت دی ہے بشرط یہ کہ جب متبادل دستیاب نہ ہو (اس اجازت ور خصت کے حکم کو مجبوری کی حد تک ہی رکھا جائے اور عام حالات میں انہیں استعمال نہ کیا جائے)۔

مسئلہ 129؛ایسی نجاستوں کا حکم جن سے انسان براہ راست آلودہ نہ ہوتا ہو تو وہ جائز ہیں جیسے صقور یعنی شکرہ وباز پرندہ کو مردار کھلانا، جانور کو نجس کپڑے پہنانا، لیکن اگر ان کی نجاست سے انسان آلودہ ہو جائے تو اس نجاست سے پاکی حاصل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ 130؛نیند سے بیدار ہو کر اپنا ہاتھ پانی میں نہ ڈالے یہاں تک کہ تین مرتبہ انہیں دھولے۔

لباس کے مسائل

مسئلہ 131؛کپڑے کے جس حصے پر نجاست لگی ہو تو نجاست سے ملوث اتنا حصہ ہی دھونا ضروری ہے، بقیہ سارا لباس دھونے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ 132؛اگر نماز ادا کرنے کے بعد جسم یا کپڑوں یا جگہ پر جہالت یا نسیان کی وجہ سے نجاست آلودہ ہونے کا علم ہو تو نماز کا اعادہ کرنا لازم نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعادہ نہیں کیا نماز کا، تاہم اگر نماز

کی حالت میں پتہ چلے تو حالت نماز ہی میں نجاست کا ازالہ کیا جا سکتا ہے جیسے نبی ﷺ نے حالت نماز میں جوتے نکال دیے تھے۔

خون کب نجس ہے اور کب نہیں؟

مسئلہ 133؛جمہور کے نزدیک، دم مسفوح یعنی بہتا خون نجس و ناپاک ہے جبکہ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اور نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء اس کو نجس نہیں مانتے۔

مسئلہ 134؛خون کی معمولی مقدار کا حامل خون قابل معافی ہے کیونکہ اس پر دم مسفوح یعنی بہتے خون کا اطلاق نہیں ہوتا۔

مسئلہ 135 امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ پر اجماع نقل کیا ہے کہ حیض یا کسی بھی انسان یا جانور یا کھٹمل کا دمِ یسیر یعنی معمولی مقدار کا خون قابل معافی ہے۔

مسئلہ 136؛پس وپیپ میں پایا جانے والا خون بھی اسی دمِ یسیر کی قبیل سے ہے۔

مسئلہ 137؛**نوٹ**:ذبح کرتے وقت قصاب کو لگنے والا خون معفو عنہ ہے۔

مسئلہ 138؛ **نوٹ**:دم سیال یعنی رسنے والا خون معفو عنہ ہے۔اس سے بچنا دشوار ہونے کی وجہ سے یہ نجاست کے حکم سے مستثنی ہے اور یہ ان علماء کے دلائل میں سے بھی ایک دلیل ہے جو خون کو نجس نہیں مانتے ہیں۔اور جن کے پاس نجس ہے ان کے پاس یہ مسئلہ مستثنی ہے۔

مسئلہ 139؛خون کے نجس نہ ہونے کی دلیل پیش کرتے ہوئے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: مسلمان،ہمیشہ ہی سے اپنے زخموں کے ساتھ نماز ادا کرتے رہے ہیں۔

مسئلہ 140؛ **نوٹ**:ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے الاختیارات الفقہیہ میں فرمایا کہ راجح یہ ہے کہ خون،قیح یا زخم کی

طرح ہے، اگر یہ خارج ہو تو معاف ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں اعمال و اقوال سلف جمع شدہ ہیں۔(خون کب نجس ہو گا اور کب نہیں اس پر تفصیلی مقالہ گذر چکا ہے)

مسئلہ 141: **نوٹ**: دم یسیر کا اطلاق عمومی طور متوسط مقدار کے حامل خون پر ہو گا اور جس کو فقہی اصطلاح عرف عام میں معمولی مقدار والا سمجھا جاتا ہو، اور وسوسہ اور غیر ضروری سختی میں مبتلا شخص کے معاملہ میں رخصت کا پہلو غالب رہے گا۔

مسئلہ 142؛دم کا تبرع blood donation کرنا جائز ہے لیکن اس کی اجرت لینا ناجائز ہے۔

مسئلہ 143؛انجکشن سے خون نکلنے پر وضوء نہیں ٹوٹا کیونکہ وہ معفو عنہ ہے مقدار قلیل کے سبب۔

جانوروں کے مسائل

مسئلہ 144؛مردار کی کھال ناپاک ہے جب تک کہ اس کی دباغت نہ دے دی جائے۔

مسئلہ 145؛زندہ جانور سے کاٹا گیا گوشت، مردار کے حکم میں ہے جیسے اونٹنی کی سنام یعنی کوہان یا مینڈھے کی چکی وغیرہ۔

مسئلہ 146؛غیر حلال جانور کا گوشت نجس ہے(حرام جانوروں کا گوشت نجس وناپاک ہے)۔

مسئلہ 147؛مشتبہ یعنی شبہ پیدا کرنے والے امور کا علم ضروری ہے۔

مسئلہ 148؛بلی کا جھوٹا پاک ہے:

داود بن صالح بن دینار تمار رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی مالکن نے انہیں ہریسہ (ایک قسم کا کھانا) دے کر ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نماز پڑھتے ہوئے پایا، ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے کھانا رکھ دینے کا اشارہ کیا(میں نے کھانا رکھ دیا)، اتنے میں ایک بلی آکر اس میں

سے کچھ کھا گئی، جب ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو بلی نے جہاں سے کھایا تھا وہیں سے کھانے لگیں اور بولیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ"، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا))

"یہ ناپاک نہیں ہے، کیونکہ یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہے"، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلی کے جھوٹے سے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے"۔(سنن ابی داود:76)

الف:بلی کے جھوٹے کو ایک بار دھونے پر دلالت کرنے والی حدیث:

نوٹ: یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ یہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کا قول اور اجتہاد ہے اور یہ اجتہاد مخالف ہے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے جس میں إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ بلی کے جھوٹے کو پاک کہا گیا ہے اس لئے ابن حجر نے کہا عمل حدیث پر کیا جائے گا

الباء: خنزیر کے لعاب کو کتے پر قیاس کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

نوٹ: کتے کے لعاب کے علاوہ دیگر جانوروں کے لعاب کی نجاست کی صفائی کے لئے تین عدد متعین کرنے کی شرط صحیح نہیں ہے بلکہ دیگر جانوروں کے لعاب کی صفائی، اس کا تیقن حاصل ہونے تک کی جائے گی چاہے یہ صفائی ایک مرتبہ دھونے سے حاصل ہو یا تین سے زائد مرتبہ سے۔

استعمالات وانتفاع میں نجس وعدم نجس کی پہچان

مسئلہ 149؛ماکول اللحم و غیر ماکول اللحم کے بال طاہر ہیں۔(حلال اور حرام دونوں قسم کے جانوروں کے بال طاہر وپاک ہیں) لیکن مسئلہ مختلف فیہ ،کلب وخنزیر کے بال کو سب طاہر نہیں مانتے۔

مسئلہ 150؛کفار کے ممالک میں بال، اون اور پروں سے تیار کردہ بستر، ٹوپیاں، کپڑے اور قالین وغیرہ تمام چیزیں حلال وپاک ہیں۔

مسئلہ 151؛کھال وچمڑوں سے تیار کردہ چیزوں اور بال، اون اور پروں سے تیار کردہ چیزوں کے مسائل کے حکم الگ الگ ہیں۔ زندہ اور مردہ ماکول اللحم جانوروں کے بالوں سے صوف یعنی اون حاصل کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 152؛ماکول اللحم زندہ جانور کے بال یا اس کے اون سے کئے جانے والے اجزاء طاہر و پاک ہیں اور ان سے برتن تیار کرنا جائز ہے ، ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ، ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ ، نووی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ پر اجماع نقل کیا ہے۔

مسئلہ 153؛حالت حیات میں طاہر جانور کے حکم کے حامل مردار کے بال اور اس کے اون سے کئے جانے والے اجزاء پاک ہیں چاہے وہ غیر ماکول اللحم جانور ہی کیوں نہ ہوں اور یہ جمہور: حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے اور سلف کی ایک جماعت اسی کی قائل ہے۔(الدرر السنیۃ)

مسئلہ 154؛"انفحۃ" کا کیا حکم ہے؟ "انفحۃ" زردی مائل سفید مادہ کو کہتے ہیں جو جانور کے بچھڑے یا حاملہ جانور کے معدہ سے نکلتا ہے اور اگر اس کے قطرات دودھ میں ٹپکائے جائیں تو وہ جم کر پنیر بن جاتا ہے، انفحہ اور اس سے آمیز دودھ و پنیر دونوں پاک ہیں کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عراق کی فتح کے موقع پر یہ کھایا ہے۔(ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)

مسئلہ 155؛مکھی، ٹڈی اور بچھو جیسے وہ جاندار جس میں خون نہیں ہوتا، اگر یہ مر جائیں تو ناپاک نہیں ہوتے اور ان سے آلودہ پانی وغیرہ بھی ناپاک نہیں ہوتا۔

مسئلہ 156؛ہرن کا مشک پاک ہے کیونکہ یہ انڈا، بچہ، دودھ اور اون کے قائم مقام ہے۔

مسئلہ 157؛چین اور ہندوستان جیسے غیر اسلامی ممالک میں تیار کئے جانے والے جوتے، بیگس وغیرہ جیسی اشیاء حلال و قابل استعمال ہیں، بشرطیکہ انہیں دباغت دیا گیا ہو۔

مسئلہ 158؛امام صنعانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ماکول اللحم اور غیر ماکول اللحم اور جنگلی جانوروں کی کھالیں بلا تفریق حلال و پاک ہیں بشرطیکہ انہیں دباغت دیدی جائے۔

مسئلہ 159؛ہڈیوں سے تیار کردہ میڈلس اور کنگیاں وغیرہ جیسی تمام اشیاء جائز و قابل استعمال ہیں۔

مسئلہ 160؛مردہ انسان (مومن) نجس نہیں، اس بناء پر اس کا کوئی عضو کسی زندہ انسان کو بطور عطیہ دیا جاسکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس عطیہ سے زندہ شخص کو فائدہ ہونے کا تیقن ہو اور ورثاء کی جانب سے یہ عطیہ تبرعاً یعنی دنیوی ومالی معاوضہ کے بغیر ہو اور دو ثقہ ومستند ڈاکٹروں کی جانب سے اس کے ممکنہ فائدہ کی توثیق وتصدیق ہو۔

مسئلہ 161؛خمر یعنی شراب طاہر وپاک ہے، اس بناء پر معقمات یعنی بیکٹیریا اور وائرس کے خاتمہ کے لئے سیال یا سپرے spray میں ڈالا جانے والا الکوحل طاہر ہیں، اسی طرح بے ہوشی کے انجکشن میں یا دوائی میں ڈالے جانے والا الکوحل بھی جائز ہے تاہم اس کی شرط یہ ہے کہ کوئی دوسرا اخیار و متبادل موجود نہ ہو اور ثقہ ومستند ڈاکٹرس نے یہ کہہ دیا ہو کہ علاج کے لئے یہی واحد راستہ ہے اور مجبوری ہے۔

مسئلہ 162؛نجاست سے پاکی کیسے حاصل کریں؟
کانچ یا صیقل کی جانے والی چکنی اشیاء جیسے تلوار وغیرہ کی پاکی وصفائی کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں پونچھ دیا جائے تاکہ ان کی نجاست کا اثر ختم ہو جائے۔

مسئلہ 163؛اگر کسی کنویں میں جانور گر کر مر جائے اور اس پانی میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو تو اس کنویں کا پانی پاک ہے اور اگر تبدیلی ہو جائے تو اس کی تبدیلی وتغیر ختم ہونے تک پانی نکالا جائے گا۔

مسئلہ 164؛نبی ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں قضائے حاجت سے منع فرمایا ہے:
((عن أبي هريرة ، عَنِ النّبِيّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ ، قَالَ: "لَا يَبُولَنَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدائِمِ، ثُم تَغْتَسِلُ مِنْهُ)) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور یہ بھی نہ کرے کہ پیشاب کرکے پھر اس میں غسل کرے۔(صحیح بخاری:239، صحیح مسلم:282)
❖ اور علماء کرام کے بقول، اس کی وجہ سے وسوسے جنم لیتے ہیں۔

مسئلہ 165؛کیچڑ بذات خود ناپاک نہیں جب تک کہ اس میں ناپاک کرنے والی نجاست کی ملاوٹ کا یقین نہ ہو۔

مسئلہ 166؛اگر مجبوری و معذوری کی صورت میں تین پتھر سے پاخانہ کے مقام کی پھر یہ شبہ پیدا ہو کہ کچھ اثر باقی رہ گیا تو اس شبہ کو دور کرے اور پاکی کا یقین رکھے کیون کہ شرعاً تین پتھر سے پاکی ہو جاتی ہے۔

مسئلہ 167؛غسالات (کپڑے دھونے کی مشین washing machine) میں کپڑے دھونے کے دوران، ان کپڑوں میں غسالات میں موجود نجاست سرایت کر جانے کے وسوسے پیدا ہونے کا امکان رہتا ہے، اس وسوسے کے ازالہ کے لئے پانی کی زیادہ مقدار استعمال کی جائے اور محض وسوسوں کی بنیاد پر نجاست کا حکم لگانے میں جلدبازی نہ کی جائے۔(ابن جبرین)

برتن کے نجاست اور عدم نجاست کے مسائل

برتن کے نجاست اور عدم نجاست کے مسائل / استعمالات وانتفاع میں نجس وعدم نجس کی پہچان۔

مسئلہ 168؛عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے سونا اور چاندی کے برتن استعمال کرنا ناجائز ہے۔

A. **الف**:اسی قیاس کے مطابق، سونے اور چاندی سے تیارہ کردہ تمام انواع واقسام کے برتنوں کا استعمال حرام ہے۔

نوٹ: سونے اور چاندی کا پانی اگر برتنوں پر چڑھایا جائے تو ان برتنوں کو بھی کھانے پینے کے لیے استعمال کرنا منع ہے کیونکہ ناواقف ان کو سونے اور چاندی سمجھے گا اور یہ بدگمانی ہو گی جس سے بچنا مسلمان کو ضروری ہے

B. **الباء**:سونے اور چاندی سے تیار کردہ نل، اور اسی قبیل کے دیگر وسائل والی اشیاء استعمال کئے جانے والے سامانوں میں سونے وچاندی کا استعمال ناجائز ہے۔

مسئلہ 169؛عورتوں کا سونے اور چاندی کے زیورات پہننا حلال ہے۔

مسئلہ 170؛مرد کے لیے سونے اور چاندی کی گھڑی پہنا جائز نہیں جبکہ عورت کے لیے سونا اور چاندی سے تیار کردہ تمام چیزیں جائز ہیں۔

مسئلہ 171؛مردوں کے لیے سونے اور چاندی کا چشمہ اور قلم وغیرہ بھی جائز نہیں،ناجائز ہے۔

مسئلہ 172؛بصورت مجبوری اور کوئی متبادل حل موجود نہ ہو تو سونے یا چاندی کے دانت لگوانا جائز ہے جیسے حدیث عرفجہ میں ہے:

سیدنا عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن ان کی ناک کٹ گئی، تو انہوں نے چاندی کی ناک بنوالی، پھر اس میں بدبو آگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سونے کی ناک بنوانے کا حکم دیا۔(سنن نسائی:5164)

مسئلہ 173؛ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے کہ:اضطراری و مجبوری کے علاوہ،حاجت وضرورت کے تحت بھی سونا اور چاندی کی معمولی مقدار جائز ہے۔

نوٹ:اس ضمن میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے، اس لئے حاجت وضرورت کا حیلہ و بہانہ استعمال کرتے ہوئے اس کی حلت وجواز کے دروازے نہ کھولے جائیں،اس لئے سب سے پہلے علماء کرام سے اس کی حلت وجواز کی صورت معلوم کی جائے اور پھر کامل شرح صدر واطمینان کے بعد ہی سونا اور چاندی کی معمولی مقدار استعمال کی جائے۔

مسئلہ 174؛صُفر/نحاس یعنی پیتل اور تانبہ کا استعمال جائز ہے۔

مسئلہ 175؛اسراف اور فخر وغرور جیسے منکرات اور کبیرہ گناہوں سے بچتے ہوئے سونا اور چاندی کے ماسوا نفیس سے نفیس چیز کا استعمال جائز ہے۔

پانی سے متعلق نجس اور عدم نجس کے احکامات

مسئلہ 176؛ اگر دو قلہ سے زائد پانی کی مقدار ہو یا ایسی جاری نہر ہو جس میں نجاسات ٹکتی نہ ہوں اور جس کے پانی کا رنگ، مزہ اور بو تبدیل نہ ہوئے ہوں تو ایسا پانی نجس نہ ہو گا۔

مسئلہ 177؛ **مقدار اور لیٹر کا حساب:**
قُلّة: الشیخ عبد اللہ بن سلیمان المنیع حفظہ اللہ کہتے ہیں: اہل علم کے ہاں جو قلہ مشہور ہے یہ ھجر بستی کا قلہ ہے، یہ بستی مدینے کے قریب ہی واقع ہے، یہاں پر ھجر سے مراد بحرین کی ھجر بستی مراد نہیں ہے۔
یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ ایک قلے میں 250 رطل ہوتے ہیں، اور یہ بھی پہلے گزر چکا ہے کہ رطل کی گراموں میں مقدار 408 گرام ہے، تو پھر ایک قلے کی مقدار 250*408=102000 یعنی 102 کلو گرام بنے گی۔" (مجلة البحوث الإسلامية: 58/184)

مسئلہ 177؛ اگر پانی میں لوہے کے ٹکڑے، پتے، سبزیاں یا زعفران جیسی کوئی چیز گر جائے تو اس سے پانی غیر مطہر نہیں ہوتا تاوقتیکہ اس پانی کا رنگ، مزہ یا بو نجاست غالب آنے کی وجہ سے بدل نہ جائے، پانی اپنے اسمی وصف سے محروم نہیں ہوتا، الا یہ کہ پانی میں صابون اور عطر کا اختلاط غالب ہو کر پانی کے وصف کو سلب کر دے اور اس کو دوسرے liquid ناموں سے موسوم کر دیا جائے کیونکہ ان اشیاء کا تعلق عموم بلوی سے ہے کہ جن سے بچنا دشوار امر ہے۔ (مستقل کمیٹی برائے فتاوی)

مسئلہ 178؛ اسی طرح اگر پانی میں مٹی گر جائے تو وہ غیر مطہر نہیں ہوتا طاہر و مطہر بر قرار رہتا ہے کیونکہ پانی کی غیر موجودگی میں وضوء اور غسل کا متبادل مٹی کو بنایا گیا ہے۔

مسئلہ 179؛ ماء مستعمل جیسے وضوء اور غسل کے بعد باقی ماندہ پانی مطہر ہے۔

مسئلہ 180؛ **نوٹ:** ہر چیز کی اصل اس کے طاہر ہونے کا یقین ہے اور کسی چیز کو محض احتمال و اشتباہ کی

بنیاد پر نجس قرار نہیں دیا جاسکتا، ہاں اگر اس کے نجس ہونے کا واضح یقین ہو تو ہم اس کو نجس کہہ سکتے ہیں.

مسئلہ 181؛اگر کسی چیز کے نجس ہونے کا شک ہو جائے تو یقین کی بنیاد پر حکم لگایا جائے گا، اور معمولی و موہوم قسم کے شک کی بناء پر کسی چیز پر کوئی حکم نہیں لگایا جاسکتا ہے۔۔ [اليقين لا يزول بالشك]۔

مسئلہ 182؛نجاست کو زائل کرنے والا سب سے اچھا اور اہم ذریعہ پانی ہی ہے ہاں وقتِ ضرورت ، سورج کی دھوپ، ہوا، مٹی، کھرچ دینا، پوچھ دینا بھی نجاست کو زائل کرنے کے اسباب ہیں وقتِ ضرورت ان سے بھی نجاست کو زائل کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ 183؛ بخارات (steam) کے ذریعہ بھی نجاستوں سے پاکی وصفائی حاصل ہوتی ہے جیسا کہ موجودہ دور میں کاروباری و تجارتی دوکانوں میں کپڑے دھونے کی مشینوں کے ذریعہ نجاستوں سے طہارت وپاکی حاصل کی جارہی ہے۔(ابن جبرین)

مسئلہ 184؛امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ اور ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کے مطابق استحالہ ایک مقبول قاعدہ ہے اس موقف کے مطابق دور حاضر میں گندے پانی کی نجاست کو زائل کرنے کے لئے تنقیہ الماء یعنی صفائی کی جدید تکنالوجی کو استعمال کیا جاتا ہے یہ درست ہے۔

مسئلہ 185؛پانی کی نجاست کو زائل کرنے یا اس کی نجاست کی مقدار کو اقل ترین کرنے کے لئے قدیم زمانہ میں پانی کی کثیر مقدار کا اضافہ کیا جاتا یا اس پانی میں مٹی ڈالی جاتی تھی اور اگر دور جدید میں تنقیۃ الماء کے جدید حلال وسائل کو استعمال کرتے ہوئے پانی کی نجاست کو دور کیا جائے تو ایسا پانی وضوء اور غسل کے لئے قابل استعمال ہو گا۔ دورِ قدیم میں نجس پانی کو پاک کرنے کے کئی طریقے ایجاد کئے گئے تھے دورِ جدید میں نئے وسائل اور نئی دواؤں سے جو پانی کا تنقیہ کیا جاتا ہے اور اس کو ری سائیکل کرنا کہتے ہیں یہ بھی درست ہے اور پانی پاک ہو جاتا ہے۔

مسئلہ 186؛اگر کپڑوں پر نجاست لگ جائے اور پتہ نہ ہو کہ کہاں اور کس قدر لگی ہے تو جہاں جہاں یقین ہو،اسی حد تک دھولیا جائے۔

مسئلہ 187؛الاحتياط بمجرد الشك في أمور المياه ليس مستحبا ولا مشروعا بل ولا يستحب السوال عن ذلك بل المشروع ان يبنى الأمر على الاستصحاب فان قام دليل على النجاسة نجسناه.(ابن تيميه)

نوٹ: ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ : پانی کے مسئلہ میں محض شک کی بنیاد پر احتیاط برتنا، نہ مستحب ہے اور نہ ہی مشروع اور نہ اس کے سلسلہ میں سوال کرنا مستحب و پسندیدہ امر ہے بلکہ مشروع یہ ہے کہ حکم کو استصحاب یعنی اس کے خلاف واضح دلیل ملنے تک اس کے طاہر ہونے کا حکم رہے گا،اور اگر نجاست کی دلیل ثابت ہو جائے تو ہم اس کو نجس قرار دیں گے۔

مسئلہ 189؛کتے کے لعاب کے علاوہ دیگر جانوروں کے لعاب کی نجاست کی صفائی کے لئے تین عدد متعین کرنے کی شرط صحیح نہیں ہے بلکہ دیگر جانوروں کے لعاب کی صفائی، اس کا تیقن حاصل ہونے تک کی جائے گی چاہے یہ صفائی ایک مرتبہ دھونے سے حاصل ہو یا تین سے یازائد مرتبہ سے۔

مسئلہ 190؛ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :کسی چیز پر طہارت کا حکم لگانے والے سے دلیل طلب نہیں کی جائے گی بلکہ نجاست یا تحریم کے دعویدار سے دلیل کا مطالبہ کیا جائے گا۔۔تفصیلات کے لیے پڑھئے "الدراری المضیئہ":1/97اور"الروضۃ الندیۃ":1/85۔

مسئلہ 191؛ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ "الاصل في الاشياء الطهارة" کے فقہی قاعدہ کے تحت رقمطراز ہیں کہ: تمام اشیاء طاہر و پاک ہیں تا آنکہ اس کے نجس ہونے کے واضح دلائل ثابت نہ ہو جائیں اور جس چیز کی نجاست کسی واضح دلیل سے ثابت نہ ہو ، وہ طاہر و پاک ہے۔(مجموع :21/591،542)

مسئلہ 192؛امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: براءت اصلیہ کا تقاضہ ہے کہ ہر چیز پاک ہے طاہر و پاک ہونے کا حق یہ ہے کہ کسی متعین چیز کے نجس ہونے کا دعوی کرنے والے ہی سے قرآن اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی دلیل طلب کی جائے گی۔(السیل الجرار:1/130-131)

مسئلہ 193؛اگر نجس و گندا پانی از خود پاک ہو جائے یا تنقیہ یعنی پانی صاف کرنے کی مشینوں کے ذریعہ سے صفائی ہو تو ایسا پانی صالح یعنی قابل استعمال ہو جاتا ہے۔

مسئلہ 194؛سؤر کا اطلاق صرف پینے کے بعد بچے ہوئے پانی ہی پر نہیں ہوتا بلکہ استعمال کے بعد بچا ہوا پانی،سؤر کہلاتا ہے۔

مسئلہ 195؛آدمی کا سُؤر یعنی بچا ہوا جس میں اس کا ہاتھ لگا ہو چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم، حائضہ ہو یا غیر حائضہ،ان تمام کا بچا ہوا پانی پاک ہے۔

مسئلہ 196؛ماکول اللحم یعنی حلال جانور کا بچا ہوا پانی پاک ہے کیونکہ اس کے نجس و ناپاک ہونے کی دلیل نہیں اور اس کے پاک ہونے پر اجماع ثابت ہے۔

مسئلہ 197؛خچر اور گدھے کا بچا ہوا پانی اگر اس کے علاوہ پانی میسر نہ ہو تو قابل استعمال ہے کیونکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں جانوروں پر سواری فرمائی اور عہد نبوت میں ان جانوروں کو بطور سواری استعمال کیا جاتا رہا ہے، ایسی صورت میں ان جانوروں کے پسینہ اور تھوک سے بچنا مشکل امر ہے۔

قضائے حاجت کے آداب

مسئلہ 198؛بیت الخلاء جاتے وقت کی دعا میں بسم اللہ کا اضافہ کیا جا سکتا ہے:
سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:”جنوں کی آنکھوں اور انسان کی شرمگاہوں کے درمیان کا پردہ یہ ہے کہ جب ان میں سے کوئی پاخانہ جائے تو وہ بسم اللہ

کہے"۔(سنن ترمذی:606)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے « اللهم إني أعوذ بك من الخبث والخبائث »"اے اللہ! میں خبیث جنوں اور جنیوں کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"(صحیح بخاری:6322)

مسئلہ 199؛بیت الخلاء سے نکل کر غفرانک پڑھنا:ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء(پاخانہ) سے نکلتے تو فرماتے تھے:"غفرانک"،"اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں"۔(سنن ترمذی:)

مسئلہ 200؛ذکر الٰہی پر مشتمل کوئی شئ بیت الخلاء نہ لے جائے۔

مسئلہ 201؛قضاء حاجت کے دوران سلام کا جواب نہ دے۔اسی طرح عام کلام اور بات چیت بھی مکروہ ہے البتہ ضرورت پڑنے پر کلام جائز ہے۔البتہ ضرورت کے موقع پر بات چیت کرنا جائز ہے بلکہ بعض مواقع پر واجب ہے جیسے کوئی اندھا کسی کنویں میں گرنے والا ہو یا کسی کو سانپ وغیرہ کاٹنے والا ہو وغیرہ۔

مسئلہ 202؛لوگوں کی نظروں سے دور یا اوجھل ہو جائیں استنجاء کرتے وقت۔

مسئلہ 203؛زمین سے قریب ہونے تک کپڑے اوپر نہ اٹھائیں۔

مسئلہ 204؛صحراء اور کھلے میدان میں قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ نہ کریں، تاہم گھروں و عمارتوں میں یہ ممانعت نہیں لیکن گھروں میں بھی اس کا اہتمام کیا جائے تو بہتر و افضل ہے۔

مسئلہ 205؛پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا لازم ہے۔

مسئلہ 206؛لوگوں کے عام راستوں اور سائے دار جگہوں میں قضاء حاجت نہ کریں

مسئلہ 207؛ٹھہرے ہوئے پانی میں قضاء حاجت نہ کریں۔

مسئلہ 208؛حمام میں پیشاب نہ کریں ورنہ ایسی جگہ وضوء کرنے پر وسوسہ کا شکار ہوتے ہیں۔
نوٹ: بعض اہل علم نے کہا کہ دور حاضر کے حماموں میں بچھائے جانے والے پتھر اس قدر چکنے ہوتے ہیں کہ وسوسے پیدا ہونے کا امکان بہت کم رہتا ہے، اس لئے اس قسم کے حمامات میں وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ 209؛مجبوری کی صورت میں کھڑے ہو کر پیشاب کیا جا سکتا ہے بشر طیکہ پیشاب کے قطرات و چھینٹے اڑنے کا امکان نہ ہو جیسے کچرا کوڑے دانوں کے مقام پر بیٹھ کر پیشاب کرنے کی صورت میں بعض اوقات پیشاب کے قطرات و چھینٹے اتر کر پیشاب کرنے والے پر آتے ہیں۔

پیشاب اور پاخانہ صاف کرنے کا طریقہ

مسئلہ 210؛پانی، پتھر یا جامد و ٹھوس چیز کے (علاوہ ہڈی اور گوبر) ذریعہ پیشاب اور پاخانہ کی نجاست زائل کی جاسکتی ہے۔

مسئلہ 211؛پاخانہ کی صفائی استجمار یعنی پتھر یا ڈھیلے یا ان کے قائم مقام کسی چیز کے ذریعہ کی جائے تو تین عدد سے کم نہ ہو۔

مسئلہ 212؛پتھر یا ڈھیلے کے ذریعہ صفائی کی جائے تو طاق عدد میں ہو۔

مسئلہ 213؛گوبر ولید، ہڈی، قابل احترام چیز اور مطعومات یعنی کھانے کی چیزوں سے استنجاء نہ کیا جائے۔

مسئلہ 214؛قضائے حاجت کے بعد صفائی کے لئے دایاں ہاتھ بلاضرورتِ شدیدہ استعمال نہ کیا جائے۔

مسئلہ 215؛قضائے حاجت کے بعد نجاست سے پاکی حاصل کرنے کے بعد اپنے ہاتھ اچھی طرح صاف کر لیے جائیں۔

مسئلہ 216؛بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بایاں پیر اور نکلتے وقت دایاں پیر باہر نکالیں۔

مسئلہ 217؛ہوا خارج ہونے سے استنجاء لازم نہیں ہوتا البتہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ 218؛سوراخ، شگافوں، سرنگ اور بلوں میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پیشاب کرنے کے اثناء میں بچھو، چوہا وغیرہ جیسے ضرر رساں زمینی چھوٹے کیڑے مکوڑے ان بلوں سے نکل کر پیشاب کرنے والے کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ تابعین میں سے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ: بسا اوقات یہ سوراخ، جنات کے مسکن ہوتے ہیں۔

مسئلہ 219؛سورج یا چاند کی جانب رخ ہونے یا ان کی جانب پیٹھ کرنے میں کوئی حرج و گناہ نہیں۔

مسئلہ 220؛بیت الخلا کے مسائل: ضعیف روایت پر مبنی یہ مسئلہ بتایا جاتا ہے کہ قضائے حاجت کے لئے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں پیر کی جانب زیادہ مائل ہوتے ہوئے دائیں پیر کو کھڑا کیا جائے یاد رہے کہ ضعیف حدیث مقبول و حجت نہیں۔ لیکن طبی اعتبار سے درست ہے۔

مسئلہ 221؛امام صنعانی رحمۃ اللہ علیہ اور صاحب "تحفۃ الاحوذی" کا کہنا ہے کہ: قضائے حاجت کے دوران استقبال قبلہ یعنی قبلہ کی جانب رخ کرنے کی ممانعت، عمارتوں و بلڈنگوں کے لئے نہیں بلکہ صحراء اور کھلے میدانوں کے لئے ہے۔

مسئلہ 222؛مس ذکر بالیمین عند الخلاء یعنی بیت الخلاء کے وقت دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو بلا ضرورتِ شدیدہ چھونا جائز نہیں۔

مسئلہ 223؛بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم داخل کرے۔

مسئلہ 224؛پاخانہ سے فارغ ہونے کے بعد صفائی کے لئے تین پتھروں کا استعمال مشروع ہے، اور یہی حکم منادیل(tissue paper)کا ہے۔

مسئلہ 224؛استجمار و استنجاء یعنی پیشاب اور پاخانہ کی صفائی کے لئے مطعومات یعنی کھائی جانے والی چیزوں اور علمی اوراق وغیرہ جیسی قابل تکریم اشیاء کا استعمال ناجائز ہے۔

مسئلہ 225؛مسواک کے لئے پیلو کے درخت کی لکڑی کا استعمال اتباع سنت کے لحاظ سے اولی و افضل ہے۔

مسئلہ 226؛معجون یعنی پیسٹ یا منجن اور پیلو کے درخت کی لکڑی دونوں کا بہ ایک وقت استعمال کرنا زیادہ بہتر و افضل ہے۔

مسئلہ: 227؛الکحل سے متعلق اَحکامات

الکحل اَیک مادہ ہے جب تک (خمیر yeast) سے نہ ملے نشہ نہیں آتا عرف میں شراب کو بھی الکحل کہتے ہیں اور شراب بنانے کیلئے جو مادہ ملایا جاتا ہے اسکو بھی الکحل کہتے ہیں اس لئے اس بارے میں کنفوزن بہت ہے اس لئے تفصیل جاننا بہت ضروری ہے جب پوچھنے والا پوچھے تو سوال کی تفصیلات طلب کریں اگر وہ الکحل سے مراد الخمر یعنی نشہ آور چیز مراد لے تو اس کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں لہذا اس سے بچنے کیلئے ہر نشہ کی طرف لے جانے والے حیلے بہانے سے دور رہے۔ اگر الکحل، استعمال کی چیزوں میں مستعمل ہو اور سونگھنے سے نشہ نہیں آتا تو علماء نے ایسی اَشیاء کے استعمال کی اجازت دی ہے لیکن یاد رہے پینے کی اجازت نہیں کیونکہ نشہ کرنا اور پینا حرام ۔

مسواک کے مسائل

مسئلہ 228؛کس چیز کے ذریعہ مسواک کرنا افضل ہے؟ آیا اس مسئلہ میں دانتوں کی صفائی اصل مقصود ہے یا افضلیت کا حصول مسواک کی لکڑی ہی سے حاصل ہوگا؟

مقصود اصل مطلوب ہو تو ٹوتھ پیسٹ سے بھی حاصل ہو جائے گا، اس بناء پر مسواک میں ٹوتھ پیسٹ بھی مفید و مشروع ہے تاہم افضلیت کا حصول اتباع سنت ہی سے حاصل ہو گا۔

مسئلہ 229؛ الرافعی رحمۃ اللہ علیہ نے الفتح میں کہا کہ السواک کا مادہ س و ک ہے جس کا معنی 'دلک' یعنی ملنے و رگڑنے کے ہیں اور ہر وہ سوکھی چیز جو دانتون کی گندگی کو صاف کرے، مسواک ہے، اور اگر مسواک کا مقصود منہ کی صفائی ہو تو یہ پلاسٹک کے برش سے بھی حاصل ہو سکتا ہے چاہے وہ کپڑا ہو یا لکڑی، اور نیم یا کھجور جیسے کسی بھی درخت کی لکڑی سے مسواک کیا جاسکتا ہے اور مسواک کے لئے لکڑی کا استعمال اتباع سنت کے لحاظ سے افضل ہے۔

مسح کے احکامات و مسائل

مسئلہ 230؛ لمبے بوٹ والے جوتوں کا حکم بھی اس خف یعنی موزوں کی طرح ہے جو ٹخنوں کو ڈھانک دے، اس لئے موزوں کی طرح اس پر بھی مسح کرنے کی وہی شرائط ہیں اگر جوتے یا بوٹ کے ٹخنوں کو ڈھانک دیں، ورنہ انہیں اتار کر دھونا ضروری ہو گا۔ شیخ البانی بوٹ کے ٹخنہ ڈھنکے رہنے کی شرط کو قبول نہیں کیا۔

مسئلہ 231؛ کپڑے کے موزوں پر بھی مسح کرنا جائز ہے۔ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ (چھوٹا لشکر) بھیجا تو اسے ٹھنڈ لگ گئی، جب وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (وضو کرتے وقت) عماموں (پگڑیوں) اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا۔ (سنن ابي داود: 146) بحوالہ ترمذی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اخری حیات میں اجازت دے دی تھی۔

مسئلہ 232؛ مقیم اور مسافر کے لئے مسح کرنے کی متعینہ مدت کی ابتداء، موزوں کے پہننے سے نہیں ہوتی بلکہ موزے پہننے کے بعد وضو ٹوٹ نے کے بعد تازہ وضو کرنے کے بعد سے مدت کا شمار ہوتا ہے، جو مسافر کے لئے تین رات اور تین دن اور مقیم کے لئے ایک رات اور ایک دن ہے۔

مسئلہ مسئلہ:127؛موزے نکالنے سے مسح ختم نہیں ہوتا جیسے بال یا ناخن یا ہاتھ یا انگلی کے کٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ 233؛عمامہ کے مسائل میں شماغ اور غترہ شامل نہیں لہذا ان پر مسح جائز نہیں۔

مسئلہ 234؛زخم پر لپیٹی جانے والی پٹی اور پلاسٹر پر مسح کرنا جائز ہے کیونکہ اس کا حکم، تیمم اور مسح علی الخفین سے مشابہہ وملتا جلتا ہے۔

مسئلہ 235؛اعضاء وضوء پر پلاسٹر ہو تو کیا کریں؟

1) پہلی شکل: عضو کھلا ہوا اور پانی سے نقصان نہ ہو تو دھونا ضروری ہے
2) دوسری شکل: عضو کو پانی لگانے سے ضرر ہو لیکن مسح کر سکتے ہیں تو مسح کر لے
3) تیسری شکل: عضو پر پانی بھی مشکل ہے اور مسح بھی تو تیمم کر لے
4) چوتھی شکل: عضو پر ایسی پٹی ہے جسکا نکالنا مشکل ہو تو اسی پر مسح کر لے۔

مسئلہ 236؛اگر کسی کا ہاتھ یا کوئی وضوء کیا جانے والا عضوء ٹوٹ جائے اور وہ اس کی جگہ کوئی مصنوعی Artificial عضو لگا لے تو اس عضوء پر وضوء کا حکم ساقط یعنی حکم ختم ہو جاتا ہے جیسا کہ فقہی قاعدہ ہے "اذا فات الشرط فات المشروط" یعنی اگر شرط نہ پائی جائے تو مشروط کا حکم بھی ختم ہو جاتا ہے، اس قاعدہ کے مطابق، وضوء کے لئے ہاتھ کا وجود شرط ہے اور جب یہی نہ رہا تو مشروط یعنی ہاتھ کے دھونے کا حکم بھی نہ رہا لیکن اگر عضوء پر مصنوعی آلہ ہو تو وضوء یا مسح کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ 237؛مصنوعی پیر یا ہاتھ پر وضوء یا غسل کی ضرورت نہیں (اذا فات الشرط فات المشروط) اگر کچھ اصلی یا فطری عضو کا حصہ باقی ہو اس مصنوعی الہ کے ساتھ تو اس بچے ہوئے حصہ کو دھولے۔

مسئلہ 238؛ناک میں بالی زیب وزینت کی غرض سے سوراخ کرنے کے بارے میں دو قول ہیں

پہلا قول: ناجائز بلاوجہ۔

❖ دوسرا قول: جائز ہے اگر سماج میں عادت بن گئی ہو جیسے کان میں سوراخ کیا جاتا ہے نیت اگر مشابہت فساق اور غیروں کی نہ ہو۔

حكم الحشرات التى تسقط في الطعام

239- کھانے میں گرنے والے کیڑے مکوڑوں کا حکم

بعض چیونٹیاں شربت و جوس میں پڑ جاتی ہیں اور وہ مر بھی جاتی ہیں، لہذا جب چیونٹی، مکھی اور مچھر وغیرہ جیسے کیڑے مکوڑے گر جائیں یا کھانوں یا مشروبات میں مردہ یا زندہ حالت میں چلے جائیں تو کیا ہم اس کھانے اور مشروب کو کھا پی سکتے ہیں یا کھانے یا پینے سے پہلے انہیں ان چیزوں سے نکالنا ہو گا؟ (الاسلام سوال وجواب)

اول:

شریعت نے خبیث و گندی چیزوں کو حرام کیا ہے۔ (الأعراف/157) اور کیڑے مکوڑوں پر مشتمل کھانوں کو عرب لوگ نزول وحی کے زمانہ میں گندا سمجھا کرتے تھے اور قرآن مجید کے اولین مخاطب وہی رہے۔ امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول: وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ "تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو" (سورۃ المائدۃ: آیت: 3) ان ذکر کردہ اشیاء کے علاوہ جہاں تک باقی اور چیزوں کا تعلق ہے تو جنہیں عرب پاک وصاف سمجھتے تھے تو وہ حلال ہو گا کیونکہ فرمان الٰہی ہے: "اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں" یعنی اسلامی تعلیمات کے مطابق طئے شدہ حلال کے ماسوا جن چیزوں کو وہ اچھا و عمدہ سمجھتے ہوں کیونکہ دوسری آیت میں اللہ تعالی کے فرمان میں اس کی دلیل موجود ہے ﴿ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ﴾، آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا کچھ حلال ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ تمام پاک چیزیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں"، اگر سوال حلال کے بارے میں مطلوب ہوتا تو انہیں یہ جواب نہ دیا جاتا۔ اور جن چیزوں کو عرب خبیث و گندا سمجھتے ہوں تو وہ حرام ہو گا کیونکہ فرمان الٰہی ہے: ﴿ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ ﴾، "اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں" کھانے کی چیزوں کے تعلق سے اچھی اور خراب ہونے میں معیار، اہل حجاز ہوں گے اور ان میں بھی بالخصوص وہ جن کا تعلق شہری زندگی سے ہو کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جن پر قرآن مجید نازل ہوا اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے یہی اولین مخاطب رہے، اس لئے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کے اطلاق کا

مرجع، اہل حجاز میں پایا جانے والا عرف ہو گا، ان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہوں گے اور نہ دیہاتوں میں رہنے والے قرآن اور سنت کے الفاظ کے اطلاق میں معتبر و معیار ہو سکتے ہیں کیونکہ ضرورت اور بھوک مری کے مواقع پر وہ جو ملتا، کھا لیتے تھے۔

جب یہ امر ثابت ہو چکا، تو کیڑے جیسے آنتوں کے کیڑے، گبریلا، اکثر تری میں رہنے والا کیڑا، بھونرا، چوہا، چھپکلی، گرگٹ، زمین گھودنے والا کیڑا، جنگلی چوہے، بچھو، اور سانپ جیسے جاندار گندے کیڑے مکوڑوں میں سے ہوں گے۔ اور یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، وامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے۔۔۔("المغنی کا اقتباس ختم ہوا۔")

دوم:

سابقہ بحث میں جو کچھ تفصیل گزری ہے، اس کی بناء پر آپ پر ضروری ہے کہ ان کیڑے مکوڑوں کو ان کی گندگی کی وجہ سے علحدہ اور جدا کریں۔ اور کیڑے مکوڑے نکالنے کا یہ حکم اس صورت میں ضروری ہے جب انہیں دور کرنا دائرہ استطاعت میں ہو اور اس میں بڑی مشقت نہ ہو، نیز جب یہ کیڑے نظر آئیں اور انہیں خوراک سے علحدہ کیا جا سکتا ہو۔

شیخ تقی الدین نے یہ موقف اختیار کیا کہ: کھانوں وغیرہ میں نجاستوں کی معمولی مقدار حتی کہ چوہوں کی مینگنیاں بھی مطلق طور پر قابل معافی ہے۔ انہوں نے "الفروع" میں فرمایا جس کا معنی ومطلب یہ ہے کہ یہ وہ موقف ہے جس کی تائید "النظم" کے مصنف نے کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ قول "مجمع البحرین" میں ہے: میرا یہ موقف ہے کہ یہ زیادہ مناسب ہے کہ کپڑوں اور کھانوں میں نجاست کی معمولی مقدار قابل معافی ہو کیونکہ اس سے بچنا دشوار ترین ہوتا ہے اور یقیناً ہر صاحب عقل و فہم اس بات کا شعور رکھتا ہے کہ اس چیز کا تعلق عموم بلوی سے ہے، اور یہ عموم بلوی خصوصاً ملوں، شکر کی مشروبات اور زیتون کے تیل تیار کرنے والی کمپنیوں میں زیادہ پایا جاتا ہے، کیونکہ یہاں چوہوں کی کھائی ہوئی جھوٹی چیزوں، مکھیوں کے خون وغیرہ اور ان کی گندگی و قئے سے غذا کی حفاظت کرنا سب سے زیادہ مشکل ہوتا ہے اور ہمارے بہت سے اصحاب نے ان نجاستوں سے آلودہ رہنے والی اشیاء کو طاہر قرار دیا ہے۔ واللہ أعلم (الاسلام سوال وجواب)

PART-3

تیسری جلد کا مختصر نسخہ

کتاب الطھارۃ-جلد3

(مختصر نسخہ، سوال وجواب کی صورت میں)

طہارت کی اقسام کا ذکر کریں

- ❖ طہارتِ حقیقیہ: نجاست سے طہارت
- ❖ طہارتِ حکمیہ: حدث سے طہارت

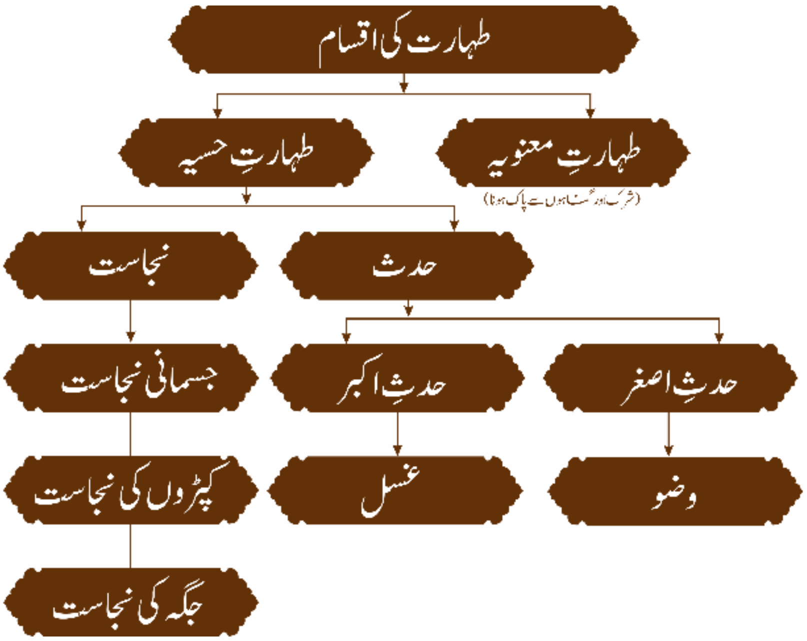

سوال:240	حدث کا لغوی معنی اور اصطلاحی مفہوم بیان کریں
جواب:240	"حَدَث أصغر": اصطلاح میں حدث اصغر اس حکمی نجاست کی حالت یا عمل (عدم طہارت کی حالت) کو کہتے ہیں جس سے وضوء ٹوٹ جائے، اس کو فقہی اصطلاح میں محدث ہونا کہا جاتا ہے اور اس حالت میں وضوء لازم ہو جاتا ہے حدث کی بعض مثالیں حسبِ ذیل ہیں: ❖ " الْغَائِطُ " قضائے حاجت پاخانہ سے فارغ ہونا۔ ❖ " الْبَوْلُ " پیشاب سے فارغ ہونا۔ ❖ "الرِّيحُ" ہوا کا خارج ہونا۔ ❖ " الْوَدْيُ " پیشاب سے پہلے یا پیشاب کے بعد نکلنے والا پانی جو بغیر شہوت کے نکلتا ہے۔ ❖ "الْمَذْيُ" غیر ارادی طور پر پیشاب کی جگہ سے پتلہ پانی نکلنا۔ جو شہوت سے بھی نکلتا ہے۔ گہری نیند، نشہ یا جنون کا طاری ہو جانا۔ مذکورہ تمام چیزیں حدیثِ اصغر کہلاتی ہیں۔

سوال:241 حدثِ اکبر کیا ہے؟

جواب:241 حدثِ اکبر وہ ہے جس کی وجہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اس کی تفصیل غسل میں بیان کی جائے گی ان شاء اللہ۔

سوال:242 رفع الحدث کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:242
- ❖ حدثِ اصغر (چھوٹی نجاست) کی حالت کو ختم کرنے کا طریقہ: **وضو**
- ❖ حدثِ اکبر (بڑی نجاست) کی حالت کو ختم کرنے کا طریقہ: **غسل**

سوال:243 اسباب حدث کیا ہے؟

جواب:243 اسبابِ حدث اَصغر: بول (پیشاب)، براز (پاخانہ)، ہوا خارج ہونا، مذي اور ودی، گہری نیند و عقل کا مغلوب یا ماؤوف ہونا وغیرہ۔

اسبابِ حدث اَکبر: جنابت، حیض ونفاس وغیرہ۔

سوال:244 وضوسے متعلق مختصر معلومات بیان کیجیے؟

جواب:244
- ❖ گوشت (اونٹ کے گوشت کے علاوہ)، مچھلی، انڈا کھانے پر وضو نہیں۔
- ❖ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے پر وضو کرنا واجب نہیں۔
- ❖ دودھ پینے پر وضو نہیں البتہ کلی کرنا مستحب ہے۔
- ❖ اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنا واجب ہے۔

سوال:245 (اخطاء الوضوء) وضو میں کی جانے والی عام غلطیاں بیان کیجیے؟

جواب:245
- یہ سمجھنا کہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا فرض ہے۔
- یہ سمجھنا کہ ہر وضو سے پہلے شرمگاہ کو دھونا فرض ہے۔
- وضو کی نیت الفاظ کے ساتھ کرنا۔
- بسم اللہ بھول جانے پر پھر سے وضو کرنا۔
- ہتھیلیوں کو دھوئے بغیر ہاتھوں کو پہنچوں یا کہنیوں تک دھونے سے شروع کرنا۔

- یہ سمجھنا کہ اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھونے سے ہی وضو پورا ہوتا ہے۔
- وضو کے دوران تنگ انگھوٹی کو حرکت نہ دینا۔
- کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کو ضروری نہ سمجھنا۔
- کان کی لو تک پہنچے بغیر چہرے کو صرف آگے سے دھونا۔
- یہ سمجھنا کہ وضو کے دوران بات کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
- پورے سر کا مسح نہ کرنا۔
- گردن کا مسح کرنا۔
- عورتوں کا پالش والے ناخنوں پر مسح کرنا۔
- یہ سمجھنا کہ اعضائے وضو کو تیل یا چکنائی لگی ہوئی ہے تو وضو ناقص ہے۔
- سر کے مسح سے پہلے ہاتھوں کو چومنا اور آنکھوں سے مس کرنا۔
- یہ سمجھنا کہ کان کے مسح کے لیے نیا پانی لینا لازم ہے۔
- صرف اندرونی کانوں کا مسح کرنا۔
- وضو کے دوران دعا اور اذکار پڑھنا۔

سوال:246 وضو کا لغوی اور اصطلاحی معنی ذکر کریں؟

جواب:246 1۔ وُضوء کی لغوی تعریف: وُضوء، وَضاءۃ سے ماخوذ ہے، جس کا معنی "خوبصورتی، رونق اور پاکیزگی" ہیں۔

اور 'وُضوء' واو کے ضمہ کے ساتھ، وضوء کے فعل کو کہتے ہیں اور فتح کے ساتھ: اس پانی کو کہتے ہیں جو وضوء کے لئے تیار کیا جاتا ہے اور " مِیضأۃ" میم کے کسرہ کے ساتھ، اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں وضوء کیا جاتا ہے۔ (جوھري کی کتاب "الصحاح" (81/1)، ابن منظور کی کتاب "لسان العرب" (194/1)

2۔ وُضوء کی اصطلاحی تعریف: اللہ عزوجل کی عبادت کے لئے مخصوص اعضاء کو مخصوص طریقہ پر دھویا جائے۔

سوال:247 وضوء کے شروط وجوب بیان کیجیے؟

جواب:247 1)**اسلام**۔(احناف کے نزدیک یہ شرط وجوب ہے جبکہ جمہور کے نزدیک شرط وجوب وصحت ہے)

2)**عقل**۔(نہ ہوتو وضوء، نہ واجب ہے اور نہ صحیح ہے)

3)**بالغ**۔(اگر بالغ نہ ہوتو، وضوء واجب نہیں البتہ اگر نابالغ وضوؤ کرلے تو اسکا وضوء صحیح ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ سن تمیز کو پہنچ چکا ہو)

4)**پانی کا وجود**۔(حنفیہ وشافعیہ نے کہا پانی کا وجود شرط ہے اور بعض فقہاء نے کہا کہ پاک پانی کا وجود شرط ہے[حنابلہ])

5)**وضوء کے منافی امور سے خالی ہونا شرط ہے**: جیسے حیض ونفاس۔(یہ شرط وجوب وشرط صحت ہے بعض فقہاء نے کہا کہ اگر جنبی وضوء کرنے چاہے تاکہ تخفیف یا تبرد (ٹھنڈک) کا احساس ہو تو مشروع ہے جیسا سونے والا وضوء کرلیتا ہے)

6)**پانی کے استعمال پر قادر ہو**۔(اگر ہاتھ ہی نہ ہو تو اس عضوء پر وضوء کا پانی پہنچانا واجب نہیں) اذا فات الشرط فات المشروط)

7)**پانی پاک ہونا شرط ہے** اور یہ بھی شرط ہے کہ استطاعت ہو اور اس کے استعمال میں عاجز نہ ہو۔

سوال:248 وضوء کے شروط صحت بیان کیجیے؟

جواب:248 1)پانی کو پہنچنے سے روکنے والی چیزوں کا ازالہ ضروری ہے(تعميم الوضوء هو: أعضاء وضوء تک پانی پہنچانا ضروری ہے، اگر استطاعت ہو اور ممکن ہو کیونکہ بلا عذر اگر کوئی عضو سوکھا رہ جائے تو وضوء صحیح نہ ہو گا۔

2)صحتِ وضوء کے لئے (صفة الوضوء) وضوء کا طریقہ جاننا ضروری ہے (جیسے فرض وسنن کی معرفت یا وضوء کا صحیح طریقہ کا جاننا ضروری ہے)

3)نیت-وضو کی دل میں نیت کرنا شرط بھی ہے اور رکن بھی(إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ) سب سے پہلے وضوء کی دل میں نیت کرنی چاہیئے (طہارت حاصل کرنا رفع حدث کی نیت سے یا نماز ادا کرنے کی نیت سے)

4) اصحابِ عذر کے لئے شروط صحت کی تفصیلات الگ ہیں جو مفصل ذکر کی جائیں گی ان موضوعات کے ضمن میں ان شاء اللہ

5) یہ شرط نہیں ہے کہ وقت داخل ہو، البتہ بعض فقہاء کہتے ہیں کہ جو دائمی حدث کا شکار ہو اور جن کو پیشاب کی تھیلی لگادی گئی ہو ان کے لئے وقت سے پہلے وضوء کر لینا صحیح نہیں۔

سوال:249 وضوکے فرائض (واجبات) ذکر کریں؟

جواب:249

1) نیت : (طہارت حاصل کرنا (رفع حدث کی نیت) یا نماز ادا کرنے کی نیت

2) تسمیہ (بسم اللہ کہنا) اگر یاد رہے کیونکہ "بسم اللہ" کہنا واجب ہے یاد رہنے پر لیکن اگر بھول گئے تو معاف ہے اور وضوء صحیح ہے ثوابِ دعاء سے محرومی ہے۔

3) کلی کرنا ایک مرتبہ واجب ہے اور ایک سے زیادہ یعنی تین مرتبہ کرنا سنت ہے (تمام المنۃ)

4) اور ناک میں پانی لینا اور صاف کرنا ایک مرتبہ

5) چہرہ کا دھونا۔ ایک مرتبہ

6) داڑھی کا خلال

7) ہاتھ دھونا انگلیوں کے سرے سے کہنیوں تک۔ ۔ ایک مرتبہ

8) ہاتھ کی انگلیوں کا خلال

9) سارے سر کا مسح کرنا اور کانوں کا مسح کرنا۔ ایک مرتبہ

10) دونوں پیر ٹخنوں تک اور ٹخنہ سمیت دھونا۔ ایک مرتبہ

11) قدم (پاوں کی انگلیوں کا خلال)

12) ترتیب، فرائضِ وضوء میں شامل ہے جمہور کے پاس [لیکن شیخ البانی نے ترجیح دی ہے دوسرے قول کو اور کہا: مسنون ہے واجب یا فرض کی دلیل نہیں]۔

13) موالاۃ: فرائض وضوء میں سے ہے، ایک عضو اور دوسرے عضوء کے دھونے میں اتنا فاصلہ یا دیری نہ ہو کہ عضوء سوکھ جائیں یا عرف میں تاخیر سمجھی جائے۔

سوال:250 وضو کی سنتیں کا ذکر کریں؟

جواب:250

1) تسمیہ (بسم اللہ کہنا) سنت ہے لیکن بعض علماء کے نزدیک واجب ہے یاد رہنے پر (حنابلہ)

2) مسواک

3) وضوء کے ہر رکن کی ابتداء سیدھی طرف سے کرنا چاہئے بعض علماء کے نزدیک یہ واجبات میں سے ہے کیونکہ ابدأو بميامنكم میں امر وجوب کی طرف اشارہ کرتا۔ ہے لیکن دوسرے علماء کہتے ہیں مستحب ہے۔

4) وضوء کے شروع میں انگلیوں، ہتھیلیوں سمیت پہنچوں تک ہاتھ دھونا سنت ہے لیکن نیند سے اٹھ کر ہاتھ دھونا واجب ہے (شیخ بن باز)

5) أعضاء وضوء کو ایک مرتبہ دھونا واجب ہے، تاہم تین مرتبہ دھونا سنت ہے۔

6) کلی اور ناک میں پانی لینا ایک مرتبہ واجب ہے (تمام المنة للالبانی ، السيل الجرار للشوكانی) اور مبالغہ کرنا حلق تک پہنچانا اور غرارہ کرنا سنت ہے (ابن عثیمین وابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہما) ، اور تین مرتبہ کرنا مسنون ہے اس سے اسباغ وضوء کی فضیلت ملتی ہے، سوائے حالتِ روزہ میں مبالغہ منع ہے کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

7) ناک میں پانی لینا واجب ہے اور ناک جھاڑنا [سنت ہے] اور بعض کے نزدیک یہ بھی واجب ہے۔

8) داڑھی کا خلال مستحب و سنت ہے [بعض کے نزدیک واجب ہے داڑھی اور انگلیوں کا خلال (شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل پیش کئے ہیں وجوب کے لئے]

9) اعضائے وضوء کو رگڑنا مستحب ہے، لیکن جن کے بال سخت یا جلد پر پانی نہیں پہنچ پا رہا ہو تو رگڑنا واجب ہے (ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)

10) تین سے زیادہ مرتبہ اعضاء وضوء کا دھونا مکروہ ہے۔

11) وضوء کے لئے، کم سے کم پانی استعمال کرنا سنت ہے

12) وضوء کے بعد دعاء مسنون ہے۔

13) تحیۃ الوضوء مستحب ہے۔

14) ترتیب واجب ہے جمہور کے نزدیک اور سنت ہے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق

15) تجدید وضوء نماز کے لئے (اگر سابقہ وضوء سے ایک نماز ادا کرلی گئی ہو)

16) انگوٹھی، عینک، بالی اور گھڑی کو حرکت دینا تاکہ اس کے نیچے پانی پہونچ جائے سنت ہے اور اگر تنگ ہو اور سوکھارہ جانے کا امکان ہو تو حرکت دینا واجب ہے (شیخ ابن عثیمین و

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ)

17) سر کا مسح کرنا ایک مرتبہ واجب ہے البتہ تین مرتبہ مسح کرنا مشروع وسنت ہے جیسا کہ شیخ البانی نے حدیث کی تصحیح کی ہے(صحیح ابو داؤد) اور سبل السلام میں امام صنعانی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا۔

18) دو تہائی مُد کے ذریعہ وضوء کرنا سنت ہے ایک تہائی مد والی روایت ثابت نہیں اور مطبع کی غلطی ہے (تمام المنہ)

19) غرۃ کا مطلب ہے خوب اَچھی طرح دھونا نہ کہ حدود سے آگے بڑھنا(ابن تیمیہ وابن القیم)

20) چھوٹی انگلی سے خلال کرنا سنت ہے(صحیح ابو داود)

سوال:251 مباحات الوضوء کا ذکر کریں؟

جواب:251 1)کلام کرنا۔

2)دوسرے کی مدد لینا۔

3)کپڑے سے اعضائے وضوء کو پونچھنا۔

سوال:252 وضوء کے غیر مشروع اعمال کا ذکر کریں؟

جواب:252 1)ہر عضوء کو دھوتے وقت دعا کرنا۔

2)گردن کا مسح کرنا۔

سوال:253 نواقض الوضوء کا ذکر کریں؟

جواب:253 وضوء کو توڑنے والے اور فاسد کرنے والے امور:

1) پیشاب۔

2) پاخانہ کا نکلنا۔

3) ہوا خارج ہونا۔

4) مذی۔

5) ودی۔

6) دونوں راستوں شرمگاہ سے کوئی بھی چیز کا نکلنا جیسے بول وبراز (پیشاب وپاخانہ)، کیڑے کنکر یابواسیر کا خون ہی کیوں نہ ہو۔

7) عورت کی شرمگاہ کی رطوبت جو پسینہ کے مانند ہو تو اس سے وضوء کے لازم کی دلیل نہیں [شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ]۔ لیکن شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وضوء کرنا ہے۔

8) پیشاب اور پاخانہ شرمگاہ کے علاوہ کسی اور راستے سے نکل جائے۔

9) شرمگاہ کے علاوہ سے نکلے جیسے خون یا قئی وضوء نہیں ٹوٹتا:

❖ [شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، فتاوی لجنہ دائمہ]۔

❖ مستحب ہے وضوء کرلے (الالبانی رحمۃ اللہ علیہ)

10) وہ نیند جو بھاری ہو اور گہری نیند میں شمار ہو جائے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

[شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے: چاہے لیٹ کر یا بیٹھ کر]۔ (اگر نیند گہری نہ ہو تو وضوء نہیں ٹوٹتا [شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ])

11) عقل کا مکمل زوال یا جزئی زوال جیسے جنون، "اِغْماءُ" [یا چکر کی] یا نشہ کی وجہ سے۔

12) بغیر کسی حائل کے شرمگاہ کو چھونا۔

پہلا قول: بغیر آڑ کے ڈائرکٹ چھونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

دوسرا قول: بغیر آڑ کے ڈائرکٹ چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

تیسرا قول: بغیر حائل کے شہوت سے چھونے سے ٹوٹ جاتا ہے (شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول)۔

13) عورت کو چھونے سے

I. قول اول ٹوٹ جاتا ہے۔

II. قول ثانی: نہیں ٹوٹتا۔ (راجح)

III. قول ثالث: شہوت سے چھوئے تو ٹوٹ جاتا ہے

IV. قول رابع شہوت سے چھوئے تو بھی نہیں توٹتا (شیخ البانی کا استدلال بوسہ والی حدیث سے ہے)

14) اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

15) ارتداد ناقض وضوء ہے۔ (ابن باز رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)

سوال:254 جو نواقض وضوء میں شمار نہیں ہوتے ان کا ذکر کریں؟

جواب:254

1) شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک، بغیر شہوت کے شرمگاہ کو ہاتھ لگانا سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔
2) عورت کو چھوا ہو اور انزال نہ ہوا ہو۔
3) اگے پیچھے شرمگاہ کے علاوہ کسي اور جگہ سے نکلے جیسے زخم، پیپ، خون ورعاف، کٹھاس یا حجامہ کا خون۔
4) ہلکی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا جس میں ہوش باقی ہو [شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ]
5) حدث میں شک ہو۔
6) قطرہ پیشاب کا احساس ہو اور یقین نہ ہو۔
7) بال کاٹنا و ناخن کترنا یا موزے یا جراب نکالنا۔
8) حدثِ دائم کا شکار وضوء کے بعد حدث واقع ہو تو ناقض نہیں۔
9) آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوء نہیں ٹوٹتا البتہ وضوء کرنا مستحب ہے واجب نہیں
10) میت کو غسل دینے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ البتہ مستحب ہے۔
11) نماز میں قہقہ سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ (حدیث ضعیف ہے)
12) جھوٹ بولنے، گالی دینے یا گانا گانے سے وضوء نہیں ٹوٹتا البتہ یہ کبیرہ گناہ ہے گناہ سے بچنا ضروری ہے۔

سوال:255 کن کاموں کے لئے وضوء واجب ہے؟

جواب:255

1) نماز- فرض ہو یا نفل
2) بیت اللہ کا طواف

طواف کے لیے وضوء مشروع ہونے میں اجماع ہے البتہ لازم اور شرط ہونے میں اختلاف ہے جمہور فرض وشرط کے قائل ہیں جبکہ قول ثانی یہ ہے کہ طواف کے لئے وضوء شرط اور فرض نہیں ہے۔

نوٹ: قول ثالث پر عمل بہتر ہے: قول ثالث یہ ہے کہ احتیاط اور اختلاف سے باہر نکلنے کے لئے وضوء کرلے (ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مستحب ہے، خروجا عن الخلاف) کیونکہ طواف کے

لئے وضوء نہ کرنے میں اختلاف ہے جبکہ وضوء کر کے طواف کرنے میں کسی کا اختلاف نہیں۔
واللہ اعلم

3) مصحف چھونا (قرآن چھونا)

I. قول اول: وضوء کے بغیر جائز نہیں، جمہور کہتے ہیں کہ وضوء کرنا واجب ہے۔

II. قول ثانی: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق وترجیح یہ ہے کہ وہ مستحب مانتے ہیں۔

سوال:256 وضوء کب مشروع ہے؟

جواب:256

1) ذکر کے لئے (اذان میں بھی ذکر ہے)
2) ہر نماز کے لیے تازہ وضو مستحب ہے۔
3) میت اٹھانے کے بعد۔
4) جب بھی وضوء ٹوٹے
5) قئے کے بعد
6) طواف کے لیے وضوء مشروع ہونے میں اجماع ہے البتہ لازم اور شرط ہونے میں اختلاف ہے جمہور فرض وشرط کے قائل ہیں جبکہ قول ثانی یہ ہے کہ طواف کے لئے وضوء شرط اور فرض نہیں۔ قول ثالث پر عمل بہتر ہے: قول ثالث یہ ہے کہ احتیاط اور اختلاف سے باہر نکلنے کے لئے وضوء کر لے (ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مستحب ہے، خروجا عن الخلاف) کیونکہ طواف کے لئے وضوء نہ کرنے میں اختلاف ہے جبکہ وضوء کر کے طواف کرنے میں کسی کا اختلاف نہیں۔ واللہ اعلم
7) غسل سے پہلے وضوء مستحب ہے لیکن دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے۔
8) بغیر چھوئے قراءۃ القرآن کے لیے
9) مصحف چھونا (قرآن چھونا)
   - قول اول: وضوء کے بغیر جائز نہیں، جمہور کہتے ہیں کہ وضوء کرنا واجب ہے۔
   - قول ثانی: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق وترجیح یہ ہے کہ وہ مستحب مانتے ہیں۔
10) چھوٹا بچہ جو سن تمیز کو نہ پہنچا ہو فقط تعلیم کی آسانی کے لیے علماء نے کہا کہ وضوء شرط نہیں ہے البتہ جائز ہے۔

11) سونے سے پہلے وضوء مسنون ہے۔

12) جنبی کے لیے کھانے پینے اور سوتے وقت، وضوء مستحب ہے۔

13) دوبارہ جماع سے پہلے وضوء مستحب ہے۔

سوال:257 وضو کا مختصر طریقہ ذکر کریں؟

جواب:257 وضوء کا مختصر طریقہ مندرجہ ذیل ہے:

Step 2،1		وضوء سے پہلے دل میں وضوء کرنے کا ارادہ کرنالیناچاہئے: ❖ بِسْمِ اللہ
Step 3،4		● دونوں ہاتھ کلائیوں تک اچھی طرح دھونا چاہئے۔ انگلیوں کے درمیان خلال بھی کریں۔ (تین[3]بار)
Step 5		کلی کریں۔ (تین بار) پانی منہ میں لیکر اس کو خوب گھمائیں پھر نکال دیں۔ غرارہ کریں لیکن اگر روزہ کی حالت میں ہوں تو مبالغہ نہ کریں
Step 6		ناک میں پانی لیں۔ (تین بار) پانی ناک بانسے تک چڑھانا چاہئے اور مبالغہ کرنا پھر اس کو جھاڑ کر نکال دیں لیکن اگر روزہ کی حالت میں ہوں تو مبالغہ نہ کریں
Step 7		چہرہ دھوئیں۔ (تین بار) پورا چہرہ ایک کان سے دوسرے کان کے لو تک پیشانی سے تھوڑی کے نیچے تک۔
Step 8،9،10		انگلیوں کے سرے سے کہنیوں کے ساتھ دونوں ہاتھ اچھی طرح دھوئیں۔ (زیادہ سے زیادہ تین بار) اور انگلیوں میں خلال کرے ❖ پہلے سیدھا ہاتھ دھوئیں۔

Step 11		سر کا مسح کریں۔(ایک بار)،[تین بار بھی جائز ہے]۔ پیشانی سے پیچھے کو گُدی تک دونوں ہاتھ لے جائیں اور پھر گُدی سے آگے پیشانی تک لائیں۔
Step 12		(سر کے مسح کے پانی سے ہی) کان کا مسح کریں۔(ایک بار) شہادت کی انگلی سے اندر کا حصہ اور انگوٹھے سے کان کے باہر کا حصہ۔ **نوٹ**:ایک مرتبہ سر کا مسح کرنا کافی ہے۔
Step 13،14،15		• ٹخنوں تک دونوں پیر خوب اچھی طرح دھوئیں۔(تین بار) • پیر کے انگلیوں کا خلال بھی کریں۔ • دائیں پیر سے شروع کریں۔پھر بایاں پاؤں • پھر وضوء کے بعد کی دعاء • تحیۃالوضوء

سوال:258 وضوء کس ترتیب سے کریں؟

جواب:258 حمران رحمۃ اللہ علیہ عثمان رضی اللہ عنہ کے مولیٰ نے خبر دی کہ انہوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے (حمران رحمۃ اللہ علیہ سے) پانی کا برتن مانگا:

1) (اور لے کر پہلے) اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر انہیں دھویا۔
2) اس کے بعد اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا، اور (پانی لے کر) کلی کی اور ناک صاف کی۔
3) پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا۔
4) اور کہنیوں تک تین بار دونوں ہاتھ دھوئے۔
5) پھر اپنے سر کا مسح کیا۔
6) پھر (پانی لے کر) ٹخنوں تک تین مرتبہ اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر دو رکعت پوری توجہ سے پڑھے، (جس میں اپنے نفس کو بھٹکنے سے بچائے پوری توجہ نماز کی طرف رکھے تو

اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"
(صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب: وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھونا (سنت ہے)، حدیث نمبر: 159)

سوال: 259 سر کا مسح کیسے کرنا چاہیے؟

جواب: 259 سر کا مسح کرنے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں البتہ سر کے کتنے حصے کا مسح کیا جائے اس میں دو موقف پائے جاتے ہیں:

1) پہلا موقف: پورے سر کا مکمل مسح۔(راجح)

2) دوسرا موقف: سر کے کچھ حصہ کا مسح۔

نوٹ: عورت بھی مرد کی طرح مسح کرے پیشانی سے گدی تک چوٹی پر مسح کرنا ضروری نہیں

سر کے مسح کا طریقہ بیان کرتے ہوئے امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: قرآنِ مجید کا ظاہری معنی تو یہ ہے کہ پورے سر کا مسح کرنا فرض ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نے اس فرض کی مقدار کو پیشانی کے ساتھ مخصوص کر دیا لہذا پیشانی کی مقدار سے کم مسح کرنے سے مسح کی فرضیت ساقط نہیں ہوتی اور سنت تو یہ ہے کہ پورے سر کا مسح کیا جائے سر کے آگے کے حصے سے مسح شروع کر کے سر کے پچھلے حصے کی جانب ہاتھوں کو لے کر جائے اور پھر واپس سر کے آگے کے حصے کی طرف لے کر آئے۔

سوال: 260 کانوں کا مسح کیسے کریں؟

جواب: 260 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کا پانی لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اپنے دونوں پہونچے تین بار دھلے، پھر کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور اپنا چہرہ تین بار دھویا، پھر دونوں ہاتھ (کہنیوں تک) تین تین بار دھلے، پھر اپنے سر کا اور اپنے دونوں کانوں کے باہر اور اندر کا مسح کیا۔

(سنن ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بیان، حدیث نمبر: 121، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

دونوں کان سر کا حصہ کہلاتے ہیں لہذا ان کا مسح کرنا بھی لازم ہے اس بارے میں پانچ اقوال ہیں:

1) (پہلا قول) اکثر اہل علم یہ کہتے ہیں کہ سر کے ساتھ ہی کانوں کا مسح کیا جائے گا کیونکہ کان سر کا

حصہ ہیں ان میں سعید ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ، عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، محمد ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ، سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ قابلِ ذکر ہیں اور سفیان الثوری رحمۃ اللہ علیہ، عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ، امام اسحاق ابن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ اور اصحاب الرائے کا بھی یہی قول ہے۔

2)(دوسرا قول)امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ کانوں کا پچھلی جانب کا حصہ سر میں شامل ہے اور کانوں کی اگلی جانب کا حصہ چہرے میں شامل ہے۔

3)(تیسرا قول)اور امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ کانوں کا باہری حصہ سر کا حصہ ہے اور کانوں کا اندرونی حصہ چہرے کا حصہ کہلاتا ہے

4)(چوتھا قول)حماد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ کانوں کو دونوں طرف سے یعنی کہ اندر باہر کی طرف سے دھویا جائے گا نیز سعید ابن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی منقول ہے۔

5)(پانچواں قول)اسحاق ابن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ وہ کہتے ہیں کانوں کی اگلی جانب کا حصہ چہرہ دھوتے وقت مسح کیئے جائیں گے اور کانوں کی پچھلی جانب کا حصہ سر کے مسح کے ساتھ مسح کیا جائے گا۔

(شرح السنۃ للبغوی:1/441، کتاب الطہارۃ، "باب مسح الرأس والأذنین" الناشر: المکتب الاسلامی، دمشق، بیروت)

سوال:261 کانوں کا مسح کرنے کا طریقہ؟

جواب:261 کانوں کے اندر اور باہر مسح کرنا سنت سے ثابت ہے شہادت کی انگلیوں سے کانوں کے اندر مسح کیا جائے اور دونوں انگوٹھوں سے کانوں کے باہری حصے کا مسح کیا جائے ۔(شرح السنۃ للبغوی:1/440، کتاب الطہارۃ، "باب مسح الرأس والأذنین" الناشر: المکتب الاسلامی، دمشق، بیروت)

سوال:262 تر ہاتھوں سے سر اور کانوں کا مسح کرنا یا نئے پانی سے مسح کرنا؟

جواب:262 جمہور علمائے کرام یہ کہتے ہیں کہ پہلے ہی سے تر ہاتھوں سے سر اور کانوں کا مسح کرنا کافی ہے الگ سے نیا پانی لیکر سر اور کانوں کا مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جمہور علمائے کرام کا قول راجح ہے

لیکن نئے پانی کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا اس وقت اجازت دی ہے جب سر کا مسح کرتے ہوئے پانی سوکھ گیا تو اجازت ہے نئے پانی سے مسح کی۔

سوال:263 کیا گردن کا مسح کرنا ثابت ہے؟

جواب:263 گردن کا مسح احادیث سے ثابت نہیں ہے نبی کریم ﷺ نے جو وضو کا طریقہ بتایا ہے اس میں گردن کے مسح کا کوئی ذکر نہیں ہے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے گردن کا مسح کیا لیکن بعض لوگ اس کو مستحب قرار دیتے ہیں حالانکہ کسی بھی صحیح حدیث سے گردن کا مسح ثابت نہیں ہے۔

سوال:264 کیا عمامہ اور موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے؟

جواب:264 عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے عمامے اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔

سوال:265 عمامہ پر مسح کیلئے جراب کی طرح طہارت کی حالت میں پہنا جائے کیا ایسی شرط ہے؟

جواب:265 امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: عمامہ پر مسح کے متعلق علمائے کرام میں اختلاف پایا جاتا ہے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے عمامے پر مسح کیا، امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق ابن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ اسی کے قائل ہیں، اور یہ بھی حدیث بیان کی جاتی ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے ٹوپی پر مسح کیا حالانکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعض تابعین رحمۃ اللہ علیہم اس وقت تک عمامے پر مسح جائز نہیں کہتے جب تک عمامے کے ساتھ سر کے کچھ حصے کا بھی مسح نہ کر لیا جائے، سیدنا مغیر بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ پیشانی کے بالوں پر مسح کرنے سے مسح کرنے کا حکم ختم ہو گیا تھا اور یہ حدیث اس بات کی بھی دلیل ہے کہ مکمل سر کا مسح فرض نہیں ہے اور جو لوگ عمامے پر مسح کرنے کے قائل ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ عمامے پر مسح اسی وقت جائز ہے جب کہ عمامہ بحالتِ وضو باندھا گیا ہو (اگر عمامہ بحالتِ وضو نہیں باندھا گیا ہو تو پھر عمامہ پر مسح سے وضو پورا نہیں ہو گا)۔ (شرح السنۃ للبغوی: 1/453، کتاب الطہارۃ، باب مسح علی الخفین، الناشر: المکتب الاسلامی، دمشق، بیروت)

عمامہ کے لئے جرابوں کی طرح طہارت کی حالت میں پہنے جانے کی شرط نہیں ہے اور یہی راجح ہے۔
شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ، حفظہ اللہ عمامہ پر مسح کے لیئے طہارت سے ہونا جرابوں کی طرح ایسی شرط نہیں۔

سوال:266 موزوں پر مسح کیسے کریں؟

جواب:266 موزوں پر مسح کا طریقہ یہ ہے کہ اگر بحالتِ وضو موزے پہنے گئے ہون تو ان پر مسح کیا جائے گا لیکن اگر کسی نے بغیر وضو موزے پہن لئے تو اس صورت میں موزے اتار کر پہلے وضو کرے پھر موزے پہن لے اور اس کے بعد اگر وضو ٹوٹ تا ہے تو اس وقت اس کو موزے اتارنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ پیر دھونے کے بجائے موزوں پر مسح کرے گا یہ عمل سنت سے ثابت ہے اور یہی افضل عمل ہے۔
(صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب: وضو کر کے موزے پہننے کے بیان میں، حدیث نمبر :206۔ و صحیح مسلم:274[631])

افضلیت کے اعتبار سے موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پانی سے بگھو کر ہاتھوں کی انگلیوں کو کھول کر سیدھے ہاتھ کی انگلیوں سے سیدھے پیر کے اوپری حصے پر ٹخنہ تک اس طرح پھیریں کہ انگلیوں پر لگا ہوا پانی ان موزوں پر لگ جائے اسی طرح دائیں ہاتھ سے دائیں پیر پر اسی عمل کو دہرائیں موزوں پر مسح مکمل ہو جائے گا اور یہ عمل دونوں ہاتھوں سے دونوں پیروں پر ایک ساتھ کیا جائے۔

ان تمام احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس نے وضو کی حالت میں موزے پہنے ہوں پھر وضو ٹوٹنے پر وضو کر کے موزوں پر صرف مسح کافی ہو گا اور اس سے وضو پورا ہو جائے گا اور اگر کوئی اس کے بعد اپنے موزے اتار بھی لیتا ہے تو اس میں کوئی بات نہیں بعض لوگ کہتے ہیں اگر کوئی وضو کے بعد موزوں پر مسح کر کے موزے اتارتا ہے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے لہذا اس کو نیا وضو کرنا پڑے گا بعض کہتے ہیں کہ موزے اتارنے کے بعد صرف پیر دھو لینا کافی ہیں لیکن درست اور راجح قول یہ ہے کہ بحالتِ وضو موزے اتارنے سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ جس وقت موزے پہنے تھے اس وقت وہ وضو کی حالت میں تھا لہذا موزے اتارنے سے کوئی نقصان نہیں ہو گا اس مسئلے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے۔

❖ **نوٹ**: موزوں اور جرابوں پر مسح کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔

سوال:267 کیا جوتوں پر مسح کیا جا سکتا ہے؟

جواب:267 سیدنا مغیرہ بن شعبہ ﷛ بیان کرتے ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور موزوں اور جوتوں پر مسح کیا۔(سنن الترمذی:99)

یعنی کہ جب جوتوں اور جرابوں (Socks) کو طہارت کرکے پہنا جائے تو ان پر مسح کرنا درست ہے اور جو لوگ اس مسئلے میں یہ کہتے ہیں کہ پائے تابے چمڑے کے ہونا ضروری ہے یا پائے تابے اون یا کتان کے ہوں تو ان کا موٹے ہونا لازم ہے ان باتوں کی کوئی بھی دلیل نہیں ہے نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کی آسانی کے لئے موزوں، جرابوں اور جوتوں پر مسح کا حکم دیا ہے جیسا کہ سر اور کانوں کا مسح کیا جاتا ہے یہ امت کی آسانی کے لئے ہے لہذا ہمیں ان معاملات میں اپنی رائے کو مقدم نہیں کرنا چاہیئے۔

❖ **نوٹ**: جرابیں اور جوتے اگر ٹخنے سے نیچے ہوں تو ان پر مسح کی اجازت نہیں البتہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت دی ہے کیونکہ مشقت کی علت باقی ہے۔

سوال:268 وضو سے فارغ ہونے کے بعد کی دعاء کیا ہے؟

جواب:268 پہلی دعاء:((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ))

دوسری دعاء:((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ))

سوال:269 وضو کے بعد شرمگاہ کی جگہ پر پانی چھڑکنا کیسا ہے؟

جواب:269 سیدنا سفیان ثقفی ﷛ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ جب وضو کرتے تھے تو ایک چلو پانی لیتے اور اس طرح کرتے، اور شعبہ نے کیفیت بتائی کہ آپ ﷺ اسے اپنی شرمگاہ پر چھڑکتے، (خالد بن حارث کہتے ہیں) میں نے اس کا ذکر ابراہیم سے کیا تو انہیں یہ بات پسند آئی، ابن السنی کہتے ہیں کہ حکم (حکم بن سفیان بن عثمان بن عامر بن معتب) سفیان ثقفی ﷛ کے بیٹے ہیں۔(سنن النسائی:134)

سوال:270 کیا کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پینا ثابت ہے؟

جواب:270 نزال بن سبرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر مسجد کوفہ کے صحن میں لوگوں کی ضرورتوں کے لیے بیٹھ گئے، اس عرصہ میں عصر کی نماز کا وقت آ گیا پھر ان کے پاس پانی لایا گیا، انہوں نے پانی پیا اور اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، ان کے سر اور پاؤں (کے دھونے کا بھی) ذکر کیا، پھر انہوں نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا، اس کے بعد کہا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو برا سمجھتے ہیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یونہی کیا تھا جس طرح میں نے کیا، وضو کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔ (صحیح البخاری نمبر:5616)

سوال:271 کیا بعد وضوء آسمان کی طرف نظر یا شہادت کے انگلی اٹھا کر دعاء کرنا ثابت ہے؟

جواب:271 احادیث صحیحہ میں یہ بات ثابت نہیں ہے کہ وضو کرنے کے بعد آسمان کی طرف نظر کرنا یا انگلی اٹھانا یہ دونوں عمل کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے بلکہ علمائے کرام نے اس کو بدعت قرار دیا ہے اس سلسلے میں سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی جاتی ہے وہ حدیث بالاتفاق ضعیف ہے۔

سوال:272 وضو کے بعد تولیہ، رومال یا کوئی کپڑا استعمال کرنا؟

جواب:272 وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو کو کسی کپڑے / تولیہ / رومال وغیرہ سے پونچھنے کے بارے میں دو موقف پائے جاتے ہیں:

(نمبر ایک موقف یہ ہے کہ وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو کو پونچھا نہ جائے۔

(نمبر دو موقف یہ ہے کہ وضو کے پانی کو پونچھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نوٹ: الشیخ سعد بن ناصر بن عبد العزیز ابو حبیب الشثری حفظہ اللہ نے مصنف ابن ابی شیبہ کی تحقیق میں باب "فِي الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ- یعنی کہ جن لوگوں کے نزدیک وضو کرنے کے بعد وضو کا پانی پونچھنا درست ہے" اس باب کی تمام روایات کو ضعیف کہا ہے دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبہ 2/315-318، "[183]في المنديل بعد الوضوء[76]" الناشر: دار کنوز اشبیلیا، ریاض، السعودیۃ۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا قول: علمائے کرام کا اس مسئلے میں اختلاف ہے اور اس بارے میں پانچ اقوال

پائے جاتے ہیں:

1) نمبر ایک: وضو کرنے کے بعد اعضائے وضوء کو پونچھنا مستحب ہے مکروہ نہیں ہے۔

2) نمبر دو: بعد وضو اعضائے وضو کو پونچھنا مکروہ ہے۔

3) نمبر تین: چاہے پونچھے یا نہ پونچھے دونوں برابر ہیں۔

4) نمبر چار: وضو کے بعد اعضائے وضو کو پونچھنا مستحب ہے۔

5) نمبر پانچ: بعد وضو اعضائے وضو کا پونچھنا گرمی کے موسم میں مکروہ ہے اور سردی کے موسم میں مکروہ نہیں ہے۔

مذکورہ پانچ اقوال میں سے تین اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں یعنی کہ وضو کا پانی پونچھنا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں:

1) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وضو اور غسل دونوں میں جسم کو پونچھا جائے گا اور یہی قول سفیان الثوری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

2) سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ وضو اور غسل دونوں کے بعد پونچھنا مکروہ ہے ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ اسی کے قائل ہیں۔

3) سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ وضو کرنے کے بعد وضو کا پانی پونچھنا مکروہ ہے اور غسل کے بعد پونچھنا مکروہ نہیں ہے۔

ممانعت کے باب میں ایک حدیث سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے اور دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد باہر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کے بعد غسل کا پانی پونچھا، (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس بابت کہتے ہیں کہ اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی ثابت نہیں ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ مزید کہتے ہیں: بعض علمائے کرام نے میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے یہ استدلال کیا ہے پونچھنا صحیح نہیں ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ پونچھنا اور جھٹکنا دونوں برابر ہیں، بعض کہتے ہیں پونچھنے کے مقابلے میں جھٹکنا مباح ہے اور بعض کہتے ہیں جھٹکنا اور پونچھنا دونوں پانی کو خشک کرنے کے عمل میں شامل ہیں سب سے آخر میں یہ ہے کہ پانی پونچھنا مباح ہے اور یہ قول صحیح ہے کیونکہ اس سے اباحت تو ثابت ہوتی ہے لیکن ممانعت ثابت نہیں ہوتی، واللہ اعلم۔

(المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج للنووی: 3/ 231-232، "اغتسل وخرج ورأسه يقطر ماء وأما فعل التنشيف فقد"، الناشر: داراحیاء التراث العربی، بیروت)

تمام احادیث اور آثار کے مدِ نظر بہتر عمل تو یہی ہے کہ وضو کے بعد اعضائے وضو کو نہ پونچھا جائے البتہ موقف نمبر دو کے دلیلوں سے پونچھنا بھی جائز اور مباح ہے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے لیکن مستحسن عمل یہ ہے کہ اعضائے وضو کو نہ پونچھا جائے۔

سوال:273 کیا ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا چاہیے؟

جواب:273 بعض علماء کہتے ہیں کہ مقیم انسان کو ہر نماز کے لئے وضو بنانا لازم، جمہور علمائے کرام کہتے ہیں کہ مسافر اور مقیم دونوں کے لئے ہر نماز کے لئے وضو بنانا مستحب ہے یعنی کہ ہر نماز کے لئے نیا وضو ضروری نہیں۔

سوال:274 پاک وصاف پانی وضو کی ایک شرط ہے یا نہیں؟

جواب:274 شروط وضوء میں سے ایک شرط ہے کہ، وضوء کے لئے پاک وصاف پانی ہونا چاہیئے۔
جیسا کہ سورۃ النساء سورۃ نمبر 4 کی آیت نمبر 43 میں اس کا حکم ہے نیز سورۃ المائدۃ سورۃ نمبر 5 کی آیت نمبر 6 میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔

نوٹ: پانی کے علاوہ دودھ یا کوئی شربت اور نبیذ سے وضوء کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ پانی کے حکم میں شامل نہیں ہیں اور نہ ان چیزوں سے وضوء کرنا کسی حدیث سے ثابت ہے۔

سوال:275 کیا نبیذ سے وضو کرنے میں کوئی حرج ہے؟

جواب:275 ایک ضعیف حدیث میں ہے:"عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہارے مشکیزے میں کیا ہے؟" تو میں نے عرض کیا: نبیذ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کھجور بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے" تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسی سے وضو کیا۔"
(جامع الترمذی، کتاب الطهارۃ، باب: نبیذ سے وضو کرنے کا بیان، حدیث نمبر:88، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ وسنن ابوداو:84۔ وسنن ابن ماجہ:384 نیز ان دونوں احادیث کو بھی شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف کہا ہے)

ابوزید محدثین کے نزدیک مجہول آدمی ہیں اس حدیث کے علاوہ کوئی اور روایت ان سے جانی نہیں جاتی۔ بعض اہل علم کی رائے ہے نبیذ سے وضو جائز ہے انہیں میں سے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ہیں، بعض اہل علم نے کہا ہے کہ نبیذ سے وضو جائز نہیں یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، اسحاق بن

راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو یہی کرنا پڑ جائے تو وہ نبیذ سے وضو کر کے تیمم کر لے، یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ مزید کہتے ہیں: جو لوگ نبیذ سے وضو کو جائز نہیں مانتے ان کا قول قرآن سے زیادہ قریب اور زیادہ قرین قیاس ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:﴿ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا ﴾(سورۃ النساء، سورۃ نمبر 4، آیت نمبر:43)

ترجمہ: اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔

PART-4

چوتھی جلد کا مختصر نسخہ

کتاب الطھارۃ-جلد چار(4)

(مختصر نسخہ، سوال وجواب کی صورت میں)

سوال:276 وضوء کو توڑنے والے اور فاسد کرنے والے امور کیاہیں؟

جواب:276

1) پیشاب۔
2) پاخانہ کا نکلنا۔
3) ہوا خارج ہونا۔
4) مذی۔
5) ودی۔
6) دونوں راستوں شرمگاہ سے کوئی بھی چیز کا نکلنا جیسے بول وبراز (پیشاب وپاخانہ)، کیڑے کنکر یا بواسیر کا خون ہی کیوں نہ ہو۔
7) عورت کی شرمگاہ کی رطوبت نکلنے سے [شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ]۔ لیکن ابن عثیمین نے اسکو پسینہ کے مانند شمار کیا(عورت کی شرمگاہ کی رطوبت جو پسینہ کے مانند ہو تو اس سے وضوء کے لازم کی دلیل نہیں)[شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ]
8) پیشاب اور پاخانہ شرمگاہ کے علاوہ کسی اور راستے سے نکل جائے۔
9) وہ نیند جو بھاری ہو اور گہری نیند میں شمار ہو جائے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔
10) [شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے: چاہے لیٹ کر یا بیٹھ کر]۔(اگر نیند گہری نہ ہو تو وضوء نہیں ٹوٹتا [شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ])
11) عقل کا مکمل زوال یا جزئی زوال جیسے جنون، "اِغْمَاءُ"[یا چکر کی] یا نشہ کی وجہ سے۔
12) بغیر کسی حائل کے شرمگاہ کو چھونا۔
    I. پہلا قول: بغیر آڑ کے ڈائرکٹ چھونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔
    II. دوسرا قول: بغیر آڑ کے ڈائرکٹ چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔
    III. تیسرا قول: بغیر حائل کے شہوت سے چھونے پر ہی ٹوٹتا ہے ورنہ نہیں (شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول)۔
13) عورت کو چھونے سے
    I. قول اول ٹوٹ جاتا ہے۔

II. قول ثانی: نہیں ٹوٹتا اگرچہ شہوت سے چھوا ہو (یہی راجح ہے)

III. قول ثالث: شہوت سے چھوئے تو ٹوٹ جاتا ہے۔

14) اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

15) ارتداد۔ ناقضِ وضو "ابن باز رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ۔

سوال:277 کیا سبیلین کے علاوہ کسی اور جگہ سے پیشاب یا پاخانہ نکلنے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:277 سبیلین (پیشاب اور پاخانہ والی جگہ) کے علاوہ کسی اور جگہ سے پیشاب یا پاخانہ نکلنے سے مطلق طور پر وضوء ٹوٹ جاتا ہے اور یہ حنفیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے اور اسی کو ابن حزم، ابن تیميَّة اور ابن عثیمین نے اختیار کیا ہے اور دائمی کمیٹی برائے فتاوی نے یہی فتوی جاری کیا۔

اللہ تعالی کے فرمان کا عام معنی: أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ [النساء: ٤٣] "یا تم میں سے کوئی پاخانہ کر کے آئے"

شارع نے پاخانہ نکلنے کی جگہ کے بجائے، نکلنے والی چیز یعنی پاخانہ کا اعتبار کیا اور اس امر میں کوئی فرق نہیں کہ وہ اپنی عام و معتاد جگہ سے نکلے یا کسی اور جگہ سے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُسَّالٍ رَضِيَ اللهُ عنه ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ . "

سیدنا صفوان بن عسال کہتے ہیں کہ جب ہم مسافر ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے کہ ہم اپنے موزے تین دن اور تین رات تک، پاخانہ، پیشاب یا نیند کی وجہ سے نہ اتاریں، الا یہ کہ جنابت لاحق ہو جائے۔ (سنن ترمذی:96)

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: " ولكِن مِن غائطٍ وبَولٍ "پاخانہ، پیشاب یا نیند کی وجہ سے" میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خارج ہونے والی چیز پاخانہ یا پیشاب کا اعتبار کیا اور اس بات سے صرف نظر فرمایا کہ اس کے نکلنے کی جگہ کیا ہے۔

سبیلین کے علاوہ کسی اور جگہ سے نکلنے والا پیشاب اور پاخانہ، ہر لحاظ سے سبلین سے نکلنے والے پیشاب اور پاخانہ ہی کے حکم میں ہوگا؛ دونوں کے مابین تفریق کا کوئی معنی و مطلب نہیں رہتا۔

سبیل کا حکم مغلظہ یعنی سخت نوعیت کا ہے؛ کیونکہ ان کے نکلنے کی جگہ عام ومعتاد ہے، اور جب ان کی وجہ سے حکم میں سختی برتی گئی تو ان دونوں جیسی دیگر جگہوں کا حکم بھی بدرجہ اولی سخت نوعیت کا ہونا چاہیے۔

سوال:278 کیا عورت کا اپنی شرمگاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:278 عورت اپنی شرمگاہ کو چھولے تو اس سے وضوء ٹوٹنے کے تئیں اہل علم کے دو مختلف قول ہیں:

پہلا قول:

اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا ہے اور یہ حنفیہ، مالکیہ اور ایک روایت کے مطابق احمد کا مذہب ہے۔

عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عنه ، قال: خَرَجْنَا وَفْدًا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، جَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا تَرَى فِي رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ:" وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْكَ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْكَ؟ ."

سیدنا طلق بن علیؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک وفد کی شکل میں نکلے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اور ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز ادا کی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص جو دیہاتی لگ رہا تھا آیا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اس آدمی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو نماز میں اپنا عضو تناسل چھولے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا یا حصہ ہی تو ہے"۔(سنن نسائی: 165)

فرمان نبوی ﷺ "وہ تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا یا حصہ ہی تو ہے؟!" میں ایک ایسی علت ہے جو زائل نہیں ہو سکتی، اور اس چیز میں مرد اور عورت کے مابین کوئی فرق نہیں۔

نصوص میں محض شرمگاہ چھونے کا ذکر وارد ہے؛ اس لئے حکم اس کے ماسوا جو کچھ ہو وہ اپنی اصل یعنی طہارت پر باقی رہے گا اور وضوء نہیں ٹوٹے گا اور اس بنیادی اصول سے اسی وقت ہٹیں گے جب (وضوء ٹوٹنے کی) کوئی یقینی دلیل موجود ہو۔

دوسرا قول:

عورت کا اپنی شرمگاہ چھونا ناقض وضوء ہے اور یہ شافعیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے۔

((عن عبدِ اللهِ بنِ عمرٍو رَضِيَ اللهُ عنهما: أنَّ النبيَّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم قال: ((أيُّما رَجلٍ مسَّ فَرجَه، فلْيتوضَّأ، وأيُّما امرأةٍ مسَّت فرجَها، فلْتتوضَّأْ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو مرد اپنی شرمگاہ چھوئے تو اس کو وضوء کرنا چاہئے اور جو عورت اپنی شرمگاہ چھوئے تو اس کو بھی وضوء کرنا چاہئے۔"(" صحیح الجامع"(2725)

مرد کا اپنی شرمگاہ چھونے سے وضوء ٹوٹ جانے پر قیاس کرتے ہوئے۔

ملاحظہ:

دوسرے قول کو ابن باز نے اختیار کیا اور ترجیح دی ہے۔

سوال:279	کیا کسی غیر مرد یا عورت (بڑے یا چھوٹے) کی شرمگاہ چھونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے؟
جواب:279	کسی غیر مرد یا عورت (بڑے یا چھوٹے) کی شرمگاہ چھونے کے ضمن میں علماء کے دو مختلف قول ہیں :

پہلا قول:

کسی غیر مرد یا عورت چاہے وہ بڑا یا چھوٹا، اس کی شرمگاہ چھونے سے مطلق طور پر وضوء ٹوٹ جاتا ہے؛ اور یہ شافعیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے اور اسی کو ابن باز رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا۔

غیر کی شرمگاہ۔ جس کا چھونا اس کے لئے حرام ہے۔ چھونے سے شہوت برانگیختہ ہونے کا زیادہ باعث ہوتا ہے۔

کبھی انسان کو دوسرے کی شرمگاہ چھونے کی ضرورت پیش آتی ہے، اس لئے اگر خود کی شرمگاہ چھونے سے وضوء ٹوٹ جائے تو دوسرے کی شرمگاہ چھونے سے بدرجہ اولی وضوء ٹوٹ جائے گا۔

دوسرا قول:

کسی غیر مرد یا عورت، چاہے وہ بڑا یا چھوٹا، اس کی شرمگاہ چھونے سے مطلق طور پر وضوء نہیں ٹوٹتا؛ اور یہ حنفیہ اور ظاہریہ کا مذہب ہے۔

عَنْ بُسرَةَ بنتِ صَفْوَانَ رَضِيَ اللهُ عنها ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:" مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ."

سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "جو اپنا عضو تناسل چھوئے وہ وضو کرے"۔(سنن ابی:181)

نبی ﷺ نے اپنے آلہ تناسل کے چھونے سے وضوء کرنے کا حکم فرمایا نہ کہ کسی اور کا چھونے سے، اور یہ ایسی علت ہے جس کے معنی کا ادراک عقل نہیں کر سکتی، اس لئے اس کو دوسرے پر قیاس کرنا ممکن نہیں ہے۔

بنیادی اصول وہی ہے جس پر اجماع منعقد ہے کہ: وضوء کا ٹوٹنا، اجماع یا تاویل کا احتمال نہ رکھنے والی متحقق سنت ہی کی بناء پر ہو گا، اس لئے ہم اس بنیادی اصول سے اسی وقت ہٹیں گے جب (وضوء ٹوٹ جانے کی) کوئی یقینی دلیل وارد ہو۔

ملاحظہ:

احتیاط کرتے ہوئے وضوء کر لے تا کہ اختلاف سے دور رہے اور عبادات میں شک سے بچے۔

سوال:280 کیا دبر یعنی پاخانہ والی جگہ چھونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:280 پاخانہ والی جگہ چھونے سے وضوء ٹوٹنے کے ضمن میں اہل علم کے دو مختلف قول ہیں:

پہلا قول:

دبر چھونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے؛ اور یہ شافعیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے اور سلف کی ایک جماعت اسی کی قائل ہے اور اسی کو شوکانی اور ابن باز نے اختیار کیا ہے۔

((عن عبدِ اللهِ بنِ عمرٍو رَضِيَ اللهُ عنهما: أنَّ النبيَّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم قال: ((أيُّما رَجلٍ مسَّ فَرجَه، فليتوضَّأ، وأيُّما امرأةٍ مسَّت فرجَها، فلْتتوضَّأْ))

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو مرد اپنی شرمگاہ چھوئے تو اس کو وضوء کرنا چاہئے اور جو عورت اپنی شرمگاہ چھوئے تو اس کو بھی وضوء کرنا چاہئے۔(" صحیح الجامع "(2725)

دبر شرمگاہ ہے کیونکہ وہ پیٹ کا شگاف ہے۔

دوسرا قول:

دبر چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا؛ اور یہ حنفیہ، مالکیہ، ظاہر یہ اور ایک روایت کے مطابق حنابلہ کا مذہب ہے اور سلف کی ایک جماعت اسی کی قائل ہے۔

عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عنه ، قال: خَرَجْنَا وَفْدًا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، جَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا تَرَى فِي رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ:" وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْكَ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْكَ؟ ".

سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک وفد کی شکل میں نکلے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اور ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز ادا کی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ایک

شخص جو دیہاتی لگ رہا تھا آیا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اس آدمی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو نماز میں اپنا عضو تناسل چھولے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا یا حصہ ہی تو ہے"۔(سنن نسائی:165)

آلہ تناسل جس طرح انسانی جسم کا ایک حصہ ہے، یہی حکم دبر کا بھی ہے؛ اس لئے دبر چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ عضو تناسل چھونے سے وضوء کے واجب ہونے کے نصوص وارد ہیں نہ کہ دبر چھونے کے، اس لئے بنیادی اصول یہی ہے کہ طہارت باقی ہے اور وضوء نہیں ٹوٹا، اور ہم اس بنیادی اصول سے اسی صورت میں نکلیں گے جب کوئی یقینی دلیل وارد ہو۔

سوال:281 کیا دونوں خصیوں، چوتڑوں اور چڈھوں کے اطراف کے دونوں جانبین کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:281 خصیوں، چڈھا کے اطراف کے دونوں جانبین (میل جمع ہونے کی جگہ) اور چوتڑوں کے چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا اور اس پر چاروں فقہی مذاہب: حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا اتفاق ہے اور عام اہل علم اسی کے قائل ہیں؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ خصیوں، چوتڑوں اور چڈھا کے اطراف کے دونوں جانبین کے چھونے کے ضمن میں کوئی ایسی دلیل وارد نہیں ہے جو شرمگاہ کے علاوہ حصوں کے ناقض وضوء ہونے پر دلالت کرے، اس لئے اصل یہی ہے کہ وضوء باقی ہے اور وضوء کی صحت ختم ہونے کا حکم کسی دلیل ہی کی بنیاد پر لگایا جائے گا۔

سوال:282 کیا چوپایہ کی شرمگاہ چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:282 چوپایہ (درندہ کے علاوہ جانور کو کہتے ہیں) کی شرمگاہ چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا ہے اور اس پر چاروں فقہی مذاہب: حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ اور حنابلہ کا اتفاق ہے، اور اکثر اہل علم اسی کے قائل ہیں۔ ابن تیمیہ نے اس مسئلہ میں اجماع نقل کیا ہے؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ یا صحیح قیاس سے اس بات کی کوئی دلیل نہیں ملتی کہ یہ ناقض وضوء ہے۔

سوال:283 کیا مرتد ہو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:283 اسلام سے پھر جانا۔ اس ہلاکت سے اللہ تعالی کی پناہ۔ ناقض وضوء ہونے کے ضمن میں فقہاء کے دو مختلف قول ہیں :

پہلا قول: ارتداد ناقض وضوء ہے، یہ مالکیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے اور ایک صورت میں یہی شافعیہ کا مذہب ہے اور سلف کی ایک جماعت اسی کی قائل ہے اور اسی کو ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن باز رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا۔

وَمَنْ يَكْفُرْ بِالإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [المائدة: ٥] . "منکرین ایمان کے اعمال ضائع اور اکارت ہیں"

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ [الزمر: ٦٥] .

"یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہو جائے گا"

وضوء ایک عمل ہے اس لئے قرآن مجید کی ان دونوں آیات کی روشنی میں ارتداد سے عملِ وضوء ضائع ہو جائے گا۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عنه ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو، فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا . "

ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے (جن کا نام حارث یا عبید یا کعب بن عاصم یا عمرو ہے) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "طہارت آدھے ایمان کے برابر ہے۔ اور "الحمد للہ" ترازو کو بھر دے گا اور "سبحان اللہ" اور "الحمد للہ" دونوں آسمانوں اور زمین کے بیچ کی جگہ کو بھر دیں گے اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیری دلیل ہے۔ دوسرے پر یا دوسرے کی دلیل ہے تجھ پر، ہر ایک آدمی (بھلا ہو یا برا) صبح کو اٹھتا ہے یا پھر اپنے تئیں آزاد کرتا ہے یا اپنے آپ کو تباہ کرتا ہے۔ "(صحیح مسلم: 223)

جب پاکی آدھا ایمان ہوا اور ارتداد ایمان ہی کو باطل کر دیتا ہے تو ارتداد وضوء کو بھی باطل کر دیتا ہے کیونکہ وضوء آدھا ایمان ہے۔

دوسرا قول:

ارتداد سے وضوء نہیں ٹوٹتا اور یہ حنفیہ، شافعیہ اور ایک قول کے مطابق مالکیہ کا مذہب ہے اور اسی کو ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا۔

اللہ تعالی کا قول ہے: وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ [البقرة: 217].

"اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں، ان کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت ہو جائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔"

اس آیت میں یہ دلیل ہے کہ ارتداد سے عمل ضائع نہیں ہوتا الا یہ کہ یہ ارتداد، مرتد کی موت تک ساتھ رہے۔

دوم: قرآن مجید، صحیح یا ضعیف نوعیت کی سنتوں، اجماع اور قیاس کی کوئی ایسی دلیل نہیں کہ ارتداد سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، بلکہ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ ارتداد سے جنابت کا غسل، حیض کا غسل اور اس کی سابقہ آزادی کو وضوء نہیں ٹوٹتا تو ارتداد سے وضوء ٹوٹ جائے گا؟!

نوٹ:

شیخ رضا اللہ عبد الکریم حفظہ اللہ نے ترجیح قول اول کو دی ہے کیونکہ ایمان ہی نہ رہا تو وضوء کیسے باقی رہ سکتا ہے۔

سوال:284 نواقضِ وضو کا مختصر خاکہ پیش کیجیے؟

جواب:284

1) حدثِ اکبر([جماع یا خروج منی]جنابت)، حیض ونفاس) سے غسل فرض ہو جاتا ہے لہذا جو چیزیں غسل کو فرض کر دیتی ہیں بالاجماع ان چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔(سورۃ المائدۃ، سورۃ نمبر5، آیت نمبر:6)

2) مذی اور ودی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔(مذی: یعنی کہ عضوءِ خاص سے نکلنے والا وہ سفید پانی جو میاں بیوی کے بوس وکنار کی وجہ سے یا شہوت کے وقت شرم گاہ سے خارج ہوتا ہے، یہ مرد اور عورت دونوں میں یکساں ہے)(صحیح البخاری:132)

3) پیشاب کا قطرہ خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔(صحیح البخاری:228)

4) ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔(صحیح البخاری:137)

5) پاخانہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔(سورۃ المائدۃ، سورۃ نمبر 5، آیت نمبر :6۔ صحیح

البخاری:6954)

6) (گہری) نیند سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔(سنن ابو داود:203، حسن)

7) شہوت سے شرمگاہ کو اگر بلاحائل ہاتھ لگ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ورنہ نہیں (ترجیح الالبانی)۔(سنن النسائی:163)

8) شرمگاہ سے شرم گاہ بلاحائل مل جائے تو وضو اور غسل ٹوٹ جاتا ہے اور غسل بھی لازم ہے۔(صحیح البخاری:291)

9) اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔(صحیح مسلم:360[802])

10) عقل کے زائل ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔(یعنی کہ بیہوشی، جنون یا مرگی کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)(صحیح البخاری:687۔الاجماع لابن المنذر، رقم:2)

سوال:285 مذی اور ودی کسے کہتے ہیں؟

جواب:285 **مذی:**

یعنی کہ عضوءِ مخصوص سے نکلنے والا سفید پانی میاں بیوی کے بوس وکنار کی وجہ سے شرم گاہ سے خارج ہونے والا پانی۔ مذی شہوانی جذبات اور کبھی بغیر شہوت کے اور بیماری کے سبب سے بھی نکلتی ہے یہ شرط نہیں ہے کہ میاں بیوی کے بوس وکنار کی وجہ سے ہی خارج ہو۔

ودی:

یعنی کہ پیشاب سے پہلے یا بعد میں نکلنے والا وہ مادہ جو چمک دار، چپچپا سیال پانی کا، سا ہوتا ہے بعض نے اس کو پیشاب کے قطروں سے بھی تعبیر کیا جو اکثر اوقات پیشاب کرنے کے کچھ وقت بعد نکلتے ہیں۔

مذی ہو یا ودی دونوں حالتوں میں وضو لازم ہو جاتا ہے اور غسل منی کے اخراج کے بعد ہی واجب ہوتا ہے۔

سوال:286 کیا پیشاب کے قطرے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:286 اس بات پر علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ سبیلین (آگے اور پیچھے) سے کچھ بھی خارج ہو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ وضو کے بعد جب پیشاب کے قطرے نکلتے ہیں تو

وضوٹوٹ جاتا ہے البتہ علمائے کرام کہتے ہیں کہ جب کسی کو پیشاب کے قطرے نکلتے ہیں اس شخص اس بات کا یقین ہونا چاہئے چنانچہ علمائے کرام نے اس مسئلے میں یہ قاعدہ بتایا ہے وہ یہ ہے کہ:((اليقين لا يزول بالشك))"یقین کو شک سے دور نہیں کیا جاسکتا"۔چنانچہ صحیحین میں ہمیں یہ الفاظ ملتے ہیں سیدنا عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ:" لَا يَنْفَتِلْ أَوْ لَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا))

وہ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اپنی شکایت بیان کی کہ ان کو نماز میں اب لگتا ہے کہ کوئی چیز خارج ہوئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (نماز سے) نہ پھرے یا نہ مڑے، جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ پائے۔(صحیح البخاری:137۔و صحیح مسلم:361[804])

اوپر جو حدیث اور امام نووی رحمہ اللہ کا قول ذکر کیا گیا یہ ہوا خارج ہونے کے بارے میں ہے لیکن قاعدہ اور اصول ایک ہی ہے یعنی کہ اگر کسی کو پیشاب کے قطرے نکلنے کی علت ہو اور اس کو اس بات پر یقین بھی ہو تو اس صورت میں نماز سے قبل ہو تو وضو لازم ہے اور اگر دورانِ نماز ہو تو وضو لازم نہیں ہوتا۔

سوال:287 **پیشاب کے قطروں سے کیسے بچیں؟**

جواب:287 جس کسی کو پیشاب کرنے کے بعد وقتاً فوقتاً پیشاب کے قطرے آنے کی علت ہو تو ایسے شخص کو چاہئے پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد کچھ دیر انتظار کرے اور فارغ ہوتے وقت اچھی طرح سے عضوء سے پیشاب کو نکالے، کھانس نے سے بھی پیشاب کے قطرے نکل جاتے ہیں، مزید یہ کہ تھوڑا سا چہل قدمی کرلے اور کچھ دیر انتظار کے بعد جب اطمنان ہو جائے تو وضو کرلے لہذا پیشاب سے فارغ ہونے اور نمازِ باجماعت کے درمیان اتنا وقت ہو کہ آپ پوری طرح سے پیشاب سے فارغ ہوسکیں،اس صورت میں کسی ڈاکٹر سے باضابطہ علاج کرنا بے ضروری ہے کیونکہ جب تک کوئی بھی انسان اس مرض میں مبتلا رہے گا نمازوں اور دیگر عبادات میں اس طرح کی مشکلیں پیش آتی رہیں گی لہذا مرض کا علاج لازم ہے، نیز اس علت کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں:

نمبر ایک- اگر کسی کو یہ مرض بہت زیادہ ہو اس کے لئے علمائے کرام یہ حکم تجویز کرتے ہیں کہ ایسا شخص معذور ہے لہذا نماز کا وقت شروع ہوتے ہی وہ وضو کرکے نماز ادا کر سکتا ہے اور اسی وضو کے ساتھ وہ دیگر عبادات بھی کر سکتا ہے البتہ جب با جماعت نماز کا وقت ختم ہو جائے تو اس کا وضو بھی ختم ہو جاتا ہے۔ (شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے وقت داخل ہوتے ہی وضو کرنا کی اور جماعت ہوتے ہی بلا سبب ناقض ہونے کو قبول نہیں کیا)

نمبر دو: اگر کسی کو قطرے کی علت کم ہو تو ایسا شخص معذور نہیں کہلائے گا تو ایسے شخص کو چاہئے کہ پیشاب کرنے کے اچھی طرح وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

سوال:288 ہوا خارج ہونے کا مرض اور اس کا حکم بیان کیجیے؟

جواب:288 بعض لوگوں کو ہوا خارج ہونے کا مرض ہوتا ہے اور اس میں مسلسل ہوا خارج ہوتی رہتی ہے علمائے کرام نے اس مرض کے بارے میں یہ کہا ہے جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((حُكْمُهُ حُكْمُ أَهْلِ الْأَعْذَارِ: مِثْلِ الِاسْتِحَاضَةِ وَسَلَسِ الْبَوْلِ؛ وَالْمَذْيِ؛ وَالْجُرْحِ الَّذِي لَا يَرْقَأُ؛ وَنَحْوِ ذَلِكَ. فَمَنْ لَمْ يُمْكِنْهُ حِفْظُ الطَّهَارَةِ مِقْدَارَ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي وَلَا يَضُرُّهُ مَا خَرَجَ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يَنْتَقِضُ وَضُوْءُهُ بِذَلِكَ بِاتِّفَاقِ الْأَئِمَّةِ وَأَكْثَرُ مَا عَلَيْهِ أَنْ يَتَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلَاةٍ))

ان کے لئے وہی حکم ہے جو عذر والوں کے لئے ہے مثلاً استحاضہ، پیشاب کے قطرے، مذی اور وہ زخم جو سوکھتے نہ ہوں یہ تمام علتیں عذر میں شمار ہوتی ہیں لہذا جس کسی کے لئے نماز ادا کرنے کے دوران اور وقت میں بھی وضو باقی رکھنا ممکن نہ ہو تو ایسے فرد کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ وضو کرکے نماز شروع کر دے اور نماز کے دوران مذکورہ علتوں میں سے کوئی بھی علت اس کے لئے کوئی نقصاندہ نہیں ہوگی اور نہ اس کی وجہ سے اس کا وضو ختم ہو جائے گا اس بات پر علمائے کرام کا اجماع ہے لیکن ایسا شخص ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے گا۔

(مجموع فتاوی لابن تیمیہ:221/21،"باب نواقض الوضوء خروج النجاسات من غير السبيلين"،الناشر: مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة المنورة، السعودية)

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

((وهذه الغازات التي شكوتَ منها حكمها حكم المستحاضة ومن

به سلس البول))

(سائل نے پیٹ کی گیس کے بارے میں سوال کیا ہے) تو یہ گیاسز کی شکایت میں شمار کی جاتی ہیں لہذا اس کا حکم استحاضہ اور مسلسل پیشاب کے قطروں کے گرتے رہنے کا حکم ہے۔(الشرح الممتع علی زاد المستقنع لابن عثیمین: 1/ 413، الناشر: دار ابن الجوزی)

یعنی اس مرض میں مبتلا افراد کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے نیا وضو کریں اور دورانِ نماز اگر ہوا خارج بھی ہو جائے تو اس کی طرف دھیان نہ دے اطمینان سے اپنی نماز ادا کریں چونکہ یہ اہل عذر میں شمار کئے جاتے ہیں تو ان شاء اللہ ان سے اس بابت سوال نہ ہو گا۔ واللہ اعلم

سوال:289 بدبودار ہوا خارج ہونے کا مرض اور اس کا حکم؟

جواب:289 سیدنا معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن امیر المومنین سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے فرمایا(طویل حدیث کا آخری حصہ):((لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، " إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ، أَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ، فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا))

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی آدمی سے ان (لہسن اور پیاز) کی بو آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بقیع کی طرف نکال دینے کا حکم صادر فرماتے۔"(صحیح مسلم: 567[1258])

بعض علمائے کرام نے اس حدیث کی بنیاد پر یہ کہا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی بھی بدبو کے ساتھ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ مساجد کو ہر طرح کی گندگی اور بدبو سے پاک و صاف رکھنا لازم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نمازیوں اور خصوصاً فرشتوں کو اس بدبو کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے لہذا جو کوئی اس مرض میں مبتلا ہے اس کو چاہیئے کہ فوراً اس کا علاج کروائے تاکہ اس کی یہ بیماری لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنے۔ واللہ اعلم

سوال:290 کیا سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:290 اس مسئلے میں علمائے کرام کے مختلف اقوال ملتے ہیں:

نیند کسی بھی حالت میں ہو ناقضِ وضو ہے۔

نیند کسی بھی حالت میں ناقضِ وضو نہیں ہے۔

بیٹھے بیٹھے اونگنے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی بیٹھے بیٹھے سو جانے سے وضو ٹوٹتا ہے۔

اصل بنیاد یہ ہے کہ گہری نیند سے وضوء ٹوٹتا ہے چاہے لیٹ کر یا بیٹھ کر۔(اس کو ترجیح دی ہے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ، الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے)

سوال:291 دورانِ نماز سونے والے کا وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب:291 اس مسئلے میں بعض یہ کہتے ہیں کہ چونکہ نماز میں مسلسل حرکت ہوتی رہتی ہے پہلے قیام کیا پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا وغیرہ لہذا ایسا شخص گہری نیند نہیں سو سکتا۔

بحالتِ نیند وضو کا نہ ٹوٹنا انبیائے کرام علیہم السلام کا خاصہ ہے:((۔۔۔ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِي فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔۔۔))

۔۔۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جس قدر اللہ کو منظور تھا، پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے، حتیٰ کہ خراٹوں کی آواز آنے لگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مؤذن حاضر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اطلاع دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ نماز کے لیے تشریف لے گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔۔۔

(سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ) ہم نے عمرو سے کہا، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں، دل نہیں سوتا تھا، عمرو نے کہا میں نے عبید بن عمیر سے سنا، وہ کہتے تھے کہ انبیاء علیہم السلام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں، پھر (قرآن کی یہ) آیت پڑھی: میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔(صحیح البخاری:138)

بعض علمائے کرام کہتے ہیں کہ نیند بذاتِ خود وضو توڑنے والی نہیں ہے البتہ نیند سے وضو اس لئے ٹوٹ جاتا ہے کہ انسان کو نیند کی حالت میں کسی چیز کا علم نہیں رہتا لہذا دورانِ نیند ہوا بھی خارج ہو جائے تو آدمی کو کچھ پتہ نہیں رہتا لیکن اس علت سے انبیائے کرام علیہم السلام بری ہیں انبیائے کرام علیہم السلام کا وضو بحالتِ نیند بھی نہیں ٹوٹتا کیونکہ انبیائے کرام علیہم السلام کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا البتہ انبیائے کرام علیہم السلام نیند کی حالت میں وضو ٹوٹتا ہے تو انبیائے کرام علیہم السلام کو اس بات کا علم ہو جاتا ہے البتہ ایک عام آدمی کو نیند کی حالت میں کچھ ہوش نہیں رہتا اور نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے لہذا ایک عام آدمی کو نیند کی حالت میں اس بات کا علم نہیں رہتا کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے یا

نہیں۔لہذا مندرجہ بالا دلیل خاص ہے عام نہیں نیند کی حالت میں وضو کا نہ ٹوٹنا یہ انبیائے کرام ﷺ کے ساتھ خاص ہے، ایک نبی کو نیند کی حالت میں بھی وحی آسکتی ہے اسی لئے نبیوں کی آنکھ سوتی لیکن دل نہیں سوتے ۔

سوال:292 کیا گوٹھ(ایک طرح کی بیٹھک)مار کر سونے سے وضوٹوٹتا ہے؟

جواب:292 (اَلْإِحْتِبَاء/ احْتَبَي) گوٹھ مار کر بیٹھنا؛یعنی کہ کسی کپڑے کی مدد سے یا اپنے ہاتھوں کی مدد سے پاؤں اور پیٹ کو ملا کر جکڑنے کو(اَلْإِحْتِبَاءُ/ احْتَبَي گوٹھ مار کر بیٹھنا) کہا جاتا ہے یعنی کہ دونوں گھٹنے کھڑے کر کے تلوے زمین پر لگا کر بیٹھے اور دونوں ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں تو اس بیٹھک کو احتباء(گوٹھ مار کر بیٹھنا) کہا جاتا ہے۔

(احْتَبَي بالثَّوب)عام)(فعل(کپڑے کو سرین کے بل بیٹھ کر کمر اور پنڈلیوں کے ارد گرد باندھنا، حبوہ بنانا۔اس کی مزید تفصیلات (almaany.com) پر ملاحظہ فرمائیں۔

گوٹھ مار کر سونے والے کا کھڑے ہو کر سونے والے کا اور سجدہ میں سونے والے کا وضو نہیں ٹوٹتا یہاں تک کہ وہ لیٹ کر نہ سو جائے اور جب کوئی لیٹ کر سو جاتا ہے تو اس پر وضو ہے، یہ روایت موقوف ہے۔(سنن الکبریٰ للبیہقی:1/197،کتاب الطہارۃ،باب ما ورد في نوم الساجد، رقم:603)

نوٹ: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو "سلسلۃ احادیث الضعیفۃ" میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ((وقال: " وهذا موقوف " . قلت: وإسناده جيد كما قال الحافظ في "التلخيص ". لكن الراجح أن العمل على خلافه كما تقدم في آخر الحديث الذي قبله))امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موقوف کہا ہے،میں(شیخ البانی)کہتا ہوں کہ اس کی اسناد جید ہیں جیسا کہ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے "التلخیص" میں کہا ہے لیکن راجح بات یہ ہے کہ عمل اس کے بر خلاف ہے جیسا کہ اس سے پہلے والی حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

(السلسلۃ احادیث الضعیفۃ للالبانی:2/371،رقم:954،الناشر: مكتبة المعارف،رياض)

نیند کی دو قسمیں ہیں ہلکی نیند(اونگھ)اور گہری نیند،بلا شبہ گہری نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے البتہ ہلکی نیند یا اونگھ سے وضو نہیں ٹوٹتا ان دو قسم کی نیندوں کی تین قسمیں ہیں:

1) "ثقيل طويل "طویل بھاری نیند طویل اور بھاری نیند وہ ہوتی ہے جس میں ہوش وہواس کام نہیں کرتے اس طرح کی نیند میں انسان کو یہ پتہ نہیں رہتا کہ اس نے نیند کی حالت میں کیا کیا اور کیا نہیں کیا اس نیند کی دیگر علامات یہ ہیں کہ

اگر کوئی چیز اس کے ہاتھ سے گر جائے یا تو اس کو پتہ نہیں چلتا اور اگر اس کے منہ سے تھوک نکلے تو اس کو اس بات کا علم نہیں رہتا نہ اس کو کوئی آواز سنائی دیتی ہے اور نہ کچھ نظر آتا ہے یہ ایک گہری نیند ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

2) "ثقيل قصير" مختصر بھاری نیند: اس نیند کو بھی گہری نیند میں شمار کیا جاتا ہے اور اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

3) "خفيف قصير" مختصر ہلکی نیند: یہ نیند دراصل اونگھ میں شمار کی جاتی ہے اور اس بات پر علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ اونگھ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

گہری نیند چاہے وہ کم ہو یا زیادہ اس پر وضو فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں سورۃ المائدۃ سورۃ نمبر 5، آیت نمبر: 6 میں ارشاد فرمایا:

﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ الْآيَةَ﴾

جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے چہروں کو دھولیا کرو۔

لہٰذا جو شخص نماز کے لئے اٹھے تو اس کو چاہیئے کہ وہ سب سے پہلے وضو کر لے جیسا کہ اس آیت مبارکہ کی تشریح میں زید ابن اسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((وَحَدَّثَنِي، عَنْ مَالِك، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ،" أَنَّ تَفْسِيرَ هَذِهِ الْآيَةِ: يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ سورة المائدة آية ٦: أَنَّ ذَلِكَ إِذَا قُمْتُمْ مِنَ الْمَضَاجِعِ، يَعْنِي النَّوْمَ"))

"اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا کہ: جب اٹھو تم نماز کے لیے تو دھوؤ منہ اپنا، اور ہاتھ اپنے کہنیوں تک، اور مسح کرو سروں پر، اور دھوؤ پاؤں اپنے ٹخنوں تک، اس سے یہ غرض ہے کہ جب اٹھو نماز کے لیے سو کر۔"

(مؤطا مالک روایۃ یحیٰ: 38)

﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ﴾ یہاں پر مراد (الْمَضَاجِعِ) ہے یعنی کہ (مِنَ النَّوْمِ) میں نے اس سلسلے میں سیدنا صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ذکر کر دی ہے اور اس حدیث کو شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن کہا ہے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی میں نے ذکر کر دی ہے لہٰذا یہ دونوں احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ گہری نیند وضو کو توڑ دیتی ہے اور گہری نیند میں انسان کو ہوا خارج ہونے کا پتہ بھی نہیں چلتا یہاں پر گہری نیند سے مراد گہری طویل نیند اور گہری مختصر نیند دونوں شامل ہے البتہ اونگھ اور ہلکی نیند سے انسان کا شعور غافل نہیں ہوتا لہٰذا اس پر وضو نہیں ہے جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے اس حدیث میں اس بات کا ذکر ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے سو جایا کرتے تھے پھر جب نبی کریم نماز پڑھاتے تو وہ نماز ادا کر لیا کرتے تھے لہٰذا اس پر امام

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح باب قائم کیا ہے((باب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ نَوْمَ الجَالِسِ لاَ يَنْقُضُ الْوُضُوءَ)) بیٹھے بیٹھے سوجانے سے وضو نہیں ٹوٹتا چنانچہ اکثر علمائے کرام کا اسی پر عمل ہے، چنانچہ ان تمام دلائل سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ گہری نیند وضو کو توڑتی ہے اور ہلکی نیند اور اونگھ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ واللہ اعلم

سوال:293	کیا شرمگاہ کو اگر ہاتھ لگ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے؟
جواب:293	**نوٹ**: یادرہے شرم گاہ کو ہاتھ لگنے سے وضو کے ٹوٹنے کا مسئلہ تب ہی ہے جب ہاتھ بلا حائل لگے، اور اگر کپڑے وغیرہ کے اوپر سے لگتا ہے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

شرمگاہ کو اگر ہاتھ لگ جائے تو وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں اس بارے میں علمائے کرام کے درمیان اختلاف ہے۔

قول اول:

شرمگاہ کو ہاتھ لگنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:

((دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ، فَقَالَ مَرْوَانُ: مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ الْوُضُوءُ، فَقَالَ عُرْوَةُ: مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ. فَقَالَ مَرْوَانُ: أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ))

"کہ میں مروان بن حکم کے پاس گیا، پھر ہم نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضو لازم آتا ہے، تو مروان نے کہا: ذکر (عضو تناسل) کے چھونے سے وضو ہے، اس پر عروہ نے کہا: مجھے معلوم نہیں، تو مروان نے کہا: سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ "جب کوئی اپنا ذکر (عضو تناسل) چھوئے تو وضو کرے۔"

(سنن النسائی:163)

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

((الْحَدِيثُ أَخْرَجَهُ أَيْضًا مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ الْجَارُودِ قَالَ أَبُو دَاوُد قُلْت لِأَحْمَدَ: حَدِيثُ بُسْرَةَ لَيْسَ بِصَحِيحٍ، قَالَ: بَلْ هُوَ صَحِيحٌ، وَصَحَّحَهُ الدَّارَقُطْنِيّ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَكَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَأَبُو حَامِدِ بْنُ الشَّرَفِيِّ تِلْمِيذُ مُسْلِمٍ، وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْحَازِمِيُّ))

اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور

امام ابن جارود رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے، امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ سیدہ بسرہ بنت صفوان کی حدیث صحیح ہے تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سیدہ بسرہ بنت صفوان کی حدیث صحیح ہے امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح کہا ہے، امام یحیٰ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح کہا ہے امام عبد البر رحمۃ اللہ علیہ، ابو حامد بن شرقی تلمیذ مسلم رحمۃ اللہ علیہ، اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور اور امام حازمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

(نیل الاوطار للشوکانی:1/249،"أبواب نواقض الوضوء-باب الوضوء من لمس القبل")

سیدنا مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كُنْتُ أُمْسِكُ الْمُصْحَفَ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَاحْتَكَكْتُ، فَقَالَ سَعْدٌ :" لَعَلَّكَ مَسَسْتَ ذَكَرَكَ"، قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: " قُمْ فَتَوَضَّأْ"، فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ))

کہ میں کلام اللہ لیے رہتا تھا اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے، ایک روز میں نے کھجایا تو سیدنا سعد نے کہا کہ شاید تم نے اپنی شرمگاہ کو چھوا ہے تو میں نے جواب دیا کہ ہاں! تو سیدنا سعد نے کہا جاؤ جا کر وضو بنا کر آؤ، تو میں گیا اور وضو بنا کر آیا۔

(مؤطا امام مالک روایۃ یحیٰ، کتاب الطہارۃ، بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ-شرمگاہ کو چھونے سے وضو لازم ہونے کا بیان، حدیث نمبر:89)

سوال:294	کیا مرد اور عورت اس حکم میں دونوں برابر ہیں؟
جواب:294	ہاں! مرد اور عورت اس حکم دونوں برابر ہیں:

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْخَطَّابِيَّ، حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ، فَلْيَتَوَضَّأْ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ"))

جو بھی آدمی اپنی شرمگاہ کو چھوئے گا وہ نیا وضو کریگا اور جو عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے گی وہ بھی نیا وضو کرے گی۔

(مسند احمد ابن حنبل:6/487، مسند مکثرین، حدیث نمبر:7076، الناشر: دارالحدیث القاہرۃ، شیخ احمد محمد شاکر

رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

✓ شیخ البانی رحمہ اللہ علیہ اس حدیث کو " صحیح الجامع" حدیث نمبر :2725میں ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو" صحیح "کہاہے۔

✓ شیخ شعیب ارناؤوط رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کو "حسن" کہا ہے:(مسند احمد:11 /648،رقم:7075،الناشر: مؤسسۃ الرسالۃ)

شرمگاہ اور ہاتھ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو نیا وضو کرنا ضروری ہے: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((حديث أبي هريرة مرفوعا: إِذَا أَفْضَى أَحدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى فَرْجِهِ ، لَيْسَ دُونَهَا حجَابٌ وَلَا سِتْرٌ ، فَقَدْ وَجب عَلَيْهِ الْوضُوءُ)) جب بھی تم میں سے کوئی اپنا ہاتھ اپنی شرم گاہ تک لیکر جائے اور شرمگاہ اور ہاتھ کے بیچ میں کوئی پردہ حائل نہ ہو تو اس پر وضو فرض ہو جاتا ہے۔

(سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی::1235)

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں :

((حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ مَسّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ"))کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے شرمگاہ کو ہاتھ لاگایا اس پر وضو ہے۔

(مسند احمد ابن حنبل:21585)

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ))

"کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:جو اپنی شرمگاہ چھوئے تو وضو کرے۔"

(سنن ابن ماجہ:481)

((حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلَّى يَوْمًا مِنَ الضُّحَى وَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ مَسَسْتُ ذَكَرِي فَنَسِيتُ))

نافع رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دن سیدنا عبد اللہ ابن عمر نے بوقتِ نماز کے وقت میں فجر کی نماز ادا کی اور فرمایا

میں نے (فجر کی نماز کے وقت) اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا اور بھول گیا (شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بعد میں نے بغیر وضو کئے فجر کی نماز ادا کرلی اسی وجہ سے میں نے پھر سے فجر کی نماز ادا کی ہے)

(مصنف ابن ابی شیبۃ:1748)

((حَدّثَنَا ابْنُ عُلَيّة، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا مَسّ فَرْجَهُ أَعَادَ الْوُضُوءَ))

نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بعد نیا وضو کیا کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ:1749)

((حَدّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ حَدّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ، وَابْنِ عُمَرَ قَالَا: مَنْ مَسّ ذَكَرَهُ تَوَضّأَ))

عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبداللہ ابن عباس اور عبداللہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ جس نے شرمگاہ کو ہاتھ لگایا وہ وضو کرے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ:2/351، حدیث نمبر:1752)

قول ثانی:

سوال:295 شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب:295 ((قَدِمْنَا عَلَى نَبِيّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ،" مَا تَرَى فِي مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: هَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ؟ أَوْ قَالَ: بَضْعَةٌ مِنْهُ"، قَالَ أَبُو دَاوُد: رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وشعبة، وابن عيينة، وجرير الرازي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ.))

کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اتنے میں ایک شخص آیا وہ دیہاتی لگ رہا تھا، اس نے کہا: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! وضو کر لینے کے بعد آدمی کے اپنے عضو تناسل چھونے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو اسی کا ایک لوتھڑا ہے، یا کہا: ”ٹکڑا ہے"۔

(سنن ابو داود:182)

قول ثالث:

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی حدیث میں اس طرح تطبیق کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جو کوئی شہوت کے ساتھ چھوئے گا اس پر وضو ہے اور جو کوئی بغیر شہوت کے چھوئے چاہے بالغ شخص کی شرمگاہ ہو یا چھوٹے بچوں کی شرمگاہ ہو اس پر وضو نہیں یعنی کہ سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی حدیث بغیر شہوت کے شرمگاہ کو چھونے پر وضو نہیں اس پر دلالت کرتی ہے اور سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی حدیث شہوت کے ساتھ شرمگاہ کو چھونے پر وضو لازم ہے اس بات پر دلالت کرتی ہے ہم اس بارے میں یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شہوت کے ساتھ شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو وضو لازم ہے اور اگر کسی نے بغیر شہوت کے (یا ضرورت کے تحت) شرمگاہ کو ہاتھ لگایا تو وضو نہیں ٹوٹتا چنانچہ اگر کسی نے شہوت کے ساتھ ہاتھ لگایا ہے تو اس پر وضو لازم ہے اور اگر کسی نے بغیر شہوت کے یا ضرورت کے مطابق ہاتھ لگایا ہے تو اس پر وضو لازم نہیں جیسا کہ سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ "بلاشبہ وہ تمہارے جسم کا ہی حصہ ہے" لہٰذا اگر کوئی اپنی شرمگاہ کو اس طرح سے ہاتھ لگائے جیسا کہ جسم کے دوسرے حصوں کو ہاتھ لگاتا ہے تو یہ بات اسی طرح ہے کہ کوئی بھی شخص اپنی شرمگاہ کے علاوہ جسم کے دیگر حصوں کو شہوت کے ساتھ ہاتھ نہیں لگاتا بعینہٖ اگر کوئی بھی شرمگاہ کو بغیر شہوت کے ہاتھ لگاتا ہے جیسا کہ جسم کے دیگر حصوں کو ہاتھ لگاتا ہے تو اس پر وضو ضروری نہیں ہے، اس طرح سے دونوں احادیث کو تطبیق ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

(سید سابق) نمبر 4 کے تحت کہتے ہیں: احناف کی یہ رائے ہے کہ شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اس کی دلیل حدیثِ طلق بن علی (رضی اللہ عنہ) ہے اس حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی شرمگاہ کو چھویا ہے تو کیا اس پر وضو واجب ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں کیونکہ وہ تمہارے جسم کا حصہ ہے رواہ الخمسہ اس حدیث کو امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح کہا ہے۔

میں (شیخ البانی) کہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک کہ "وہ تمہارے جسم کا حصہ ہے" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں ایک لطیف اشارہ موجود ہے کہ شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہیں یہ حکم اس وقت کے لئے ہے جب کہ شرمگاہ کو شہوت کے ساتھ نہ چھوا گیا ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس حالت میں یہ بات ممکن ہے کہ جسم کے ایک عضو سے دوسرے عضو کو چھونے سے تشبیہ دی جاسکتی ہے کیونکہ اس طرح کا چھونا عام حالات میں شہوت کے ساتھ نہیں ہوتا اور یہ بات بالکل واضح ہے اس بنیاد پر احناف کے لئے یہ حدیث دلالت نہیں کرتی یعنی کہ جو اس بات کے قائل ہیں کہ شرمگاہ کو چھونے سے مطلقاً وضو ضروری نہیں ہوتا بلکہ یہ حدیث ان

لوگوں پر دلالت کرتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ بغیر شہوت کے شرمگاہ کو چھونا ناقضِ وضو نہیں ہے البتہ اگر کوئی شہوت کے ساتھ اپنی شرمگاہ کو چھوتا ہے تو سیدہ بسرہ بنت صفوان کی حدیث کی رو سے وضوٹوٹ جاتا ہے لہذا اسی بنیاد پر ان دونوں احادیث (سیدنا طلق بن علی کی حدیث اور سیدہ بسرۃ بنت صفوان کی حدیث) کے درمیان جمع و تطبیق کی جاسکتی ہے ، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مذہب کو اختیار کیا ہے جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کا ذکر اپنی بعض کتب میں کیا جیسا کہ مجھے یاد ہے۔واللہ اعلم (تمام المنۃ فی التعلیق علی فقہ السنۃ للالبانی، صفحہ:103-102،ومن نواقض الوضوء، الناشر: دارالرایۃ)

ملاحظہ: احتیاط یہ ہے کہ دورانِ غسل شرمگاہ کو بغیر حائل ہاتھ لگ جائے بغیر شہوت کے تو اس صورت میں بھی وضوء کرلے تو بہتر ہے تاکہ شک کی کیفیت نہ رہے لیکن کبھی ایسا ہوا کہ شرمگاہ کو شہوت کے بغیر ہاتھ لگا بغیر آڑ کے اور نماز کے بعد یاد آئے یا ماضی میں نمازیں ادا کرلی گئی ہوں تو ان نمازوں کو دہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ بعض محققین (امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ بغیر شہوت کے شرمگاہ کو چھونے پر وہ عام اعضاء کی ہی طرح ایک عضو ہے اور وضوء نہیں ٹوٹتا۔واللہ اعلم

سوال:296 چھوٹے بچے اور بچیوں کی شرمگاہ کو چھونا اور اس کا حکم؟

جواب:296 اس بات سے تمام لوگ بخوبی واقف ہیں کہ کم عمر بچے اور بچیوں کو اکثر گھر کی عورتیں استنجاء کراتی ہیں یعنی کہ ان کی شرمگاہ کو رگڑ رگڑ کر ان کا پیشاب پاخانہ دھوتی ہیں اور صفائی کرتی ہیں، نہلاتی ہیں اور ان کو کپڑے پہناتی ہیں ان تمام کاموں کے درمیان شرمگاہ کو ہاتھ لگنا ممکن ہے لہذا اس مسئلے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے کہ اگر چھوٹے بچوں کی شرمگاہ کو ہاتھ لگ جائے تو وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں اس میں علمائے کرام کے دو اقوال ہیں نمبر ایک وضوٹوٹ جاتا ہے، نمبر دو وضو نہیں ٹوٹتا۔

امام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

((وَلَا فَرْقَ بَيْنَ ذَكَرِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ. وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَبُو ثَوْرٍ وَعَنْ الزُّهْرِيِّ وَالْأَوْزَاعِيِّ: لَا وُضُوءَ عَلَى مَنْ مَسَّ ذَكَرَ الصَّغِيرِ؛ لِأَنَّهُ يَجُوزُ مَسُّهُ وَالنَّظَرُ إلَيْهِ))

1) چھوٹوں اور بڑوں کی شرمگاہ میں کوئی فرق نہیں، عطاء رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، ابو ثور رحمۃ اللہ علیہ سے یہی منقول ہے (کہ چھوٹے ہوں یا بڑے کسی کی بھی شرمگاہ کو ہاتھ لگ جائے تو وضوٹوٹ جاتا ہے)۔

2) زہری رحمۃ اللہ علیہ اور اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ چھوٹے بچوں کی شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

کیونکہ (ضرورت کے تحت) چھوٹے بچوں کی شرمگاہ کو ہاتھ لگانا اور دیکھنا جائز ہے۔

((وَقَدْ رُوِيَ عَنْ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - «أَنَّهُ قَبَّلَ زُبَيْبَةَ الْحَسَنِ، وَرُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَسَّ زُبَيْبَةَ الْحَسَنِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ))

(المغنی لابن القدامۃ المقدسی:، الناشر:1/133، 133 کتاب الطہارۃ، مسألة مس الرجل ذكر نفسه خاصة عمدا، رقم:253)

نوٹ:

((مَسَّ زُبَيْبَةَ الْحَسَنِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ)) کے الفاظ ضعیف ہیں جیسا کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن الکبری میں ذکر کیا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

((فَهَذَا إِسْنَادُهُ غَيْرُ قَوِيٍّ، وَلَيْسَ فِيهِ أَنَّهُ مَسَّهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ))

(سنن الکبریٰ للبیہقی:1/215، کتاب الطہارۃ، "باب ترک الوضوء من مس الفرج بظھر الکف")

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو ضعیف کہا ہے

:(التلخیص الحبیر لابن حجر عسقلانی:1/352، کتاب الطہارۃ، باب الاحداث، الناشر: دار الکتب العلمیۃ)

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

((إذا غسلت طفلاً وأنا متوضئة، فهل ينتقض وضوئي؟ ((نعم إذا مسست فرج الطفل ينتقض الوضوء، فإن مس الفرج من الطفل ومن الكبير ينقض الوضوء، إذا كان من دون حائل، أما مع الحائل ومن وراء الحائل فلا ينقض الوضوء. نعم. المقدم: جزاكم الله خيرًا.))

جی ہاں! اگر کسی نے چھوٹے بچے کی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا تو وضو ٹوٹ جاتا ہے چھوٹے بچے اور بڑوں کی شرمگاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے البتہ شرمگاہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

(نور علی الدرب-حكم وضوء من غسلت طفلاً)

← (یعنی کہ اگر کوئی یہ کام (Hand Gloves) پہن کر یا اس جیسی کوئی چیز استعمال کرے تو وضو نہیں ٹوٹتا)

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

((هل غسل فرج الطفل ينقض الوضوء؟ لا، يعني: مس عورة الطفل لا ينقض الوضوء، بل مس عورة الإنسان البالغ لا ينقض الوضوء، إلا إذا كان لشهوة))

سوال: کیا بچے کی پیشاب پاخانہ والی جگہ یعنی کہ شرمگاہ کو دھونے سے وضو ٹوٹ جائے گا؟اس سوال کے جواب میں شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بچے کی شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹ تا یہاں تک بالغ انسان کی شرمگاہ کو بھی چھونے سے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹ تا جب تک کہ شہوت کے ساتھ نہ چھوا جائے۔

(کتاب لقاء الباب المفتوح لابن عثیمین:162/31،"تأثير مس فرج الطفل على الوضوء" - [لقاءات كان يعقدها الشيخ بمنزله كل خميس. بدأت في أواخر شوال1412ه-وانتهت في الخميس ١٤ صفر، عام 1421ه]مصدر الكتاب : دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكة الإسلامية)

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کا قول :

((سؤال: ما حكم مس عورة الطفل، هل تنقض الوضوء أم لا ؟)) سوال:بچے کی شرمگاہ کو چھونے کا کیا حکم ہے، کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

((الجواب: مس الفرج قبلًا كان أو دبرًا، ينقض الوضوء من الكبير ومن الصغير، فلا فرق بين الكبير والصغير في هذا)) جواب:خواہ شرمگاہ کو سامنے سے چھوئیں یا پیچھے سے چھوئیں چھوٹے بچے کی چھوئیں یا بڑے شخص کی دونوں حالتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے چاہے کوئی چھوٹا بچہ ہو یا بڑا دونوں کی شرمگاہ میں کوئی فرق نہیں۔

(مجموع فتاوی الشیخ صالح بن فوزان:1/222،کتاب الطہارۃ،"مس عورة الطفل تنقض الوضوء")

(اللجنة الدائمة)کافتوی

سوال:297	هل لمس عورة صغيري أثناء تغيير ملابسه ينقض وضوئي ؟ سوال:بچوں کو کپڑے پہناتے وقت اگر ان کی شرمگاہ کو ہاتھ لگ جائے تو کیا وضو توٹ جاتا ہے ؟
جواب:297	الحمد لله وحده والصلاة والسلام على رسوله وآله وصحبه. . وبعد: لمس العورة بدون حائل ينقض الوضوء سواء كان الملموس صغيرا أو كبيرا. لما ثبت أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «من مس فرجه فليتوضأ السؤال الخامس من الفتوى رقم ١٠٤٤٧ جواب:اگر کوئی شرمگاہ کو بغیر کسی رکاوٹ کے چھوئے تو وضوٹوٹ جاتا ہے چاہے وہ شرمگاہ چھوٹوں

کی ہو یا بڑوں کی کیونکہ یہ بات حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے شرمگاہ کو چھوا وہ وضو کرے"۔

(الفتاوی اللجنۃ الدائمۃ [المجموعۃ الاولی]: 5/286، "باب نواقض الوضوء لمس عورة الصغير"، المؤلف: اللجنةالدائمة للبحوث العلمية والإفتاءجمع وترتيب: احمد بن عبد الرزاق الدويش-الناشر: رئاسة ادارة البحوث العلمية والافتاء-الادارة العامة للطبع-الرياض)

سوال:298 کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:298 اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ علمائے کرام کے اس مسئلے میں دو موقف ہیں:

1) پہلا موقف: بعض علمائے کرام کا یہ موقف ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
2) دوسرا موقف: بعض علمائے کرام کا یہ موقف ہے کہ جو چیز آگ پر پک جائے اس کے کھانے پر وضو نہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں کہا: لیکن یہ حدیث (حدیث جابر ابن عبد اللہ "کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری فعل یہی تھا کہ آپ ﷺ آگ کی پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو نہیں کرتے تھے") عام ہے اور اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنے کی حدیث خاص ہے اور خاص عام پر مقدم ہوتا ہے یہ اصول اس قاعدے پر بنایا گیا ہے کہ عام حکم کی بنیاد دراصل خاص حکم پر رکھی جاتی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اصولیوں کے نزدیک یہی موقف ہے اور وہ حق ہے۔ (نیل الاوطارللشوکانی: 1/253، "أبواب نواقض الوضوء-باب الوضوء من لحوم الإبل، الناشر: دارالحدیث، مصر)

خلاصۂ کلام: اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لہذا اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد شرعی وضو کرنا لازم ہے یعنی کہ وہ وضو جو نماز کے لئے کیا جاتا ہے وہ وضو کرنا ضروری ہے جیسا کہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا براء ابن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کا حکم موجود ہے، امام احمد، امام اسحاق ابن راہویہ اور علمائے اہلحدیث کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا فرض ہے تاکہ انسان کے اعصاب پُر سکون رہیں اور نماز میں دل جمعی رہے جائیں نماز میں کوئی خلل

پیدا نہ ہو۔ واللہ اعلم

سوال:299 کن چیزوں سے وضوء نہیں ٹوٹتا؟

جواب:299 جو نواقض میں نہیں شمار ہوتے:

1) امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ،بغیر شہوت کے شرمگاہ کو ہاتھ لگانا سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

2) عورت کو چھوا ہو اور انزال نہ ہوا ہو۔

3) آگے پیچھے شرمگاہ کے علاوہ کسي اور جگہ سے کوئی چیز نکلے جیسے زخم ،پیپ ،خون ورعاف ،کٹھاس یا حجامہ کا خون۔

4) ہلکی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا [شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ ، شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ]

5) حدث میں شک ہو۔ (اليقين لا يزول بالشك)

6) قطرہ پیشاب کا احساس ہو اور یقین نہ ہو۔

7) بال کاٹنا و ناخن کترنا یا موزے یا جراب نکالنا۔

8) حدثِ دائم کا شکار وضوء کے بعد حدث واقع ہو تو ناقض نہیں (ایک نماز کے وقفہ میں)۔

9) ابلا انڈا یا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوء نہیں ٹوٹتا البتہ وضوء کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔

10) میت کو غسل دینے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ البتہ مستحب ہے۔

11) نماز میں قہقہ سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ (حدیث ضعیف ہے)

12) جھوٹ بولنے ، گالی دینے یا گانا گانے سے وضوء نہیں ٹوٹتا البتہ یہ کبیرہ گناہ ہے اور گناہ سے بچنا ضروری ہے۔

سوال:301 کیا خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:301 اس مسئلے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے جمہور علمائے کرام کہتے ہیں کہ خون چاہے زیادہ نکلے یا کم اس سے وضو نہیں ٹوٹتا. بعض علماء کہتے ہیں کہ خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ زیادہ مقدار میں خون نکلے تو بہتر ہے وضوء کر لے۔

سوال:302 خلاصۂ کلام بیان کریں؟

جواب:302 بعض علمائے کرام اس بات کے قائل ہیں کہ خون بہنے سے وضو ٹوٹ جاتاہے ان کی دلیل یہ حدیث ہے: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابو حبیش کی بیٹی جس کا نام فاطمہ رضی اللہ عنہا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی بیماری ہے، اس لیے میں پاک نہیں رہتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟

((لَا، إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي"، قَالَ: وَقَالَ أَبِي: ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے، تو جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب یہ دن گزر جائیں تو اپنے (بدن اور کپڑے) سے خون کو دھو ڈال پھر نماز پڑھ، ہشام کہتے ہیں کہ میرے باپ عروہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (بھی) فرمایا کہ پھر ہر نماز کے لیے وضو کر یہاں تک کہ وہی (حیض کا) وقت پھر آجائے۔

(صحیح البخاری:228)

وہ علمائے کرام جو خون نکلنے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جانے کے قائل ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم نے وضو کے فرض ہونے کے لئے استحاضہ کے لئے یہ علت بیان فرمائی ہے کہ یہ رگ کا خون ہے لہذا ہر خون اسی طرح کا ہوتا ہے اور ہر خون کا تعلق رگ سے ہوتا ہے تو جس کو خون نکلے تو اس پر یہ فرض ہے کہ وہ نیا وضو کرے۔

نوٹ:

یہ رگ کا خون ہے، جسم میں سارا خون رگوں ہی میں ہوتا ہے استحاضہ کے خون پر وضو کا حکم اس لیے نہیں کہ وہ رگ کا خون ہے بلکہ اس سے ہے کہ اس کا مخرج سبیلین ہے غیر سبیلین کے خون کو استحاضہ پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے بلکہ یہ مغالطہ ہے۔

اکثر علمائے کرام یہ کہتے ہیں کہ سبیلین کے علاوہ جسم کے کسی بھی حصے سے خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا اس کے لئے حسبِ ذیل دلیل پیش کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾

(سورۃ المائدۃ، سورۃ نمبر 5، آیت نمبر:6)

"ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کر لو۔"

مذکورہ بالا تمام احادیث اور آثار سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا چاہے خون جسم کے کسی بھی حصے سے نکلے چاہے حلق سے نکلے یا مسوڑھوں سے نکلے یا حجامہ کروانے سے نکلے یا کسی مار لگنے کی وجہ سے خون نکلے یا زخم سے خون نکلے یا پھوڑا اور پھنسی کے پھوٹ جانے سے خون نکلے اور اسی طرح خون زیادہ نکلے یا کم مقدار میں نکلے الغرض وہ تمام چیزیں جس کی وجہ سے خون نکلتا ہے تو وضو نہیں ٹوٹتا اور اس کے متعلق جو روایات پیش کی جاتی ہیں وہ تمام کی تمام روایات ضعیف ہیں اور اس بات پر علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ ضعیف روایات قابلِ حجت نہیں چنانچہ جمہور علمائے کرام خون کے بہنے سے وضو ٹوٹنے کے قائل نہیں ہیں البتہ اس کے برخلاف صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ کرام نے اس وقت بھی نماز ادا فرمائی جبکہ صحابہ کرام کے جسم سے خون بہہ رہا تھا لہٰذا اس مسئلہ میں جمہور علمائے کرام کا موقف راجح ہے۔

سوال:303	کیا قے اور نکسیر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟
جواب:303	قے کرنے سے اور نکسیر پھوٹ جانے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں اس مسئلے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے معبض علمائے کرام کہتے ہیں کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بعض علمائے کرام کہتے ہیں کہ وضو نہیں ٹوٹتا البتہ وضوء کر لے تو بہتر ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

صحیح قول یہ ہے کہ جسم سے نکلنے والی ہر چیز سے وضو نہیں ٹوٹتا نہ قے سے وضو ٹوٹتا ہے نہ خون نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی پیشاب اور پاخانہ کی جگہوں کے علاوہ جسم کے کوئی اور حصے سے کچھ بھی نکلے وضو نہیں ٹوٹتا جو چیز پیشاب اور پاخانہ کی جگہوں سے نکلے تو اسی پر وضو ہے یہی قول راجح ہے۔

(لقاءباب المفتوح لابن عثیمین :29/86، لقاءباب المفتوح[86]"حكم الوضوء من القيء"- مصدرالكتاب:دروس صوتيةقام بتفريغهاموقع الشبكة الإسلامية)

سوال:304	کیا قے کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟
جواب:304	قے کرنے کے بعد یا نکسیر پھوٹ کے بعد وضو کے مسئلے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا

موقف راجح ہے یعنی کہ قے اور نکسیر کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہے کیونکہ اس بارے میں جن روایات کو بطورِ دلیل پیش کیا جاتا ہے وہ مرویات ضعیف ہیں لہذا ضعیف روایات قابلِ حجت نہیں ہیں چنانچہ یہ بات واضح ہوگئی کہ قے کرنے کے بعد وضو کرنا فرض نہیں البتہ حدیثِ معدان بن أبي طلحة عن أبي الدرداء کے مطابق قے کرنے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے کیونکہ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا عمل ذکر کیا گیا ہے اور اس حدیث کو شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے " صحیح " قرار دیا ہے بنابریں قے کرنے کے بعد وضو مستحب ہے فرض نہیں ہے جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے قے کے بعد وضو کرنے کو مستحب کہا ہے اور شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قے کرنے کے بعد بطورِ احتیاط وضو کرنا ہے، اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ بھی قے کے بعد وضو کرنے کو مستحب کہتے ہیں اور یہ موقف، راجح ہے، اس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔ واللہ اعلم

سوال:305 کیا عورت (بیوی) کو چھونے یا بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے؟

جواب:305 اس مسئلے میں چار موقف پائے جاتے ہیں:

1) پہلا موقف ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔
2) دوسرا موقف ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
3) تیسرا موقف ہے کہ شہوت سے چھونے یا بوسہ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
4) چوتھا موقف یہ ہے کہ شہوت سے چھونے یا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے البتہ اگر مذی خارج ہو جائے تو اس سے وضو فرض ہو جاتا ہے۔ (راجح)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کہتے ہیں کہ اگر کوئی خواہش کے ساتھ لذت محسوس کرتے ہوئے اپنی بیوی کو چھوئے گا تو اس پر وضو ہے اگر بغیر شہوت کے ہو تو اس پر وضو نہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق ابن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل ہیں البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر مرد اپنی بیوی کو چاہے شہوت سے چھوئے یا بغیر شہوت کے چھوئے دونوں حالات میں وضو ٹوٹ جاتا ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ان کی دلیل حدیثِ عائشہ ہے اور یہ حدیث ثابت ہے جیسا کہ امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ابو داود میں کہا اور امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے التلخیص میں اسی بات کو نقل کیا ہے۔

﴿أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ﴾ (النساء:43) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ظاہری معنی مراد لیا ہے اور یہ معنی درست بھی ہے لیکن سلف اور خلف میں سے بیشتر نے (لَامَسْتُمُ) سے جماع مراد لیا ہے ان علمائے کرام کا کہنا ہے کہ

قرآنِ مجید اور احادیث میں جہاں کہی بھی اس طرح کے الفاظ بیان کئے گئے ہیں وہاں پر اس کا معنی شہوت مراد لیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اعتکاف ولی آیت میں ارشاد فرمایا:

﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ (سورۃ البقرۃ:187)

"اور عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو۔"

اعتکاف کے دوران معتکف کو جماع شہوت سے روکا گیا اور اگر کوئی دورانِ اعتکاف اپنی بیوی کو چھوتا ہے تو اس میں کوئی گناہ نہیں لہذا اس وقت چھونا حرام ہے جبکہ شہوت کے ساتھ ہو اور اسی طرح یہ پابندی اس وقت اور بھی زیادہ سخت ہو جاتی ہے جب ایک شخص احرام کی حالت میں ہو اور اس حالت میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرتا ہے تو یہ ناجائز ہے اس پر اس کو کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

راجح: چنانچہ عورتوں کو چھونے والا مسئلہ میں یہ بات بڑی واضح ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے بھی یہ قول مروی نہیں کہ انہوں نے اپنی بیویوں کو ہاتھ لگایا ہو اور اس کے بعد وضو کیا ہو ایسی کوئی بھی بات کتب حدیث میں موجود نہیں ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک صحابی نے اس طرح کی کوئی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے چنانچہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹ یہاں تک کہ اگر شہوت کے ساتھ چھوئے تب بھی وضو نہیں ٹوٹتا البتہ چھونے والے کو مذی خارج ہو جائے تو اس حالت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے اور مذی کے خارج ہونے پر وضو فرض ہے مذی خارج ہونے کے لئے چھونا ضروری نہیں ہے بعض لوگوں کو عورت کو چھوئے بغیر بھی مذی خارج ہو جاتی ہے لہذا مذی خارج ہونے پر وضو فرض ہے لیکن عورت کو چھونے پر وضو فرض نہیں ہے اگرچیکہ شہوت سے چھوئے تب بھی وضوء نہیں ٹوٹتا یہی موقف، راجح ہے۔ واللہ اعلم

سوال:306 کیا جنازے کو کندھا دینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:306 جنازے کو کندھا دینے کے بعد وضو کرنے کے مسئلے میں دو مرفوع احادیث ملتی ہیں ان دونوں احادیث کی اسناد صحیح ہیں اور دیگر صحابہ کرام کے اقوال سے یہ بات اور بھی زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے کہ جنازے کو کندھا دینے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے البتہ جو لوگ اس مسئلے میں وضو کو فرض قرار دیتے ہیں یہ بات صحیح نہیں ہے اور جن احادیث میں اس مسئلے میں وضو کی نفی مذکور ہے وہ نفی فرض وضو کے لئے بیان کی گئی ہے مستحب وضو کے لئے نفی نہیں کی گئی ہے لہذا جو کوئی بھی جنازے کو کندھا دیگا اس پر وضو کرنا فرض نہیں بلکہ مستحب ہے اور اگر کوئی اس موقعے پر وضو نہیں کرتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، واللہ اعلم۔

سوال:307 کیا قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:307 **نوٹ**: اس بات پر تمام علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ قہقہہ لگا کر ہنسنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے البتہ قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو کے ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے پر علمائے کرام کا اختلاف ہے۔

قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں اس مسئلے میں علمائے کرام کے دو موقف پائے جاتے ہیں، پہلا موقف وضو ٹوٹ جاتا ہے، دوسرا موقف وضو نہیں ٹوٹتا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نماز کے باہر وضو نہیں ٹوٹتا جو لوگ وضو ٹوٹنے کے قائل ہیں وہ ان احادیث کو بطورِ دلیل پیش کرتے ہیں جو ضعیف ہیں تو یہ بات بالکل غیر درست ہے، خلاصۂ کلام یہ ہے کہ چاہے نماز کے اندر ہوں یا نماز کے باہر ان دونوں حالات میں اگر کوئی قہقہہ لگا کر ہنستا ہے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا البتہ اگر کوئی حالت نماز میں قہقہہ لگا کر ہنستا ہے تو ایسا شخص اپنی نماز کو دہرائے گا وضو کو دہرانے کی ضرورت نہیں احادیث صحیحہ اور جمہور علمائے کرام اسی کے قائل ہیں کہ قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو نہیں ٹوٹتا لہٰذا یہ موقف صحیح اور درست ہے کیونکہ کہ قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو کے ٹوٹنے کی دلیل کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے لہٰذا کسی بھی مسئلے میں قرآن وحدیث سے دلیل ملنا لازم ہے اور راجح موقف کے لیے ثبوت ضروری ہے۔ واللہ اعلم

سوال:308 کن کاموں کے لئے وضوء واجب ہے؟

جواب:308 نماز فرض ہو یا نفل

بیت اللہ کا طواف

مصحف چھونا (قرآن چھونا)

سوال:309 وضوء کے لیے مشروع (مستحب) مقامات کیا ہیں؟

جواب:309
1) ذکر کے لئے (اذان میں بھی ذکر ہے)
2) ہر نماز کے لیے تازہ وضو مستحب ہے۔
3) میت اٹھانے کے بعد۔
4) جب بھی وضوء ٹوٹے
5) قئے کے بعد
6) طواف کے لیے

7) غسل سے پہلے

8) بغیر چھوئے قراءۃ القرآن کے لیے

9) مصحف چھونا (قرآن چھونا)

10) چھوٹا بچہ جو سن تمیز کو نہ پہنچا ہو فقط تعلیم کی آسانی کے لیے علماء نے کہا کہ وضوء شرط نہیں ہے البتہ جائز ہے۔

11) سونے سے پہلے وضوء مسنون ہے۔

12) جنبی کے لیے کھانے پینے اور سوتے وقت، وضوء مستحب ہے۔

13) دوبارہ جماع سے پہلے وضوء مستحب ہے۔

سوال:310	ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا واجب ہے یا مستحب؟
جواب:310	حدث لاحق ہونے کے بعد وضو ٹوٹ جانے کے بعد نماز پڑھنے کے لئے وضو کرنا فرض ہے۔

نوٹ:

بعض علمائے کرام نے بغیر حدث کے وضو کو ناپسند کیا ہے کیونکہ اس سے پانی کا اسراف اور وقت کا ضیاع ہونا لازم آتا ہے، چنانچہ تمام علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز سے پہلے وضو اس وقت ہی فرض ہے جب کہ کوئی شخص بے وضو ہو اگر باوضو ہو تو وضو اس شخص پر فرض نہیں وضو پر وضو کرنے کے بارے میں علمائے کرام یہ بھی کہتے ہیں کہ تازہ وضو انسان کے اندر چستی اور تازگی پیدا کرتا ہے اور وضو کرنا گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بھی ہے اور کارِ ثواب ہے البتہ فرض نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں صحابہ کرام اس وقت تک ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے جب تک کہ ان کا وضو نہ ٹوٹ جائے یا کوئی حاجتِ ضروریہ پیش نہ آجائے چنانچہ یہی عمل نبی کریم ﷺ سے بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک وضو سے کئی نمازیں ادا فرمائی اس کی سب سے بڑی دلیل فتح کا واقعہ ہے (حدیث سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ، صحیح مسلم:277[642]) اس دن آپ ﷺ نے ایک وضو سے کئی نمازیں ادا فرمائی۔

ان تمام دلائل سے تین باتیں سامنے آتی ہیں :

1) نمبر ایک: یہ ہے کہ جو شخص باوضو ہو تو اس پر وضو فرض نہیں ہے اور یہ مسئلہ متفق علیہ ہے البتہ صاف صفائی کے لئے اور بطورِ نیت ثواب کے لئے وضو کرنا جائز ہے۔

2) نمبر دو: جو شخص پہلے ہی سے باوضو ہو تو اس پر وضو کرنا فرض نہیں ہے۔

3) نمبر تین: ہمیشہ باضو رہنا بہترین اور مستحب عمل ہے لیکن یہ عمل فرض نہیں ہے، لہٰذا جو چیز فرض نہ ہو اس پر زیادہ زور دینا غیر درست ہے۔ واللہ اعلم

سوال:311 کیا دوبارہ جماع کرنے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے؟

جواب:311 سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی نے اپنی بیوی سے مباشرت کر لی، پھر سے کرنا چاہے تو وہ وضو کر لے، (حفص بن غیاث سے روایت کرنے والے) ابو بکر نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: دونوں بار کے درمیان وضو کر لے، نیز أن یعود (پھر سے) کے بجائے أن یعاود (دوبارہ) کے الفاظ استعمال کیے۔ (صحیح مسلم:308[707])

جمہور علمائے کرام کہتے ہیں کہ جب بھی کوئی شخص دوبارہ جماع کا ارادہ کرتا ہے تو دوبارہ جماع سے پہلے وضو کرنے کا حکم استحباب کے لئے ہے اگر کوئی شخص دوبارہ جماع کرنے سے پہلے وضو نہیں کرتا ہے تو وہ گناہ گار نہیں کہلائے گا کیونکہ حدیث نمبر دو کے مطابق دوبارہ جماع سے پہلے وضو انسان میں چستی اور فرحت کا باعث ہے لہٰذا وضو کرنا مستحب اور افضل ہے۔ واللہ اعلم

سوال:312 کیا جماع کے بعد سونے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے؟

جواب:312 اس مسئلے میں ہمیں دونوں طرح کی احادیث ملتی ہیں یعنی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ جنابت میں وضو فرمایا پھر سوئے اور دوسری طرف یہ حدیث بھی ملتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر وضو کے سو گئے۔

لہٰذا جنبی شخص کے بارے میں یہ کہنا کہ اس کی وجہ سے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے تو یہ بات غلط ہے اور اگر اس حدیث کی سند کو حسن (یا حسن لغیرہ) مان لیا جائے تو اس کا یہ معنی ہوگا کہ اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں بہت زیادہ وقت گزارتا ہے بہت زیادہ دیر تک بغیر غسل کے رہتا ہے سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کی نمازیں بھی چھوٹ جاتی ہیں تو ایسے شخص کے لئے یہی کہا جائے گا کہ جنابت کی حالت میں زیادہ دیر تک رہنا صحیح نہیں ہے اسی بنیاد پر یہ حکم دیا گیا کہ کم از کم سونے سے پہلے وضو کر لیں البتہ وہ حدیث بھی ضعیف ہے جس کے راوی سیدنا شداد بن اوس ہیں وہ کہتے ہیں: ابو قلابہ کہتے ہیں کہ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص رات کو جنابت کی حالت میں ہو اور اگر وہ سونا چاہے تو اس کو چاہئے کہ وہ وضو کر لے اس سے اس کو آدھی طہارت حاصل ہو جائے گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ:2/133، کتاب الطہارۃ، "في الجنب يريد أن يأكل أو ينام" رقم:668)

علمائے کرام کہتے ہیں کہ اس حکم میں وسعت رکھی گئی ہے اسی لئے اس کو واجب قرار نہیں دیا لہذا یہ عمل مستحب شمار کیا جاتا ہے چنانچہ بہترین طریقہ یہ ہے کہ جنابت کی حالت میں سونے سے پہلے وضو کرنا افضل ہے، یہ حکم اس وقت ہے جب کوئی جنابت کے بعد غسل نہ کرسکے تو کم از کم نماز جیسا وضو کرلے۔ واللہ اعلم

سوال:313 کیا حالتِ جنابت میں کھانے پینے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے؟

جواب:313 ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں ہوتے او رکھانا یا سونا چاہتے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرلیتے تھے۔(صحیح مسلم:305[700])

حالتِ جنابت میں کھانے اور پینے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے علمائے کرام کہتے ہیں کہ اس مسئلے میں بھی وسعت رکھی گئی ہے لہذا کوئی شخص وضو نہیں کرکے صرف ہاتھ دھولیتا ہے تو یہ بھی کافی ہے البتہ اس موقع پر وضو مستحب شمار کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

سوال:314 کیا غسل سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے؟

جواب:314 عمومی طور پر غسل میں تمام غسل شامل ہیں مثلاً: غسل جنابت، غسلِ حیض ونفاس اور جمع کا غسل۔ عام طور پر ہر غسل سے پہلے وضو کرنے کے بارے میں علمائے کرام مختلف اقوال ہیں بعض غسل سے پہلے وضو کرنے کو مستحب کہتے ہیں بعض سنت کہتے ہیں بعض اس وضو کو فرض میں بھی شمار کرتے ہیں۔

غسل سے پہلے وضو کے مسئلے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں کہ غسل سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام داود ظاہری رحمۃ اللہ علیہ اس کو فرض شمار کرتے ہیں لیکن کسی بھی حدیث کی دلیل سے اس کا وجوب ثابت نہیں البتہ علمائے کرام یہ کہتے ہیں یہ سنت ہے لہذا غسل سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے جیسا کہ امام ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے مستحب ہونے پر اجماع نقل کیا ہے اس بارے میں فتح الباری کا حوالہ اوپر گزر چکا ہے اور اس مسئلے میں یہ بھی کہنا صحیح ہے کہ غسل سے پہلے وضو کرنا مشروع ہی نہیں ہے بلکہ مستحب ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر باب قائم کیا ہے اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ غسل سے پہلے وضو کرنا مشروع ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل سے پہلے وضو فرمایا کرتے تھے جیسا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں اس بات کی صراحت موجود ہے اس بات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ غسل سے پہلے وضو کرنا سنت سے ثابت ہے البتہ اس کے واجب ہونے میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم

نوٹ:

راجح یہی ہے کہ کوئی غسل جو واجب یا فرض ہو بغیر وضو نہ کیا جائے کیونکہ یہ سنت سے بھی ثابت ہے اور کلام اللہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوا﴾ (سورة المائدة:6)

نوٹ:

دلیل کے اعتبار سے دونوں اقوال میں قوت پائی جاتی ہے لہذا احتیاط اسی میں کہ وضوء کرلے غسل سے پہلے اور یہ افضل ہے جیسا کہ شیخ بن باز نے کہا، واللہ اعلم۔

نوٹ:

صریح حکم موجود نہیں اس لئے واجب کا حکم لگانا قطعی طور پر مشکل ہے اور اصول فقہ کا قاعدہ ذکر کیا ہے ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ نے بدایۃ المجتہد میں کئی مقامات پر کہ (الفعل لا یوجب کہ واجب کے لئے قولی حکم چاہئے کیونکہ فعل سے وجوب ثابت نہیں ہوتا) اور رہا فاطہروا میں پائے جانے والے حکم کے استدلال کا جواب یہ دیا شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ نے کہ "اگر غسل، جنابت کے وجہ سے کیا جارہا ہو اور غسل کرنے والا شخص چھوٹی اور بڑی نجاست کو دور کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو دونوں کے لیے غسل کرنے والا نیت کرلے تو کافی ہے، لیکن اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے، پھر وضو کرے، پھر غسل مکمل کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا افضل ہے ، یہی حکم حیض اور نفاس کے بعد عورتوں پر بھی لاگو ہوتا"۔

(مجموع فتاوى ومقالات متنوعة لابن باز:10/173،"باب الغسل، الغسل من الجنابة وغيرها هل يجزئ عن الوضوء" الناشر: رئاسة ادارة البحوث العلمية والافتاء بالمملكة العربية السعودية)

سوال:315 کیا سونے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے؟

جواب:315 سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے آؤ تو اس طرح وضو کرو جس طرح نماز کے لیے کرتے ہو۔ پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر یوں کہو "اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ" "اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف جھکا دیا، اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا۔ میں نے تیرے ثواب کی توقع اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھے ہی پشت پناہ بنالیا، تیرے سوا کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں، اے اللہ! جو کتاب تو نے نازل کی میں

اس پر ایمان لایا، جو نبی تو نے بھیجا میں اس پر ایمان لایا،" تو اگر اس حالت میں اسی رات مر گیا تو فطرت پر مرے گا اور اس دعا کو سب باتوں کے اخیر میں پڑھ۔ براء کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس دعا کو دوبارہ پڑھا، جب میں " اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ "پر پہنچا تو میں نے " وَرَسُولِكَ "(کا لفظ) کہہ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا نہیں (یوں کہو)" وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ"۔(صحیح البخاری:247۔و صحیح مسلم:2711[6887])

سوال:316 کیا سونے کے لئے وضو کے بجائے صرف ہاتھ منہ دھونا کافی ہے؟

جواب:316 سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "کہ میں میمونہ کے یہاں ایک رات سویا تو نبی کریم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ اپنی حوائج ضروریہ سے فارغ ہوئے پھر اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے۔(صحیح البخاری:6316۔و صحیح مسلم:763([1788])

جب بھی ہم سونے کا ارادہ کریں تو نبی کریم ﷺ کی یہ سنت ہے کہ آپ ﷺ پہلے وضو کرتے پھر سونے کے لئے تشریف لے جاتے علمائے کرام نے اس کے بیشمار فائدے اور حکمتیں بتائی ہیں، جیسا کہ اچھے خوابوں کا آنا، وضو کرکے سونے کی وجہ سے شیطان کے شر سے محفوظ رہنا حالانکہ یہ بات بھی درست ہے کہ جب کوئی لیٹ کر سوتا ہے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے البتہ یہاں پر سونے والے کی نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ باوضو سوئے تاکہ اس کو نیند کی حالت میں موت آجائے تو اس کی نیت کے مطابق مرنے والا باوضو ہوگا اور اگر وہ نیند سے بیدار ہوگیا تو وہ اجر وثواب کا مستحق کہلائے گا لہذا وضو کرکے سونا سنت سے ثابت ہے اور اس کے بہت سارے فائدے بھی ہیں البتہ سونے سے پہلے وضو کرنا فرض نہیں مستحب ہے۔واللہ اعلم

سوال:317 تلاوت قرآن کے لئے وضوء کب مستحب ہے اور کب واجب؟

جواب:317 قرآنِ مجید کو بغیر وضو چھونے اور بغیر وضو تلاوت کرنے کے حکم میں فرق کیا ہے بعض علماء نے اس لحاظ سے جنبی اور حائضہ اور بے وضوء کے بارے میں اختلاف کیا ہے لہذا الگ سمجھنا ضروری ہے۔

حائضہ سے متعلق أحکامات الدرر السنیۃ سے

سوال:318 کیا حائضہ عورت کے لیے قرآن کی تلاوت کرنا جائز ہے؟

جواب:318 حائضہ کا قرآن کریم کی تلاوت کرنا جائز ہے اور یہ مالکیہ اور ظاہریہ کا مذہب ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی قدیم قول اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ایک روایت یہی ہے اور اسی کو طبری رحمۃ اللہ علیہ، ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا اور دائمی کمیٹی برائے فتاوی نے یہی فتوی جاری کیا ہے۔

اس کی درج ذیل وجوہات ہیں :

اول:

یہ مسلمہ امر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عورتیں حائضہ ہوا کرتی تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قرآن کریم کی تلاوت سے منع نہیں فرمایا کرتے تھے، اگر حائضہ کو اس سے منع کیا جاتا تو صحیح اور صریح احادیث میں اس کی ممانعت ضرور وارد ہوتی جیسے نماز اور روزہ سے ممانعت ثابت ہے؛ چونکہ اس ضمن میں ناقابل حجت احادیث وارد ہیں، جس سے یہ معلوم ہوا کہ شریعت نے عورتوں کو قرآن مجید کی تلاوت سے منع نہیں کیا۔

دوم:

حیض کا تعلق عورت کے تصرف و اختیار سے خارجی امر ہے اور وہ اس کو ختم نہیں کر سکتی اور کبھی اس کی مدت طویل ہو جاتی ہے اور کبھی وہ اپنی حفظ کردہ چیزیں بھول جاتی ہے۔

سوال:319 حائضہ قرآن کی تلاوت کرنے کا حکم؟ معاصرین کے ویب سائٹ سے؟

جواب:319
1) شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ: اجازت ہے منع کی دلیل نہیں ہے، اختلافی مسئلہ ہونے کی وجہ سے احتیاط اسی میں ہے کہ اگر حاجت ہو تو پڑھ لے دستانہ سے چھو کر (یہ راجح ہے)۔
2) شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اجازت دی ہے۔
3) 3 حائضہ کو تلاوت سے منع کرنے والی روایت ضعیف ہے۔
4) امام مالک، ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ: نے بھی اجارت دي ہے۔

سوال:320 2۔حائضہ کا مصحف قرآنی کو چھونا؟

جواب:320 حائضہ کا مصحف قرآنی کو چھونا جائز ہے اور اس پر چاروں فقہی مذاہب: حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا اتفاق ہے اور اس مسئلہ میں اکثر اہل علم کا اتفاق نقل کیا گیا ہے۔

نوٹ: شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حائضہ دستانہ یا کسی آڑ سے مصحف کو چھو کر پڑھ سکتی ہے یہ راجح ہے۔

سوال:321 کیا قرآنِ مجید کو بغیر وضو تلاوت کرنا جائز ہے؟ وہ کون لوگ ہیں جو پاکیزہ شمار کئے جاتے ہیں؟

جواب:321 بغیر وضو قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے البتہ تلاوت کرنے والا مصحف کو ہاتھ نہ لگائے بلکہ صرف زبانی پڑھے، قرآنِ مجید کو بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز نہیں جیسا کہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:﴿لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾(سورہ الواقعۃ، سورۃ نمبر56، آیت نمبر:79)

"جسے (یعنی قرآنِ مجید کو) صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔"

علمائے کرام کہتے ہیں (الْمُطَهَّرُونَ) سے مراد وہ لوگ ہیں جو حدثِ اصغر اور حدثِ اکبر سے پاک ہوں اور صحیح بات یہ کہ یہاں پر فرشتے مراد ہیں، البتہ جو لوگ جنابت کی حالت میں ہوں ایسے لوگ نہ قرآنِ مجید کو ہاتھ لگاسکتے ہیں اور نہ زبانی پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ سیدنا علی کی حدیث سے یہ بات ثابت ہے سیدنا علی فرماتے ہیں:"نبی کریم ﷺ کو قرآن پڑھنے سے جنابت کے سوا کوئی اور چیز نہ روکتی تھی"۔

(مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ لابن باز:64/29،"باب فرائض الوضوء حکم قراءة القرآن بدون وضوء"، الناشر: رئاسة ادارة البحوث العلمية والافتاء بالمملكة العربية السعودية)

سوال:322 بغیر وضو قرآنِ مجید کی تلاوت، ذکرواذکار، اور بغیر وضو سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کا حکم؟

جواب:322 علمائے کرام نے بغیر وضو قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے کی اجازت دی ہے لیکن مستحب اور افضل یہ ہے کہ باوضو ہو کر قرآنِ مجید کی تلاوت کی جائے نیز ذکرواذکار اور سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کے لیے بھی یہی حکم ہے، مذکورہ تمام دلائل سے یہ بات واضح ہے کہ بغیر وضو قرآنِ مجید کی تلاوت بھی صحیح ہے نیز ذکرواذکار اور سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کے لئے بھی یہ حکم ہے۔

سوال:323 کیا بغیر وضو مصحف کو چھوتے ہوئے قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے؟

جواب:323 شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ مصطفی عدوی رحمۃ اللہ علیہ نے مصحف کو چھونے کی اجازت دی ہے حائضہ، جنبی اور بے وضوء افراد کو لیکن شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت نہیں دی دونوں موقف کے تفصیلی مناقشات پڑھنا چاہتے ہوں تو مراجعہ فرمائیں ملتقی ویب سائٹ۔

شیخ یوسف القرضاوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ ہی کی طرح ہے۔

قول اول:

وضوء کے بغیر جائز نہیں، جمہور کہتے ہیں کہ وضوء کرنا واجب ہے۔

قول ثانی :

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق وترجیح یہ ہے کہ وہ مستحب مانتے ہیں۔

نوٹ:

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کی طرح اس قول کی طرف مائل ہونے کے بعد رجوع کر لینے والے دو علماء ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ فرکوس رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ احتیاط کا تقاضہ ہے باوضو رہے مصحف کو چھوتے وقت کیونکہ وضوء نہ کرنے میں اختلاف ہے جبکہ وضوء کرنے میں کسی کا اختلاف نہیں اور عمرو بن حزم سے مروی حدیث میں لفظِ طاہر کو اللفظ المشترک کے تحت عموم میں داخل کرتے ہوئے طاہر کے مفہوم میں باوضوء ہونا بھی شمار کیا گیا ہے محققین کے پاس تاہم شیخ البانی نے المومن لاینجس والی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے جواب دیا ہے یہی وجہ ہے جب دونوں طرف دلائل ومناقشات قوی ہو جاتے ہیں تو احتیاط والا راستہ اپنانا چاہیئے۔ واللہ اعلم

سوال:324 حفظ کرنے والے بچوں کا بغیر وضو قرآن کو ہاتھ لگانے کا حکم؟

جواب:324 حفظ کرنے والے بچوں کے سرپرستوں اور استاذہ پر یہ لازم ہے کہ وہ بچے جو سات سال یا اس سے زیادہ کی عمر کے ہو تو ان کو یہ عادت ڈلوائیں کہ وہ ہمیشہ باوضو رہیں لہذا سرپرست اور اساتذہ بچوں کو وضوء سے رہنے کا حکم دیں کیونکہ یہ بات دلیلِ شرعی سے ثابت ہے کہ قرآنِ مجید کو صرف وہی لوگ ہاتھ لگائیں جو پاک صاف ہوں اس کے علاوہ جو پاک صاف (یعنی کہ باوضو) نہیں ہیں تو ان کا قرآنِ مجید کو چھونا جائز نہیں ہے البتہ جو بچے سات سال سے کم کے ہیں وہ وضوء سے ہونے کے باوجود قرآنِ مجید کو ہاتھ نہ لگائیں کیونکہ سات سے کم عمر کے بچے اگر وضو کر بھی لیں تو ان کے وضو کا

اعتبار نہیں کیونکہ وہ سن تمیز سے کم کے ہیں، اچھی طرح وضو نہیں کرسکتے اور نہ ان بچوں کو اس بات کی کوئی تمیز ہوتی ہے۔واللہ اعلم

(مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ لابن باز:29/66،"باب فرائض الوضوء حكم قراءة الأطفال للقرآن في المصحف بدون طهارة "،الناشر:رئاسۃ ادارۃ البحوث العلمیۃ والافتاء بالمملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

سوال:325 کیا جب بھی وضو ٹوٹے وضو کرنا مستحب ہے؟

جواب:325 حدثِ اصغر یعنی کہ پیشاب، پاخانہ اور تمام نواقضِ وضو کے فوراً بعد وضو کرنا یعنی کہ ہمیشہ وضو سے رہنا مستحب عمل ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) صبح کی تو بلال کو بلایا اور پوچھا: "بلال! کیا وجہ ہے کہ تم جنت میں میرے آگے آگے چل رہے تھے؟ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں اور اپنے آگے تمہاری کھڑاؤں کی آواز نہ سنی ہو، آج رات میں جنت میں داخل ہوا تو (آج بھی) میں نے اپنے آگے تمہارے کھڑاؤں کی آواز سنی، پھر سونے کے ایک چوکور بلند محل پر سے گزرا تو میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بیان کیا کہ یہ ایک عرب آدمی کا ہے، تو میں نے کہا: میں (بھی) عرب ہوں، بتاؤ یہ کس کا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ قریش کے ایک شخص کا ہے، میں نے کہا: میں (بھی) قریشی ہوں، بتاؤ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایک فرد کا ہے، میں نے کہا: میں محمد ہوں، یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب کا ہے"، بلال نے کہا: اللہ کے رسول! ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میں نے اذان دی ہو اور دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں اور نہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ مجھے حدث لاحق ہوا ہو اور میں نے اسی وقت وضو نہ کر لیا ہو اور یہ نہ سمجھا ہو کہ اللہ کے لیے میرے اوپر دو رکعتیں (واجب) ہیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انہیں دونوں رکعتوں (یا خصلتوں) کی وجہ سے (یہ مرتبہ حاصل ہوا ہے")۔

جب بھی وضو ٹوٹے وضو کرنا مستحب ہے بعض لوگ اس میں غلو کا شکار ہیں لہذا وہ ہمیشہ باوضو رہنے پر زیادہ زور دیتے ہیں چنانچہ اس طرح کا عمل صحیح نہیں ہے ہمیشہ باوضو رہنا فرض نہیں ہے البتہ کوئی اگر اس کو اختیار کرتا ہے تو یہ اجر وثواب کا باعث ہے نیز رحمت اور برکت کا ذریعہ ہے۔واللہ اعلم

سوال:326 کیا طوافِ کعبہ کے لئے وضو کرنا شرط ہے؟

جواب:326 طوافِ کعبہ کے لئے وضو کے شرط ہونے کے بارے میں علمائے کرام کے دو موقف پائے جاتے ہیں

1) اکثر علمائے کرام یہ کہتے ہیں کہ کعبہ کا طواف کرنے کے لئے وضو شرط ہے۔

2) بعض علمائے کرام طوافِ کعبہ کے لئے وضو کو لازم اور شرط قرار نہیں دیتے۔

نماز اور طواف کے احکامات مختلف ہیں، جن علمائے کرام نے طواف کے لئے وضو کو فرض کہا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ طواف نماز کے مثل ہے جیسا کہ اوپر دو دلیلیں گزر چکی ہیں یہاں پر اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ طواف بالکل نماز کی طرح نہیں ہے بلکہ نماز اور طواف کے احکامات الگ الگ ہیں مثلاً:

1) نماز میں بات کرنا ممنوع ہے لیکن دورانِ طواف بات کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

2) نماز کے دوران اگر کسی کا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو اس کے لئے پوری نماز کو دہرانا فرض ہے لیکن اگر دورانِ طواف کسی وجہ سے اگر کسی کا وضو ٹوٹتا ہے تو طواف کرنے والا وضو کے بعد جہاں سے اس نے طواف چھوڑا تھا وہاں سے وہ اپنا طواف مکمل کر سکتا ہے۔

3) اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ دورانِ طواف اگر کسی کا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وہ اپنا طواف مکمل کرنے کے بعد وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر لے تو اس کا طواف مکمل ہو جائے گا۔

لہٰذا نماز اور طواف کے احکامات الگ الگ ہیں۔

یہ بات تو صاف طور واضح ہے کہ طواف کرنے کے لئے باوضو ہونا طواف کے شرائط یا فرائض میں سے نہیں ہے اس کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ اس مسئلے میں کوئی بھی واضح حکم قرآن و حدیث میں موجود نہیں لہٰذا محققین طواف کے لئے وضو فرض و شرط نہیں کہتے بلکہ علمائے کرام کا یہ کہنا ہے کہ طواف کرنے کے لئے وضو مستحب ہے اور اسی طرح علمائے کرام یہ بھی کہتے ہیں کہ نماز کے لئے جو شرائط ہیں بعینہٖ وہی شرائط طواف کی نہیں ہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں اور جو علمائے کرام طواف کے لئے وضو کو فرض و شرط قرار دیتے ہیں ان میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ شامل ہیں، لیکن دوسرا موقف یہ ہے کہ طواف کے لئے وضو مستحب ہے اس میں قوت زیادہ ہے استدلال کے اعتبار سے۔ واللہ اعلم

نوٹ:

قول ثالث پر عمل بہتر ہے: قول ثالث یہ ہے کہ احتیاط اور اختلاف سے باہر نکلنے کے لئے وضوء کر لے (ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مستحب ہے، خروجا عن الخلاف) کیونکہ طواف کے لئے وضوء نہ کرنے میں

اختلاف ہے جبکہ وضوء کر کے طواف کرنے میں کسی کا اختلاف نہیں کیونکہ عبادات کو شک سے پاک رکھنا بہتر ہے۔ واللہ اعلم

سوال:327 حدث اُصغر سے متعلق طہارت کے چند مسائل اور قواعد ذکر کیجیے گذشتہ تفصیلی معلومات کی روشنی میں؟

جواب:327

1) وضوء سے فارغ ہونے کے بعد آسمان کی جانب نگاہیں کرتے ہوئے دیکھنے کا عمل ضعیف روایت پر مبنی ہے۔

2) واجب اعمال وافعال میں نیت کرنا واجب ہے۔

3) وضوء اور غسل میں دھوئے جانے والی اعضاء تک پانی کے پہنچنے کی راہ میں حائل ہونے والی تمام اشیاء کو دور کرنا ضروری ہے۔

4) ناخن کو کسی ایسے رنگ سے رنگنا جس کا جرم نہ ہو جو پانی کو بدن تک پہونچنے سے روکتے ہیں تو یہ درست ہے اس کو الگ کئے بغیر بھی وضو درست ہے اور اگر جرم ہو تو اس کا ازالہ کئے بغیر وضو درست نہ ہوگا۔

5) وضوء اور غسل میں دھوئے جانے والے اعضاء تک پانی کے پہنچنے کی راہ میں حائل ہونے والی تمام اشیاء کو دور کرنا ضروری ہے، اور اس ممانعت کے دو اسباب ہیں، ایک یہ کہ اس میں شریعت کی مخالفت ہوتی ہے کیونکہ سنن فطرت میں سے قص اظافر یعنی ناخنوں کو کترنا بھی شامل ہے اور دوسرا یہ کہ اس میں غیر مسلموں کی مشابہت پائی جاتی ہے۔

6) **نوٹ**: مصنوعی ناخن اور ہر رکاوٹ کو ختم کرنا ضروری ہے جو وضو کے پانی کے وصول کے لیے مانع ہو۔

7) وضو کے وقت مصنوعی دانت کو نکالنا واجب نہیں۔

8) وضوء اور غسل واجب میں منہ سے دانتوں کا چوکڑا نکالنا ضروری نہیں ہے، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ ثابت نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے وضوء اور غسل کے دوران اپنی انگوٹھی نکالی ہو تاہم وضوء کے دوران انگوٹھی ہلانے کے ضمن میں ابن ماجہ کی ایک ضعیف حدیث موجود ہے لیکن وضوء کے دوران انگھوٹی کی تحریک کے ضمن میں امام بخاری نے تابعین سے نقل فرمایا؛ (وضو اور غسل میں جس چیز کا دھونا ضروری ہے اس تک پانی کا پہنچنا ضروری ہے

دانتوں کا چوکڑا اصل کے قائم مقام ہے اس لیے اس کا نکالنا ضروری نہیں اور اسکا نکالنا مشقت کے قبیل سے ہے)

9) انگوٹھی پر دانتوں کے چوکڑے پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ نکالنا اس لیے ضروری نہیں کیونکہ یہ اصل کے قائم مقام ہے۔

10) باروکہ یعنی اصل بالوں کے علاوہ مصنوعی زائد بالوں کا چونڈا و وگ لگانا ناجائز ہے، اس بناء پر اس پر کئے جانے والے مسح سے وضوء صحیح نہ ہوگا، کیونکہ سر کے اصل بالوں میں مصنوعی بال جوڑنے کا عمل، حدیث کے منع کردہ "وصل" سے ہے۔

11) **نوٹ:** ممنوع اس وقت ہے جبکہ زیب وزینت کی نیت سے ہو لیکن اگر عیب کا ازالہ اور علاج کی نیت سے ہو تو جائز ہے (ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)

12) اگر کسی کے سر پر بال ہی نہ ہوں اور وہ بالوں کی نشو و نما کرنے کے لیے طبی طریقہ علاج hair plantation کو اختیار کرتے ہوئے اس عیب کو زائل کرے تو علماء نے اس غرض سے کئے جانے والے عمل کی اجازت دی ہے، گویا یہ جسم انسانی کے کسی عضوء کی بگڑی ہوئی ہیئت کو درست کرنے کے لئے کئے جانے والے آپریشن پلاسٹک سرجری plastic surgery کی طرح ہے کیونکہ سرجری کے بعد لگایا گیا پلاسٹر وغیرہ جسم کا جزء لاینفک بن جاتا ہے۔

13) عورتوں کی پلکوں پر جمال وخوبصورتی کی غرض سے لگائے جانے والے زائد بالوں کے ساتھ وضوء اور غسل صحیح نہیں ہوتا تاوقتیکہ اس کو زائل نہ کیا جائے۔

14) اگر عورت اپنے بال کا جوڑا، گدی پر رکھتے ہوئے مسح کرلے تو کافی ہے، تاہم سر کے بیچ میں نہ رکھے، کیونکہ حدیث میں اس کے ضمن میں سخت قسم کی وعید وارد ہے: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا (یعنی دنیا میں ابھی وہ پیدا نہیں ہوئے) ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہونگے بیل کی دموں کی طرح اور لوگوں کو ان سے ماریں گے اور دوسرے عورتیں ہیں جو کپڑا پہننے پر بھی ننگی ہونگی، دوسرے مردوں کو اپنی طرف اور خود ان کی طرف مائل ہونے والی ہونگی، ان کے سر گویا بختی اونٹوں کے کوہان ہیں، ایک طرف جھکے ہوئے، وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے آتی

ہے۔"(صحیح مسلم:2128)

15) وضوء میں ذکر و دعاء کا نسیان یعنی بھول جانا قابل معافی ہے جبکہ نماز میں واجب بھول جانے سے سجدہ سہو اور حج میں واجب بھول جانے سے کفارہ لازم آتا ہے۔

16) اہل علم نے انسان کے بھول جانے کو عجز قوی یعنی انسان کی بڑی بے بسی ولاچارگی اور فوق الطاقہ یعنی اس کی طاقت و قوت سے پرے قرار دیتے ہوئے اس نسیان کے عمل کو قابل معافی قرار دیا ہے اور اسی بناء پر وضوء کے تسمیہ، اذکار و ادعیہ اور تکبیرات کے حکم کے تئیں نرم روی اختیار کی ہے۔

17) وضوء اور غسل کے دوران پانی کے استعمال میں اسراف سے بچنا چاہئے جیسا کہ حدیث میں اس بات کی وضاحت ہے: سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، وہ وضو کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ کیسا اسراف ہے؟"، انہوں نے کہا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں چاہے تم بہتی نہر کے کنارے ہی کیوں نہ بیٹھے ہو"۔(سنن ابن ماجہ:425)

سوال:328 کس چیز کے ذریعہ مسواک کرنا افضل ہے؟ آیا اس مسئلہ میں دانتوں کی صفائی اصل مقصود ہے یا افضلیت کا حصول مسواک کی لکڑی ہی سے حاصل ہو گا؟

جواب:328 مقصود اصل مطلوب ہو تو ٹوتھ پیسٹ سے بھی حاصل ہو جائے گا، اس بناء پر مسواک میں ٹوتھ پیسٹ بھی مفید و مشروع ہے تاہم افضلیت کا حصول اتباع سنت ہی سے حاصل ہو گا۔

الرافعی رحمۃ اللہ علیہ نے الفتح میں کہا کہ السواک کا مادہ س وک ہے جس کا معنی 'دلک' یعنی ملنے ور گڑنے کے ہیں اور ہر وہ سوکھی چیز جو دانتوں کی گندگی کو صاف کرے، مسواک ہے، اور اگر مسواک کا مقصود منہ کی صفائی ہو تو یہ پلاسٹک کے برش سے بھی حاصل ہو سکتا ہے چاہے وہ کپڑا ہو یا لکڑی، اور نیم یا کھجور جیسے کسی بھی درخت کی لکڑی سے مسواک کیا جاسکتا ہے اور مسواک کے لئے لکڑی کا استعمال اتباع سنت کے لحاظ سے افضل ہے۔

سوال:329 مسواک سے متعلق بعض نکات بیان کیجیے؟

جواب:329
1. کیا مسواک اور ٹوتھ پیسٹ نفل ہے یا سنت، لکڑی ہونا ضروری ہے یا مقصود حاصل ہو؟۔
2. ۔مواضع السواک (مستحبات و مشروعات) کا علم اہم ہے۔

3. سائز کے بارے میں تشدد ممنوع ہے۔
4. ۔طریقہ (عرضاً کا مطلب) دائیں سے بائیں
5. ۔مسواک کا وصف اور تفصیلی احکامات کے لئے باب سنن الفطرہ ملاحظہ فرمائیے
6. عود یعنی لکڑی کے ذریعہ ادائیگی اولی وافضل ہے۔
7. معجون وعود دونوں جمع کرنا اولی ہے۔

سوال:330 مسح کے چند اَحکامات ومسائل ذکر کیجیے؟

جواب:330 1) لمبا بوٹ جو ٹخنا ڈھانپے خف کی مانند ہے لہذا اس پر بھی موزے کی شرائط کی تکمیل کے ساتھ مسح جائز ہے لیکن ٹخنہ سے کم ہو تو نکالنا ضروری ہے۔ تاہم شیخ البانی رحمہ اللہ نے ٹخنہ سے نیچے جوتے پر بھی مسح کی اجازت دی ہے مشقت کی علت کی بنیاد پر۔

2) کپڑے کے موزے پر مسح کی اجازت ہے۔

3) کپڑے کے موزوں پر بھی مسح کرنا جائز ہے۔

((عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ:" بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ))

سیدنا ثوبان ﷛ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ (چھوٹا لشکر) بھیجا تو اسے ٹھنڈ لگ گئی، جب وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں (وضو کرتے وقت) عماموں (پگڑیوں) اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا۔

(سنن ابي داود / کتاب: طہارت کے مسائل / باب: عمامہ (پگڑی) پر مسح کرنے کا بیان۔ حدیث نمبر:146، اس حدیث کو کتب ستہ کے محدثین میں سے صرف اَبوداود نے روایت کیا ہے (تحفۃ الأشراف:2082)، مسند احمد (5/277)، شیخ البانی ﷫ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

امام بخاری ﷫ نے التاریخ الکبیر میں راشد بن سعد کا سماع ثابت کیا ہے۔ امام حاکم ﷫ نے اس حدیث کو اور امام ذہبی ﷫ نے اعلام النبلاء میں صحیح قرار دیا۔

4) مقیم اور مسافر کے لئے مسح کرنے کی متعینہ مدت کی ابتداء، موزوں کے پہننے سے نہیں ہوتی

بلکہ موزے پہننے کے بعد وضو ٹوٹ نے کے بعد تازہ وضو کرنے کے بعد سے مدت کا شمار ہوتا ہے، جو مسافر کے لئے تین رات اور تین دن اور مقیم کے لئے ایک رات اور ایک دن ہے۔

5) مسح ختم نہیں ہوتا موزے نکالنے سے جیسے بال یا ناخن یا ہاتھ یا انگلی کے کٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

6) عمامہ کے مسائل میں شماغ اور غترہ شامل نہیں لہذا ان پر مسح جائز نہیں۔

7) زخم پر لپیٹی جانے والی پٹی اور پلاسٹر پر مسح کرنا جائز ہے کیونکہ اس کا حکم، تیمم اور مسح علی الخفین سے مشابہہ وملتا جلتا ہے۔

سوال:331 اعضاء وضوء پر پلاسٹر ہو تو کیا کریں؟

جواب:331
1) پہلی شکل: عضو کھلا ہو اور پانی سے نقصان نہ ہو تو دھونا ضروری ہے
2) دوسری شکل: عضو کو پانی لگانے سے ضرر لیکن مسح کر سکتے ہیں تو مسح کر لے
3) تیسری شکل: عضو پر پانی بھی مشکل ہے اور مسح بھی تو تیمم کر لے
4) چوتھی شکل: عضو پر ایسی پٹی ہے جسکا نکالنا مشکل ہو تو اسی پر مسح کر لے۔

سوال:332 مصنوعی اعضاء پر وضو کا حکم؟

جواب:332 اگر کسی کا ہاتھ یا کوئی وضوء کیا جانے والا عضوء ٹوٹ جائے اور وہ اس کی جگہ کوئی مصنوعی عضو لگالے Artificial تو اس عضوء پر وضوء کا حکم ساقط یعنی حکم ختم ہو جاتا ہے جیسا کہ فقہی قاعدہ ہے "اذا فات الشرط فات المشروط" یعنی اگر شرط نہ پائی جائے تو مشروط کا حکم بھی ختم ہو جاتا ہے، اس قاعدہ کے مطابق، وضوء کے لئے ہاتھ کا وجود شرط ہے اور جب یہی نہ رہا تو مشروط یعنی ہاتھ کے دھونے کا حکم بھی نہ رہا لیکن اگر عضوء پر مصنوعی آلہ ہو تو وضوء یا مسح کرنا ضروری ہے۔

مصنوعی پیر یا ہاتھ پر وضوء یا غسل کی ضرورت نہیں (اذا فات الشرط فات المشروط) اگر کچھ اصلی یا فطری عضو کا حصہ باقی ہو اس مصنوعی الہ کے ساتھ تو اس بچے ہوئے حصہ کو دھولے۔

سوال:333 ناک میں بالی زیب وزینت کی غرض سے سوراخ کرنا کیسا ہے؟

جواب:333 ناک میں بالی زیب وزینت کی غرض سے سوراخ کرنے کے بارے میں دو قول ہیں۔

- ❖ پہلا قول: ناجائز بلا وجہ۔
- ❖ دوسرا قول: جائز ہے اگر سماج میں عادت بن گئی ہو جیسے کان میں سوراخ کیا جاتا ہے نیت اگر مشابہت فساق اور غیروں کی نہ ہو۔(راجح)

سوال:334 وضوء کے فرائض سے متعلق چند مسائل ذکر کیجیے؟

جواب:334

1) مضمضہ: کلی واجب (البتہ غرارہ سنت ہے) اور استنشاق: یعنی ناک میں پانی لینا یہ فاغسلو اوجوھکم میں شامل ہے اور أحادیث میں مذکور ہے اسی لئے واجبات وفرائض میں شامل ہے کیونکہ صفۃ الوضو میں داخل ہے صوم کی حالت میں مبالغہ سے منع کیا گیا ہے۔

2) واجبات وضوء کے عدد میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔

3) مسح رأس / سارے سر کا مسح فرض میں سے ہے۔

4) شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا عورت کے لیے سر کا خمار نکالنا مشکل ہو اور مرد کے لیے عمامہ نکالنا مشکل ہو تو مسح اسی صورت پر جائز ہے جبکہ وضوء کی حالت میں پہنا گیا ہو جیسا کہ موزے کے شرائط ہیں وہی احکامات لاگو ہوں گے۔ دوسرے فقہاء نے کہا اکہ یسی شرطِ طہارت عمامہ کے لئے دلیل سے ثابت نہیں

5) توالی (موالات) شرط ہے۔(موالاۃ یعنی ایک عضو کے بعد دوسرے عضو کے درمیان اتنا فاصلہ نہ ہو کہ پہلا عضو سوکھ جائے)

نوٹ: پانی نہ کافی ہونے کی وجہ سے وضو کے اتمام کے لیے دوران وضو اگر پانی لینے میں تاخیر ہو اور سوکھ جائے تو معاف ہے۔﴿لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾

PART-5

پانچویں جلد کا مختصر نسخہ

مختصر كتاب الطهارة - جلد پانچ (5)

(مختصر نسخہ، سوال وجواب کی صورت میں)

Mukhtasar Kitab-ut-Taharah – Vol 5 (in Q&A format)

نوٹ: تفصیل کے لیے پانچ جلدوں پر مشتمل مفصل نسخے کی طرف رجوع کریں۔

تعارف

یہ کتاب "کتاب الطھارۃ" کی پانچویں جلد کا ایک مختصر اور جامع خلاصہ ہے، جو سوال و جواب کے آسان اسلوب میں ترتیب دیا گیا ہے۔

اصل کتاب ایک نہایت مفصل اور تحقیقی تصنیف ہے جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے، اور اس میں: دلائل کی کثرت، فقہِ مقارن (مختلف فقہی مذاہب کا تقابلی مطالعہ)، ائمہ اربعہ کے اقوال، اور سلفی کتبِ فقہ کا شاندار امتزاج ہے۔

یہ کتاب اپنے مضبوط دلائل، علمی مناقشات اور مسلکی وسعت کے سبب فقہی کتب میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔

تفصیلی دلائل و مباحث کی وجہ سے یہ تصنیف 1200 صفحات پر محیط ہوئی جو پانچ جلدوں میں مکمل ہوتی ہے۔

مختصر کتابچہ کی غرض وغایت

چونکہ ہر قاری کے لیے اتنی مفصل کتاب کا مطالعہ ممکن نہیں، اس لیے عام فہم انداز میں صرف راجح مسائل کو پیش کرنے کے لیے یہ مختصر نسخہ ترتیب دیا گیا ہے۔ ہر جلد کو تقریباً 25 صفحات میں سمیٹا گیا ہے تاکہ عوام، طلبہ اور ابتدائی قارئین کو سیکھنے اور سمجھنے میں سہولت ہو۔

جو طلبہ علم ہیں، جو تحقیقی مزاج رکھتے ہیں، جو تفصیل کے شوقین ہیں وہ اصل مفصل کتاب (پانچ جلدوں) کی طرف رجوع کریں۔

جبکہ مبتدی طلبہ، عوام الناس اور وہ افراد جو تفصیل سے پڑھنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں وہ اس مختصر کتابچہ سے آغاز کرسکتے ہیں۔

مکمل رہنمائی، گہرائی اور استدلال کے لیے مفصل نسخہ کا مطالعہ ضروری ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علمِ نافع عطا فرمائے، اور ہمیں علم پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین!

حدث اکبر کے شرعی احکامات

(1) جنابت و جنبی (2) حیض، (3) استحاضہ (4) نفاس (5) و غسل سے متعلق احکام و مسائل

سوال:335 کیا غسل جنابت کے لیے انزال شرط ہے؟

جواب:335 شرمگاہوں کے ملنے پر مرد اور عورت حکمی طور پر دونوں ناپاک ہو جاتے ہیں جنبی ہو جاتے ہیں اور ان پر غسل واجب ہو جاتا ہے، انزال شرط نہیں ہے۔"[6]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ کر صحبت کرو تو تم پر غسل واجب ہو گیا۔ اگرچہ منی نہ نکلے۔"[7]

سوال:336 کیا عورت بھی محتلم ہوتی ہے؟

جواب:336 ام المومنین سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کہا، اے اللہ کے رسول! یقیناً اللہ حق کہنے سے نہیں شرماتا (میں بھی آپ سے مسئلہ پوچھتی ہوں) کیا عورت پر غسل ہے جب کہ اس کو احتلام ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں" لیکن جب پانی (منی کا نشان) دیکھے" اس پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں (ہوتا ہے) تیرا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو۔"[8]

سوال:337 احتلام کا نشان نہ ہو تو غسل کا کیا حکم ہے؟

جواب:337 اگر تری یعنی منی کا نشان دیکھیں تو یہ احتلام کی علامت ہے لہٰذا ان پر غسل کرنا فرض ولازم ہو جاتا ہے اور اگر احتلام کی کیفیت انہیں یاد ہو لیکن نشان نہ پائیں تو غسل فرض ولازم نہیں ہو گا۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جو تری کو تو دیکھتا ہے لیکن اسے احتلام یاد نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ غسل کرے گا پھر ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جسے یہ احساس ہے کہ اسے احتلام ہوا ہے لیکن منی کا کوئی نشان نہیں پاتا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس پر کوئی غسل

---

6 (مسلم، الحیض، باب نسخ (الماء من الماء) ووجوب الغسل بالتقاء الختانین، ۳۴۹)

7 (بخاری، الغسل، باب اذا التقی الختانان، ۲۹۱، مسلم، الحیض، ۸۷، ۳۴۸)

8 (بخاری، الغسل، باب اذا احتلمت المراۃ، ۲۸۲۔ و مسلم، الحیض، باب وجوب الغسل علی المراۃ بخروج المنی منھا، ۳۱۳)

نہیں۔[9]

سوال:338 عورت کو غسل میں چوٹیوں سے متعلق کیا سہولت دی گئی ہے؟

جواب:338 شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ غسل جنابت یا غسل حیض کے لیے بال کی چوٹیوں کھول کر دھونا واجب نہیں البتہ غسل حیض کے لیے بالوں کی چوٹیاں کا کھولنا بہتر و مستحب ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بال اتنے سخت ہوں کہ پانی بال کے نیچے جلد تک نہ پہنچ پا رہا ہو تو واجب ہے بال کھولنا۔

لیکن شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ غسل جنابت میں عورت کو بال کی چوٹیاں کھول کر دھونا واجب نہیں البتہ غسل حیض کے لیے بالوں کی چوٹیوں کا کھولنا واجب ہے اور یہ ان کے نزدیک راجح ہے۔

1-ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میں اپنے سر کے بال خوب مضبوط گوندھتی ہوں۔ کیا میں انہیں غسل جنابت اور غسل حیض کے وقت کھولا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان کا کھولنا ضروری نہیں۔ تیرے لیے کافی ہے کہ تین لپ پانی اپنے سر پر ڈالے، پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہائے، پس تو پاک ہو جائے گی۔[10]"

2-ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر ملی کہ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عورتوں کو غسل جنابت کے لیے بال کھولنے کا حکم دیتے ہیں آپ فرمانے لگیں، ابن عمرو پر تعجب ہے، انہوں نے عورتوں کو تکلیف میں ڈال دیا وہ انہیں سر منڈوانے کا حکم کیوں نہیں دے دیتے۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کرتے اور میں اپنے (بال کھولے بغیر) سر پر تین چلو سے زیادہ پانی نہیں ڈالتی تھی۔[11]

3-ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل حیض کے لیے فرمایا: "اپنے بال کھولو اور غسل کرو۔[12]"

سوال:339 کیا شریعت میں جنبی کے ساتھ ملنا جلنا، اٹھنا بیٹھنا، معاملات کرنا اور کھانا پینا ممنوع اور ناپسندیدہ ہے؟

جواب:339 جنبی کے ساتھ ملنا جلنا، اٹھنا بیٹھنا، معاملات اور کھانا پینا سب جائز ہے۔

---

9 (ابو داؤد، الطھارۃ الرجل یجد البلۃ فی منامہ، ۲۳۶)

10 (مسلم، الحیض، باب حکم ضفائر المغتسلۃ، ۸۵-۳۳۰)

11 (مسلم، الحیض، باب حکم ضفائر المغتسلۃ، ۳۳۱)

12 (ابن ماجہ، الطھارۃ، باب فی الحائض کیف تغتسل، ۶۴۱ ابو صیری نے کہا کہ اس کے راوی ثقہ ہیں)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن بحالت جنابت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں آپ کے ساتھ ہو لیا۔ آپ ایک جگہ بیٹھ گئے اور میں چپکے سے نکل گیا اور گھر جا کر غسل کیا پھر واپس آیا۔ آپ ابھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”اے ابو ہریرہ! تو کہاں گیا تھا“ میں نے سارا حال کہہ سنایا تو آپ نے فرمایا: ”سبحان اللہ، تحقیق مومن ناپاک نہیں ہوتا۔“[13]

سوال:340	جنابت کی حالت میں ممنوع کام کیا ہیں؟
جواب:340	جنابت کی حالت میں مندرجہ ذیل عبادات کی ادائیگی درست نہیں:

1) الصلوۃ
2) الطواف
3) مسجد میں بلا ضرورت بیٹھنا؟
4) قراءت قرآن؟(فیہ تفصیل)؟
5) مصحف کو چھونا؟(فیہ تفصیل)؟

سوال:341	کیا حائضہ اور جنبی کا مسجد میں قیام کرنا درست ہے؟
جواب:341	(3) جمہور علماء کے مطابق حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد میں قیام کرنا درست نہیں البتہ بوقت ضرورت داخلہ یا گزرنا جائز ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ اجازت دیتے ہیں حائضہ کو مسجد میں داخلہ اور قیام کی کیونکہ انکے پاس ممنوع یا حرام کرنے کی دلیل ثابت نہیں۔ اسی طرح شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ جنبی کے لئے مسجد میں بیٹھنے سے روک نہیں لگاتے کیونکہ قران میں جو منع ہے اس سے مراد انکے نزدیک یہ ہے کہ صلوۃ سے منع کیا گیا نہ کہ مواضع صلوۃ۔[14]

سوال:342	کیا جنبی اور حائضہ کو قرآنِ مجید کی تلاوت کے لئے اجازت ہے؟
جواب:342	(4) جنبی کے لئے بغیر مصحف چھوئے تلاوت قرآن کا کیا حکم ہے؟

[13] (بخاری، الغسل، باب عرق الجنب، وان المسلم لا ینجس، ۲۸۳ و مسلم، الحیض، باب الدلیل علی ان المسلم لا ینجس، ۳۷۱)

[14] https://www.al-albany.com/audios/content/5244/%D9%85%D8%A7-%D8%AD%D9%83%D9%85-%D8%A7%D9%84%D9%85%D9%83%D8%AB-%D9%81%D9%8A-%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%B3%D8%AC%D8%AF-%D9%84%D9%84%D8%AC%D9%86%D8%A8

جمہور کے قول کے مطابق، جنبی کے لئے تلاوت منع ہے لیکن شیخ البانی کے نزدیک جنبی کے تلاوت جائز ہے لیکن مکروہ ہے، بہتر ہے کہ جنبی غسل کرکے تلاوت کرے اور حائضہ کے لئے مطلق اجازت ہے، حائضہ کے مقابلہ میں جنبی کے لئے، غسل کے استحباب پر اس لئے تاکید کی ہے علماء نے کہ جنبی کو جنابت دور کرنا آسان ہے جبکہ حائضہ کو حیض کی حالت دور کرنا اس کے بس میں نہیں

نوٹ: جنابت کی حالت میں تلاوت کی اجازت دراصل، یہ حکم عام نہیں بلکہ بحالتِ مجبوری اجازت ہے۔ (شیخ رضاء اللہ حفظہ اللہ)

سوال (5) جنبی کے لئے مصحف کو چھونے کا حکم؟

جواب جنبی (جس پر غسل واجب ہو) کے لیے مصحف (قرآنِ مجید) کو چھونا حرام ہے، اور یہ حکم چاروں فقہی مذاہب—حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ—کے اتفاق سے ہے، بلکہ اس مسئلے میں اجماع بھی نقل کیا گیا ہے۔

دلائل:

اوّلاً: قرآنِ کریم سے

1 - اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

" بے شک یہ ایک معزز قرآن ہے، ایک محفوظ کتاب میں، اسے صرف پاک لوگ ہی چھوتے ہیں، یہ ربّ العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے۔"

(سورۃ الواقعہ: 77–80)

وجہِ دلالت:

آیتِ کریمہ میں "لایمسُّه" کی ضمیر قرآنِ مجید ہی کی طرف لوٹتی ہے؛ کیونکہ یہ آیات اسی کے بیان میں وارد ہوئی ہیں۔

2 - اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

" اے ایمان والو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو کہ کیا کہہ رہے ہو، اور نہ جنابت کی حالت میں (مسجد کے قریب جاؤ) مگر راہ گزرتے ہوئے، یہاں تک کہ غسل کرلو۔"

(سورۃ النساء:43)

وجہِ دلالت:

جب جنبی کے لیے مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں، تو بدرجہ اُولیٰ اس کے لیے مصحف کو چھونا اور اس میں سے پڑھنا بھی جائز نہیں ہوگا؛ کیونکہ قرآنِ مجید کی حرمت اس سے بھی زیادہ عظیم ہے۔

ثانیاً: آثار سے

عبدالرحمن بن یزید بن جابر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں تھے۔ وہ اپنی حاجت کے لیے گئے، پھر واپس آئے۔ میں نے عرض کیا: اے ابو عبداللہ! وضو کر لیجیے، شاید ہم آپ سے قرآن کی کچھ آیات کے بارے میں پوچھیں۔

انہوں نے فرمایا: تم مجھ سے پوچھ لو؛ کیونکہ میں اسے (مصحف کو) نہیں چھوتا، بے شک اسے صرف پاک لوگ ہی چھوتے ہیں۔

چنانچہ ہم نے ان سے سوال کیا، اور انہوں نے وضو کرنے سے پہلے ہی ہمیں پڑھ کر سنا دیا

حوالہ: الدرر السنية

نوٹ: شیخ البانی نے اجازات دی ہے جنبی اور حائضہ کو مس مصحف کے لئے کیونکہ منع کی دلیل واضح نہیں

https://alathar.net/home/esound/index.php?op=codevi&coid=158339

ملاحظہ: جمہور کی رائے کو مد نظر رکھتے ہوئے اور خروجا عن الخلاف اختلاف سے بچنے کی غرض سے احتیاط کرتے ہوئے عملا جنبی کو چاہئے کہ وہ غسل کر لے اور جنابت دور کر لے مصحف چھو کر تلاوت سے پہلے کیونکہ شیخ البانی بھی جنبی کی تلاوت اجازت کے ساتھ مکروہ ہی کہتے ہیں اور اگر مجبوری میں اٹھانا پڑے جیسے ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھنے کے لئے تو ایسی صورت میں مسِ مصحف معفوعنہ ہے، بہتر ہے کہ کپڑا یا کوئی آڑ سے چھو کر اُٹھالے۔

سوال:343 حائضہ کا قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا کیا حکم ہے؟

(سوال دہرانے کا مقصد دیگر فتاویٰ اور علماء کے اقوال پیش کرنا ہے)

جواب:343 حائضہ کا قرآن کریم کی تلاوت کرنا جائز ہے اور یہ مالکیہ اور ظاہریہ کا مذہب ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

سے مروی قدیم قول اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ایک روایت یہی ہے اور اسی کو طبری رحمۃ اللہ علیہ، ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا اور دائمی کمیٹی برائے فتاوی نے یہی فتوی جاری کیا ہے۔

سوال:344 حائضہ کا مصحف قرآنی کو چھونے کا کیا حکم ہے؟

(سوال دہرانے کا مقصد دیگر فتاویٰ اور علماء کے اقوال پیش کرنا ہے)

جواب:344 حائضہ کا مصحف قرآنی کو چھونا ناجائز ہے اور اس پر چاروں فقہی مذاہب: حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا اتفاق ہے اور اس مسئلہ میں اکثر اہل علم کا اتفاق نقل کیا گیا ہے۔

سوال:345 حائضہ کا اللہ تعالی کا ذکر کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:345 حائضہ اور زچہ عورتیں، اللہ عزوجل کا ذکر کر سکتی ہیں اور اس پر چاروں فقہی مذاہب: حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا اتفاق ہے اور اس مسئلہ میں اجماع نقل کیا گیا ہے۔

سوال:346 حائضہ کا قرآن کی تلاوت کرنے کا حکم؟ معاصرین فتاوی کی روشنی میں

جواب:346
1) شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ: جہاں تک صرف تلاوت کا مسئلہ ہے، اسکی اجازت ہے منع کی دلیل نہیں ہے، البتہ مصحف کو پکڑ کر تلاوت میں اختلافی مسئلہ ہونے کی وجہ سے احتیاط اسی میں ہے کہ اگر حاجت ہو تو پڑھ لے دستانہ کے آڑ سے۔
2) حائضہ قرآن کی تلاوت کرنے کے بارے میں شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اجازت دی ہے۔
3) امام مالک، ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اجارت دی ہے۔

سوال:347 جس موبائیل فون میں قرآنِ مجید ہو اس کو بغیر وضو ہاتھ لگانا اور اس کے ذریعے تلاوت کرنے کا حکم؟

جواب:347 الشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کا قول: موبائل کو مصحف نہیں کہا جاسکتا، موبائل سے قرآن مجید کی تلاوت میں حائضہ خواتین کیلیے بھی آسانی ہے اسی طرح ان کیلیے بھی آسانی ہے جن کیلیے قرآن مجید ہر وقت اپنے ساتھ رکھنا مشکل ہے، یا ایسی جگہ پر انسان موجود ہو جہاں پر وضو کرنا مشکل ہے کیونکہ

موبائل سے تلاوت کرتے ہوئے باوضو ہونا شرط نہیں ہے۔واللہ اعلم

سوال:348 جنبی کے لئے حالتِ جنابت میں اور حائضہ کے لئے حالتِ حیض میں قرآن مجید کی تلاوت؟

جواب:348 سیدنا عبداللہ ابن عباس جنابت کی حالت میں بھی مصحف کے بغیر قرآنِ مجید کی تلاوت کے قائل تھے

نوٹ:جمہور اس کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابن عباس کا قول محمول کیا جائے گا ایک دو آیت کے لئے نہ مستقل تلاوت کے لئے۔

نوٹ:خواتین حیض کے دنوں میں دوسرے ذکر واذکار کی پابندی کر سکتی ہیں مگر قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں کہ خصوصاًوہ خواتین جو قرآن کی حافظہ ہیں وہ مصحف کو ہاتھ میں لئے بغیر تلاوت کر سکتی ہیں۔واللہ اعلم

غسل کے احکام ومسائل

سوال:349 غسل فرض ہونے کے شرائط کیا ہیں؟

جواب:349 نو(9)امور ہیں جن پر ایک مسلمان مردوعورت پر غسل واجب ہوتا ہے:

1) منی کا اچھل کر نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

2) مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو مرد اور عورت دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

3) احتلام سے غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے نیند میں ہو یا بیداری میں۔

4) جب ایک مسلمان کا انتقال ہوتا ہے تو مرنے والے کو غسل دینا واجب ہوتا ہے،(شہدا اس حکم میں شامل نہیں)

5) جب کوئی اسلام قبول کرتا ہے تو اس پر غسل واجب ہوتا ہے۔بعض علماء نے مستحب کہا کیونکہ ہر کلمہ پڑھنے والے کو غسل کا حکم دیا گیا ہو اس کا ثبوت نہیں

6) حیض کی مدت ختم ہونے خون کے ختم ہونے پر غسل واجب ہوتا ہے۔

7) نفاس خون کے انقطاع پر غسل واجب ہوتا ہے۔

8) جمعہ کے دن کا غسل اکثر کے نزدیک مستحب ہے، لیکن شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے وجوب کو ترجیح دی ہے۔

9) کافر کو دفنا کے بعد دفنانے والے مسلم پر غسل واجب ہے بعض علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

سوال:350 کن مواقع پر غسل کرنا مستحب ہے؟

جواب:350 وہ مواقع جن پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کے ساتھ غسل کرنے کا حکم دیا ہے:

1) جمعہ کا غسل لیکن شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے وجوب کو ترجیح دی ہے۔

2) عیدین کا غسل۔

3) میت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے پر غسل مستحب ہوتا ہے۔

4) احرام باندھنے سے پہلے غسل۔

5) مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل

6) یومِ عرفہ کا غسل۔(علی رضی اللہ عنہ سے ثابت اَثر کی بنیاد پر استدلال)

7) جب کوئی اسلام قبول کرتا ہے تو اس پر غسل واجب ہوتا ہے۔ بعض علماء نے مستحب کہا کیونکہ ہر کلمہ پڑھنے والے کو غسل کا حکم دیا گیا ہو اس کا ثبوت نہیں

8) مشرک کو دفنا کے بعد دفنانے والے مسلم پر غسل واجب ہے۔ بعض علماء کے نزدیک یہ غسل مستحب ہے۔

9) بیہوشی سے ہوش میں آنے کے بعد

10) استحاضہ والی عورت کے لئے ہر نماز کے لئے، غسل مستحب ہے اور واجب نہیں۔

11) ہر جماع سے پہلے غسل مستحب ہے اور واجب نہیں۔

سوال:351 جمعہ کا غسل اور جنابت کا غسل کیا دونوں کے لئے ایک غسل کافی ہے؟

جواب:351 قول اول:

ایک غسل کافی ہے۔

قول ثانی:

دو غسل ضروری ہے شیخ البانی کے نزدیک کیونکہ وہ غسل جمعہ کو مستحب نہیں بلکہ واجب مانتے ہیں۔

شیخ رضاء اللہ مدنی حفظہ اللہ: جمعہ کے دن دو غسل کی ضرورت نہیں اور نہ واجب ہے، کیونکہ طواف کے مسئلہ پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اور دو طواف مستقل الگ نوعیت کے اور اسکا وقت بھی الگ محدد ہے شرعی اعتبار سے اور غسل کے الفاظ پر غور کیجئے، مَنِ اغْتَسَلَ يَومَ الجُمُعَةِ غُسْلَ الجَنَابَةِ [15]، اس حدیث میں ایک غسل کا ذکر ہے نہ کہ دو غسل کا فافہم۔

سوال:352 غسل کی اہمیت وفضیلت بیان کیجیے؟

جواب:352 قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾[16]

"اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

قرآنِ مجید میں ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾[17]

"اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

سیدنا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ))[18]، پاکی اور صفائی ایمان کا حصہ ہے۔

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا))

"کہ اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر سات دن میں (سے کم از کم) ایک دن غسل کرے۔"

---

[15] مَنِ اغْتَسَلَ يومَ الجُمُعَةِ غُسْلَ الجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ، فَكَأنَّما قَرَّبَ بَدَنَةً، ومَن رَاحَ في السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَأنَّما قَرَّبَ بَقَرَةً، ومَن رَاحَ في السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ، فَكَأنَّما قَرَّبَ كَبْشًا أقْرَنَ، ومَن رَاحَ في السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأنَّما قَرَّبَ دَجَاجَةً، ومَن رَاحَ في السَّاعَةِ الخَامِسَةِ، فَكَأنَّما قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الإمَامُ حَضَرَتِ المَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ. أخرجه البخاري (٨٨١)، ومسلم(٨٥٠)

[16] (سورۃ البقرۃ، سورۃ نمبر 2، آیت نمبر:222)

[17] (سورۃ التوبۃ، سورۃ نمبر 9، آیت نمبر:108)

[18] (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ-وضو کی فضیلت کا بیان، حدیث نمبر:223[534])

(صحیح البخاری:898)

امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ روزانہ غسل فرمایا کرتے تھے: حمران بن آبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:
((كُنْتُ أَضَعُ لِعُثْمَانَ طَهُورَهُ فَمَا أَتَى عَلَيْهِ يَوْمٌ، إِلَّا وَهُوَ يُفِيضُ))[19]، کہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے غسل اور وضو کے لیے پانی رکھا کرتا تھا اور کوئی دن ایسا نہ آتا کہ وہ تھوڑا سا (پانی) اپنے اوپر نہ بہا لیتے۔

سوال:353 کیا پاکی صفائی اختیار نہ کرنے والوں کے لئے عذاب کی وعید آئی ہے؟

جواب:353 سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
((مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، ثُمَّ قَالَ: بَلَى، كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ))[20]
"کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مدینہ یا مکے کے ایک باغ میں تشریف لے گئے، (وہاں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کی آواز سنی جنھیں ان کی قبروں میں عذاب کیا جا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بات یہ ہے کہ ایک شخص ان میں سے پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا۔۔۔۔"

سوال:354 غسل کی قسمیں بیان کیجیے؟ (باعتبار فرائض اور سنن)؟

جواب:354 غسل مجزئ:

---

[19] (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ عَقِبَهُ - وضو کی اور اس کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت، حدیث نمبر: 231[546])

[20] (صحیح البخاری، کتاب الوضو، بَابُ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لَا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ- پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہ ہے، حدیث نمبر: 216)

غسل مجزئ وہ غسل کہلاتا ہے جس میں صرف فرائضِ غسل ادا کئے جاتے ہیں اور یہ غسل کافی ہوجاتا ہے)(الغسل المجزئ

کامل غسل:

کامل غسل وہ غسل کہلاتا ہے جس میں غسل کے فرائض کے ساتھ ساتھ سنتوں پر بھی عمل کیا جاتا ہے اسی وجہ سے علمائے کرام نے اس غسل کو کامل غسل قرار دیا ہے اور یہ پسندیدہ اور مکمل غسل ہے۔

سوال:355 غسل سے پہلے وضوء کا حکم کیا ہے؟

جواب:355 شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام المنہ میں اس پر بیان کیا ہے کہ غسل سے پہلے وضوء سنت ہے۔

سوال:356 کیا غسل وضوء سے کفایت کر جاتا ہے؟

جواب:356 غسل وضوء سے کفایت اس وقت کرتا ہے جب غسل حدث اکبر (یعنی حیض یا نفاس یا غسل جنابت) کے سبب کیا جائے۔

شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ تعالی کہتے ہیں: "جب غسل جنابت کیا جائے اور اس سے دونوں حدث یعنی حدث اصغر اور حدث اکبر دونوں سے پاک ہونے کی نیت کی جائے تو یہ کفائت کرے گا. لیکن اگر غسل اس کے علاوہ کوئی اور غسل ہو مثلاجمعہ کا غسل یا گرمی دور کرنے کے لیے، یاصفائی کے لیے تو یہ غسل وضوء سے کفائت نہیں کریگا، چاہے اس کی نیت بھی کرلی جائے، کیونکہ ترتیب نہیں ہے، جو کہ وضوء کے فرائض میں شامل ہے، اور اس لیے بھی کہ طہارت کبری کا وجود نہیں جو کہ نیت کی بناپر طہارت صغری کی جانب جاتی ہے، جیساکہ غسل جنابت میں ہے" انتہی. دیکھیں: مجموع فتاوی الکبری ابن باز(10 / 173).

سوال:357 کیا غسل جنابت، حیض ونفاس یا غسل غیر جنابت، حیض ونفاس کے لئے وضوء شرط ہے یا مستحب؟

جواب:357 مستحب ہے واجب نہیں۔(شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ)

خلاصہ:

1) یہ متفقہ مسئلہ ہے کسی بھی غسل کی قسم کے لئے غسل سے پہلے وضوء کرنا شرط نہیں بغیر وضوء کے غسل ہوجائے گاالبتہ یہ الگ مسئلہ ہے کہ بغیر وضوء کے اگر غسل کرلیاتواب نماز کے لئے اسکووضوء کرناہے یانہیں تو اسکاجواب یہ ہے غسل جنابت (دونوں حدث یعنی حدث اصغر اور حدث اکبر دونوں سے پاک ہونے کی

نیت کی جائے) میں یہ ممکن ہے کہ جب کہ دیگر غسل میں یہ ممکن نہیں کہ غسل میں وضوء کو بھی شمار کر لیا جائے

2) غسل سے پہلے وضوء مستحب ہے واجب نہیں (شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ و شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ)

3) غسل جنابت میں نیت اگر حدث اکبر اور حدث أصغر کی پاکی ہو تو غسل کے ساتھ وضوء بھی ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے لئے دلیل موجود ہے (فاطہروا) (ابن عثیمین)

4) غسل جنابت کے علاوہ جو دوسرے غسل ہوتے ہیں جیسے صفائی کا غسل اور مستحب غسل سے وضوء کافی نہیں ہوتا کیونکہ غسل جنابت کے لئے دلیل ملی تو اس میں اجازت دی گئی لیکن دیگر غسل میں دلیل نہ ملنے پر غسل میں وضوء کو شمار نہیں کیا جائے گا اور بات اصل پر لوٹ جائے گی کہ وضوء میں ترتیب واجب ہے اور غسل سے وضوء کافی ہونے کی ان غسل کی قسموں میں دلیل نہیں جیسا کہ غسل جنابت والے غسل میں دلیل موجود ہے لہذا دیگر غسل میں پہلے مکمل وضوء کر لے یا وضوء کرے اور پیروں کو غسل کے آخر میں کچھ ہٹ کر دھونے سے غسل اور وضوء دونوں ہو جاتا ہے

5) اگر غسل کے دوران شرمگاہ کو ہاتھ لگ جائے بغیر آڑ کے تو بعض علماء کے نزدیک وضوء ٹوٹ گیا اور بعض علماء کے نزدیک شہوت سے بغیر آڑ کے شرمگاہ کو ہاتھ لگا یا تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے نواقض وضوء کی بحث) اس میں احتیاط یہ ہے کہ وضوء دہرا لے اگر شرمگاہ کو ہاتھ لگ جائے بغیر آڑ کے، تاکہ عبادات کو یقین پر ادا کیا جائے نہ کہ شک کی حالت میں واللہ اعلم

نوٹ: شیخ رضاء اللہ عبد الکریم حفظہ اللہ نے ایک عمدہ نصیحت کی ہے کہ: فقہی جزئیات، مثلاً مکروہ اور مستحب کی بحث میں ایسا نہ ہو کہ سنت کے طریقے اور اصل عمل کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اصل ضرورت یہ ہے کہ اگر وضو یا غسل کا صحیح اور ثابت شدہ مسنون طریقہ دستیاب ہو جائے، تو اسی طریقے پر عمل کرنا چاہئے۔ یہ وہ طریقہ ہے جسے محدثین نے ہمیشہ ترجیح دی ہے۔ صرف واجب پر اکتفا کرنے اور مستحب و سنت کو چھوڑ دینے کی عادت کو اپنے اوپر غالب نہ آنے دیں، بلکہ کامل اتباعِ سنت اختیار کریں۔ فقہی اختلافات اور مستحب کے درجے کا لحاظ رکھتے ہوئے سنت کو پسِ پشت ڈالنا دین کے مزاج کے خلاف ہے، اور اس سے بچنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

سوال:358	غسل کے فروض وارکان (واجبات) بیان کریں؟
جواب:358	1) غسل کی نیت کرنا۔ (صحیح البخاری:1) 2) اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تسمیہ غسل میں بھی وضوء کی طرح واجب ہے غسل خانہ میں

جانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لے

3) کلی کرنا۔(صحیح البخاری:257)

4) ناک میں پانی چڑھانا۔(صحیح البخاری:257)

نوٹ: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ غسل میں کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا واجب و فرض نہیں مانتے البتہ وضوء میں واجب و فرض مانتے ہیں غسل میں واجب نہ ہونے کی وجہ شیخ کے پاس یہ ہے کہ وضوء غسل کا لازمی حصہ نہیں لیکن شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے وجوب کی دلیل قرآن کی آیت فاطہر واسے ثابت کر دی لہذا احتیاط اسی میں ہے کہ کلی اور ناک میں پانی لینا ترک نہ کریں واللہ اعلم

5) جسم کے پورے حصے پر پانی بہانا یہاں تک ہر جگہ پر پانی پہنچ جائے کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔(صحیح البخاری:256)

6) اگر سر کے بال سخت ہوں تو خلال کرے (ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ) اور بدن کے بال سخت ہوں یا خوب زیادہ ہونے کی وجہ سے پانی نہ پہنچ جسکو عربی میں شعرانی کہا جاتا ہے تو ایسی صورت میں اچھی طرح دلک (رگڑنا) نہ بھولے کیونکہ ایسی صورت میں دلک رگڑنا واجب ہے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق وترجیح کے مطابق۔

7) دورانِ غسل اپنی شرمگاہ کو لوگوں سے چھپانا۔(صحیح مسلم:338[768])

8) غسل کے دوران شرمگاہ کو ہاتھ لگ جائے بغیر آڑ کے تو بعض علماء کے نزدیک وضوء ٹوٹ گیا اور بعض علماء کے نزدیک شہوت سے بغیر آڑ کے شرمگاہ کو ہاتھ لگا یا تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے، اس میں احتیاط یہ ہے کہ وضوء دہرا لے اگر شرمگاہ کو ہاتھ لگ جائے بغیر آڑ کے، تاکہ عبادات کو یقین پر ادا کیا جائے نہ کہ شک کی حالت میں واللہ اعلم

سوال:359 غسل کامل کے مسنون اَعمال کیا ہیں؟

جواب:359 1) غسل کی تعیین کے ساتھ تفصیلی نیت کرنا۔(مخصوص: جنابت کا غسل ہو تو جنات کی نیت (رفع حدث کی دل میں نیت) عورتوں کو حیض و نفاس ہو تو حیض یا نفاس کی نیت کرنا (رفع حدث کی دل میں نیت)، اسی طرح جمعہ کو مستحب (بعض قول کے مطابق: واجب) غسل ہو تو جمعہ کی غسل کی نیت کرنا۔ جمہور علمائے کرام کے نزدیک غسل کی نیت کرنا غسل کا رکن ہے البتہ تعیین رکن و فرض نہیں ہے۔

2) بسم اللہ کہنا مستحب ہے {حمام جانے سے پہلے} لیکن شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ واجب ہے کیونکہ وضوءاور غسل میں فرق نہیں ہے

3) دونوں ہاتھوں کو دھونا۔

4) شرمگاہ اور جسم کے دیگر حصوں سے منی اور دوسری گندگی کو دور کرنا۔

5) غسل کی مکمل ترتیب کو ذہن میں رکھ کر ترتیب کے حساب سے غسل کرنا۔(غسل میں ترتیب واجب نہیں)

6) غسل کے پورے عمل کو تسلسل کے ساتھ بغیر وقفہ دیئے انجام دینا۔

7) غسل سے پہلے مکمل وضو کرنا(جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے)۔

8) تین مرتبہ سر سے پانی بہانا اور ساتھ میں ملنے اور رگڑنے کا اہتمام۔

9) تمام جسم کو ملنے اور گڑنے کا اہتمام(صابن اور شامپو کرنا اس میں شامل ہے)۔

10) جہاں جہاں میل جمع ہو سکتا ہے ان مقامات کو خوب اچھی طرح مل کر صفائی کا اہتمام کرنا جیسے بغل اور ران، گھٹنے اور ہر ابھری اور گڑھا نما مقامات۔

11) غسل کے تمام عمل کو سیدھے ہاتھ کے جانب سے شروع کرنا۔

نوٹ:حدث اکبر کا غسل کرلینے سے حدث اصغر بھی ختم ہو جاتی ہے اگر اس میں دونوں کی نیت کرلے جس کسی نے حدث اکبر کے لئے غسل کیا تو اس کی وجہ سے اس کا حدث اصغر یعنی بے وضو ہونا بھی ختم ہو گیا چاہے اس نے وضوء نہ کیا ہو یا حدث اصغر ختم ہونے کی نیت ہی نہ کی ہو، اور یہ جمہور: حنفیّة مالكيّة اور صحیح قول کے مطابق شَافعيّة کا مذہب ہے اور اسی کو ابن تیمیہ اور ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا اور اس مسئلہ میں اجماع نقل کیا گیا ہے۔

سوال:360 غسل کے مکروہات کیا ہیں؟

جواب:360 غسل کی وہ مکروہات جس کو اکثر لوگ جانے انجانے میں مرتکب ہوتے ہیں:

1) پانی کا حد سے زیادہ استعمال۔

2) ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنا۔

3) غسل کے بعد طہارت میں شک وشبہ کرنا۔

4) جسم کے بائیں جانب سے غسل شروع کرنا۔

5) بغیر شرعی عذر غسل کے بجائے صرف جسم کو پونچھ لینا۔

سوال:361 (عام) غسل کا مسنون طریقہ باتصویر بیان کیجیے؟

جواب:361

Step 1		غسل کی دل میں نیت کرنا۔	بخاری:248 مسلم:316[721]
Step 2		دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھونا۔	بخاری:262 مسلم:316[721]
Step 3		کلی کرنا۔(تین مرتبہ)	بخاری:248 مسلم:316[721]
Step 4		ناک میں پانی چڑھانا۔(تین مرتبہ)	بخاری:248 مسلم:316[721]
Step 5		چہرہ دھونا۔(تین بار)	بخاری:248 مسلم:316[721]
Step 6		کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔	بخاری:248 مسلم:316[721]
Step 7		سر کا مسح کرنا۔(ایک بار)	بخاری:248 مسلم:316[721]
Step 8		کان کا مسح کرنا۔(ایک بار)	بخاری:248 مسلم:316[721]
Step 9		وضو مکمل ہونے کے بعد سر سے تین مرتبہ پانی بہانا اور سر کے بالوں کا خلال کرنا اور سر کو ملنا۔	بخاری:272 مسلم:316[721]
Step 10		پورے جسم پر پانی بہانا، پہلے جسم کے سیدھی جانب اس کے بعد الٹی جانب پانی بہانا/ڈالنا، نیز اپنے جسم کو ملنا اور پانی بہانا، یہاں تک کہ جسم کا ہر ہر عضو اور اس کا حصہ تر ہو جائے۔(اسی دوران صابن اور شامپو کے ساتھ غسل کرنے کی	بخاری:248 مسلم:316[721]

		بھی علماء نے اجازت دی ہے)	
Step 11		غسل کے آخر میں اپنے دونوں پاؤں دھونا۔(بعض علماء نے وضو کے ساتھ ہی پاؤں کو دھونے کا ذکر کیا ہے)	بخاری:248 مسلم:316[721]

سوال:362	غسلِ جنابت / غسلِ حیض ونفاس، کا مسنون طریقہ باتصویر ذکر کیجیے؟
جواب:362	

Step 1		غسل کی دل میں نیت کرنا(مرد/عورت جنابت سے ہوں تو جنابت کی دل میں نیت کریں ۔اگر خواتین حیض و نفاس سے ہوں تو حیض و نفاس سے پاکی کی دل میں نیت کریں،اسی طرح مرد /عورت اگر احتلام سے ہوں تو احتلام کی دل میں نیت کریں)۔	بخاری:248 مسلم:316[721]
Step 2		دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھونا۔	بخاری:248 مسلم:316[721]
Step 3		اگر غسل جنابت یعنی کہ ہمبستری کے بعد غسل کرنا ہو تو ہاتھوں کو دھونے کے بعد (عورت، مرد)اپنی شرمگاہ اور رانوں کو یا جہاں پر نجاست لگی ہو اس کو اچھی طرح سے دھولیں اس کے بعد وضو کریں پھر اس کے بعد غسل کی تمام اسٹیپس(steps)کو مکمل کریں۔ اسی طرح عورتیں حیض ونفاس کے بعد اسی طرح عمل کریں یعنی کہ ہاتھ دھونے کے بعد اپنی شرمگاہ کو اچھی طرح دھولیں پھر اس کے بعد وضو کریں اس کے بعد غسل کی دیگر تمام اسٹیپس(steps) کو مکمل کریں۔	صحیح مسلم:316[718]
Step 4		کلی کرنا۔(تین مرتبہ)	بخاری:248 مسلم:316[721]

Step 5		ناک میں پانی چڑھانا۔(تین مرتبہ)	بخاری:248 مسلم:316[721]
Step 6		چہرہ دھونا۔(تین بار)	بخاری:248 مسلم:316[721]
Step 7		کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔	بخاری:248 مسلم:316[721]
Step 8		نوٹ: غسل جنابت میں سر کا مسح نہیں۔	سنن النسائی:422، صحیح
Step 9		وضو مکمل ہونے کے بعد سر سے پانی بہانا اور سر کے بالوں کا خلال اور سر کو ملنا۔	بخاری:248 مسلم:316[721]
Step 10		پورے جسم پر پانی بہانا ،پہلے جسم کے سیدھی جانب اس کے بعد الٹی جانب پانی بہانا/ڈالنا، نیز اپنے جسم کو ملنا اور پانی بہانا، یہاں تک کہ جسم کا ہر ہر عضو اور اس کا حصہ تر ہو جائے ۔(اسی دوران صابن اور شامپو کے ساتھ غسل کرنے کی بھی علماء نے اجازت دی ہے)	بخاری:248 مسلم:316[721]
Step 11		غسل کے آخر میں اپنے دونوں پاؤں دھونا۔(بعض علماء نے وضو کے ساتھ ہی پاؤں کو دھونے کا ذکر کیا ہے)	بخاری:248 مسلم:316[721]
نوٹ:حیض ونفاس کے غسل کے لئے اپنے سر کے پورے بال کھول کر غسل کرنا لازم ہے			سنن ابن ماجہ:641
نوٹ:اگر عورت حیض ونفاس کا غسل کر رہی ہو تو تمام بال کھول کر غسل کرے البتہ جنابت کا غسل ہو اور بالوں کی چوٹی بنی ہوئی ہو تو بالوں کو کھولے بغیر صرف ان پر پانی بہانا کافی ہے(بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا لازم ہے)			
عمومی طور پر یہ مشہور ہے کہ اگر بالوں کی چوٹی بنی ہوئی ہو تو تین مرتبہ پانی ڈالنے کے			ابوداود:241

بجائے پانچ مرتبہ اپنے سر پر پانی بہائیں لیکن وہ ثابت نہیں۔	ضعیف

نوٹ: غسل میں ترتیب اور تسلسل رکن فرض نہیں ہے البتہ یہ دونوں چیزیں مستحب ہیں۔

سوال:363 غسل جنابت کا مسنون طریقہ ذکر کریں؟

جواب:363

1) غسل کرنے سے پہلے نیت کرنا واجب ہے۔(صحیح البخاری:1)

2) بسم اللہ پڑھ کر غسل خانہ میں داخل ہونا چاہیے۔ اور بسم اللہ یاد رہے تو واجب ہے اور اگر بھول گئے تو غسل صحیح ہے دہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس طرح کے اذکار بھول جانے میں سختی نہیں بلکہ معاف ہے۔

3) دونوں ہاتھ دھوئیں یہ مسنون ہے لیکن اگر نیند سے اٹھ کر پانی میں ہاتھ ڈالنا ہو تو پہلے ہاتھوں کو دھونا واجب ہے اس لئے اگر کوئی برتن ہو جیسے مگ وغیر تو اس سے ہاتھ دھولیں ورنہ ٹونٹی وغیر سے ہاتھ اچھی طرح دھولیں بغیر ہاتھ دھوئے بالٹی وغیرہ میں ہاتھ نہ ڈالیں۔

4) پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر جسم پر لگی ہوئی گندگی کو دھوئیں۔

5) پھر ہاتھوں کو صابن یا مٹی سے اچھی طرح دھوئیں۔

6) پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کریں (صرف پاوں چھوڑ دیں) {کلی کرنا۔(تین مرتبہ) ناک میں پانی چڑھانا۔(تین مرتبہ) چہرہ دھونا۔(تین بار) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔ نوٹ: غسلِ جنابت میں سر کا مسح لازم نہیں بلکہ اختیاری ہے کیونکہ تین مرتبہ سر پر پانی تو ڈالنا ہے اس میں سر بھیگ جائے گا۔}

7) پھر انگلیوں کے ذریعے پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچائیں۔

8) پھر پانی لے کر اپنی انگلیوں کے ذریعے سر کے بالوں کی تہہ میں داخل کریں۔

9) پھر تین چلو بھر کر سر پر ڈالیں اور بالوں کے نیچے تک پانی پہنچائیں۔

10) پھر سارے جسم پر پانی بہائیں اور کوئی چیز پانی کو تمام جسم پر پہونچنے سے روکنے والی ہو تو اس کو دور کریں۔

11) اگر جسم پر بال سخت ہوں یا سردی کے ایام میں خشکی یا تیل کی طرح پھسلنے والا مادہ یا خواتین کے ناخن پر پینٹ کی طرح رکاوٹ ہو تو پینٹ کا اتارنا ضروری ہے اچھی طرح دلک یعنی رگڑ کر صاف کر کے غسل پورا کرے

12) جہاں جہاں میل جمع ہو سکتا ہے ان مقامات کو خوب اچھی طرح مل کر صفائی کا اہتمام کرنا جیسے بغل اور ران، گھٹنے اور ہر ابھری اور گڑھا نما مقامات پر صفائی کرے

13) آخر میں اس جگہ سے علیحدہ ہو کر دونوں پاؤں دھولیں۔(صحیح البخاری:257،272،248)

14) غسل دائیں اطراف سے شروع کرنا چاہیے۔(صحیح البخاری:168،258)

15) غسل جنابت میں عورت کے لیے سر کی مینڈیاں کھولنا اگر دشوار ہو تو کھولنا ضروری نہیں ہے لیکن ہر ہر بال کا تر ہونا ضروری ہے۔(سنن ابوداود:255) لیکن غسلِ حیض میں واجب ہے

16) غسل کرتے ہوئے پانی کے استعمال میں احتیاط کرنی چاہیے، رسول اللہ ﷺ کم پانی سے غسل کرلیا کرتے تھے۔(صحیح البخاری:201)

17) چھپ کر اور ستر ڈھانپ کر غسل کرنا چاہیے۔(سنن ابوداود:4012)

18) عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کیا جا سکتا ہے اگر وہ احتیاط سے غسل کرنے والی ہو۔(سنن ابوداود: صحیح مسلم:323)

19) میاں بیوی اکٹھے غسل جنابت کرسکتے ہیں۔(صحیح البخاری:261)

20) ایسے غسل خانے میں جہاں بیت الخلاء بھی ساتھ ہو تو بیت الخلاء سے دور ہو کر ایسی جگہ نہائیں جہاں اس کی کوئی چھینٹے نہ پہنچ سکے۔(فتاوى اللجنةالدائمة للبحوث العلمية و الافتاء:5/86)

21) مسنون غسل کے بعد وضو کی ضرورت نہیں۔(سنن ابوداود:250) بشرطیکہ غسل میں وضو کرنے کے بعد شرمگاہ کو ہاتھ نہ لگا ہو۔

22) غسل کے بعد تولیے کا استعمال اور ہاتھوں کو جھاڑنا درست ہے۔(صحیح البخاری:276)

حیض، استحاضہ ونفاس سے متعلق 66 اُحکامات

سوال:364 عورتوں میں حیض کیسے شروع ہوا؟

جواب:364 حیض کی ابتداء سے متعلق سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی موقوف روایت:((وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: كَانَ أَوَّلُ مَا أُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَحَدِيثُ

النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ))[21]

"اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے، بعض اہل علم نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں آیا، ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث میں تمام عورتیں شامل ہیں"۔

یعنی حدیث سے ٹکراو کی بنیاد پر بعض کا نقول قول مردود ہونے کی طرف اشارہ ہے۔[22]

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لیے اس طرح نکلے کہ ہماری زبانوں پر حج کے علاوہ اور کوئی ذکر ہی نہ تھا، جب ہم مقام سرف پہنچے تو مجھے حیض آگیا، (اس غم سے) میں رو رہی تھی کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہو؟ میں نے کہا کاش! میں اس سال حج کا ارادہ ہی نہ کرتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا شاید تمہیں حیض آگیا ہے، میں نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّ ذَلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ))

یہ چیز تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے مقرر کر دی ہے۔ اس لیے تم جب تک پاک نہ ہو جاؤ طواف بیت اللہ کے علاوہ حاجیوں کی طرح تمام کام انجام دو۔[23]

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حیض کی ابتدا اور شروعات آدم علیہ السلام کی بیٹیوں سے ہے (كَانَ أَوَّلُ مَا أُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ) "بعض اہل علم نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں آیا "، یہ اسرائیلی روایت ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور محدثین کی اکثریت نے اس بات کا رد کیا ہے کہ حیض بنی اسرائیل کی عورتوں سے شروع ہوا مصنف عبد الرزاق میں اس طرح کی روایات ملتی ہے۔

چنانچہ (scientifically) بھی یہ بات ثابت ہے کہ حیض عورتوں کے لئے صحت و تندرستی کی علامت ہے اور اگر کسی عورت کو حمل نہ ہو اور اس کو حیض نہ آتے ہوں تو یہ ایک طرح کا مرض ہے، علمائے کرام کہتے ہیں کہ اللہ

---

[21] صحيح البخاري كتاب الحيض بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الحَيْضِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ : كَانَ أَوَّلُ مَا أُرْسِلَ الحَيْضُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : وَحَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ

[22] (صحیح البخاری، کتاب الحیض، [1] بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ - اس بیان میں کہ حیض کی ابتداء کس طرح ہوئی، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو معلق بیان کیا ہے)

[23] (صحیح البخاری:305)

تعالیٰ نے عورتوں کو اس طرح پیدا فرمایا ہے کہ انہیں حیض لازم ہے اور یہ عورتوں کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

لہٰذا عورتیں حیض پر صبر کرتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اجر و ثواب عطا فرمائے گا، ان تمام حوالوں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حیض پہلے سے ہے بنی اسرائیل کی عورتوں سے اس کی شروعات نہیں ہوئی روزِ اول سے ہی حیض کو عورتوں کے حق میں لکھ دیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

سوال:365	حیض کا سبب اور اس کی وجہ کیا ہے؟
جواب:365	درخت کے قریب جانے کی ترغیب دلانے کی وجہ سے حواء علیہا السلام کو یہ سزا دوں گا کہ حمل اس کو تکلیف دہ ہو گا۔۔۔۔

1) 1 اس روایت کا تعلق اسرائیلی روایات ہے بنابریں یہ روایت قابلِ حجت نہیں۔ واللہ اعلم

2) 2 علمائے اسرائیلی روایت کو رد کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی روایات میں اصل ذمہ دار اور ورغلانے کا ذمہ دار حواء کو بتایا گیا جبکہ قرآن میں چوک کی نسبت دونوں کی طرف کی گئی ہے اور اللہ نے دونوں کی توبہ قبول کی ہے

3) قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ الأعراف/٢٣.

4) 3 یہ بھی دلیل ہے کہ: فدلاهما بغرور (القرآن)

5) 4- قرآنِ مجید میں حضرت آدم اور حضرت حوّا علیہما السلام دونوں کو مخاطب کیا گیا ہے، اور چوک کا ذمہ دار صرف حضرت حوّا کو نہیں ٹھہرایا گیا۔ دونوں نے شیطان کے وسوسے میں آکر ممنوعہ درخت کھایا اور پھر دونوں نے مل کر اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کی۔

قرآنِ مجید میں چوک کا ذمہ دار صرف حضرت حوّا کو نہیں ٹھہرایا گیا، بلکہ دونوں نے مشترکہ طور پر اس عمل میں حصہ لیا اور پھر دونوں نے مل کر توبہ کی۔

سوال:366	حیض کے خون کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟
جواب:366	علمائے کرام کہتے ہیں کہ حیض کے خون کا رنگ سرخ، سیاہ، مٹیالا اور زرد ہوتا ہے، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں گدلا جو سیاہ اور سفید کے درمیانی رنگ کا ہو وہ حیض کہلاتا ہے۔

سوال:367 حیض اور استحاضہ میں کیا فرق ہے؟

جواب:367 استحاضہ اور حیض میں فرق، مندرجہ ذیل ہے:

	علامات	حیض	استحاضہ
1	رنگ	حیض: کالا	استحاضہ: لال
2	پتلا یا گاڑھا پن	حیض: گاڑھا	استحاضہ: پتلا
3	بو	حیض: سڑی بدبو	استحاضہ: بدبودار نہیں
4	جمود یا سیال	حیض: جامد نہیں ہوتا بہنے کے بعد	استحاضہ: جامد ہوتا ہے بہنے کے بعد

سوال:368 مدتِ حیض کتنی ہے؟

جواب:368 حیض کی مدت، عمر اور وقت مقرر نہیں ہے، اس مسئلے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

نوٹ:

راجح یہ ہے کہ حیض کی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ مدت مقرر نہیں ہے۔

← امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس کی کوئی دلیل قرآن و حدیث میں موجود نہیں ہے اور اس بارے میں جو روایات نقل کی جاتی ہیں وہ ضعیف اور موضوع ہیں۔[24]

سوال:369 حیض کے ابتداء کی کونسی عمر ہوتی ہے؟

جواب:369 شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے کافی لمبی گفتگو کی ہے اور سارے اقوال پر رد کیا اور کہا اصل یہ ہے کہ دم حیض پر حکم لگے گا اس میں عمر کی کمی یا زیادتی پر بحث نہیں کی جائیگی یہی امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی کہتے ہیں۔[25]

[24] (السیل الجرار المتدفق علی حدائق الأزھار، ص:90)

[25] (مجموع الفتاویٰ ابن تیمیہ:19/237۔الدماء الطبیعۃ، ص:7۔الشرح الممتع:1/400)

سوال:370 حیض ختم ہونے کی عمر کیا ہے؟

جواب:370 بعض لوگ کہتے ہیں کہ حیض آنے کی عمر پچاس سال تک ہے اور اس عمر کے بعد اگر کسی کو خون آئے تو وہ حیض شمار نہیں ہوگا یہ قول راجح نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں حیض رُکنے کی عمر کا تعین نہیں ہے جیسا کہ شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

اس میں یہ قول راجح ہے کہ حیض کا خون جب تک عورت کو معلوم صفت کے مطابق آتا ہے وہ حیض کا خوں ہی کہلاتا ہے اور اس میں یہ بات بھی ہے کہ عورت کو حیض آنے اور رک جانے میں عمر کی کوئی قید نہیں ہے لہذا اگر کسی عورت کو پچاس سال بعد بھی خون آتا ہے تو وہ حیض کا خون ہی شمار ہوگا اور حیض کے تمام احکام اس پر لاگو ہوں گے لہذا وہ حیض کے دوران نماز اور روزہ ترک کردے گی اور جب وہ غسل کے بعد پاک ہوگی روزوں کی قضا کرے گی، اور جس عورت کو زردی مائل یعنی کہ اگر کسی عورت کو عادتاً مٹیالا خوں آتا ہے تو زردی مائل مٹیالے رنگ کا خون حسبِ عادت حیض کا خون شمار ہوگا اور اگر ایام کے بعد آتا ہے تو وہ حیض میں شمار نہیں کیا جائے گا اور اگر اس عورت کا خوں حیض کا معروف خون ہے اور اپنی تاریخوں کے آگے یا پیچھے ہے تو اس میں کوئی فرق نہیں مانا جائے گا لہذا جب کسی عورت کو پچاس سال بعد بھی اس طرح حیض آئے تو وہ نماز اور روزے سے رک جائے اور غسل کے بعد اس کی پاکی شمار ہوگی یہ سب سے صحیح ترین قول ہے چنانچہ حیض رُکنے کی کوئی عمر متعین نہیں ہے البتہ (حنابلہ میں سے) بعض لوگوں کا موقف یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی عورت کو پچاس سال کے بعد خون آتا ہے تو وہ حیض کا خون شمار نہیں کیا جائے گا لہذا پچاس سال کی عمر کے بعد عادت اور معمول کو بھی نہیں دیکھا جائے گا یہاں تک اگر وہ خون کالا بھی ہو تو تب بھی وہ حیض کا خون شمار نہیں ہوگا چنانچہ کسی عورت کو پچاس سال کے بعد اگر خون آنا بند نہ اس کے باوجود نہ وہ نماز چھوڑے گی اور نہ روزہ چھوڑے گی اور نہ اس پر غسل فرض ہوگا، (شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) ہمارے نزدیک یہ قول صحیح نہیں ہے۔[26]

سوال:371 طہر کی مدت کتنی ہوتی ہے؟

جواب:371 طہر کی مدت بھی طئے نہیں ہے۔

سوال:372 حمل کی حالت میں جو خون آتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:372 حمل کی حالت میں جو خون آتا ہے وہ حیض نہیں کوئی دوسرا خون ہے، موجودہ دور کے عصری

---

[26] (مجموع فتاوی ورسائل لابن عثیمین: 11/ 269-270، رقم: 214، الناشر: دار وطن، دار الثریا)

ٹکنالوجی کی بنیاد پر اور ریسرچ کی بنیاد پر علمائے کرام نے یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے۔

سوال:373 طہر کی پہچان (حیض کے ختم ہونے کی علامت) کیا ہے؟

جواب:373 قصّہ بیضآء-اس سفید بہنے والے مادہ (سائل) کو کہتے ہیں جو حیض کے بند ہونے پر نکلتا ہے، اگر کسی کو یہ سفید سیال نہ نکلتا ہو تو اس کے بجائے دوسری پہچان سوکھا پن، عورت روئی کے ذریعہ معلوم کرتی ہے کہ خون یا پیلا رنگ یا کوئی گدلہ پن نظر نہ آئے روئی پر تو اس کا مطلب ہے حیض آنا بند ہو گیا اور طہر (پاکی کی علامت ہے)

سوال:374 حیض میں دنوں کا اعتبار ہو گا یا خون کا؟

جواب:374 اگر کوئی عادت کے برخلاف دنوں میں کمی بیشی محسوس کرے 7 دن کی عادت تھی 6 دن یا 8 دن ہو گئے تو دنوں کا اعتبار نہیں حیض کے وجود اور عدم وجود کی بنیاد پر فیصلہ ہوتا ہے۔[27]

سوال:375 اگر خاتون نے پیلا رنگ یا گدلہ رنگ یا پیلے اور کالے کے درمیان والے رنگ یا صرف رطوبت پائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:375 اگر خاتون نے پیلا رنگ یا گدلہ رنگ یا پیلے اور کالے کے درمیان والے رنگ یا صرف رطوبت پائی تو دو حالت ہیں۔

پہلی حالت:

اگر وہ حیض کی حالت کے دوران یا طہر سے پہلے پائے تو حیض سے ملحق کر دیا جائے گا اور حیض شمار ہو گا۔

دوسری حالت:

اگر یہ سب رنگ اور رطوبت طہر کی حالت میں پائے تو اس کو حیض شمار نہیں کیا جائے گا۔

سوال:376 حیض آنے کی عمر نہ ہو پھر حیض آنا شروع ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب:376 جواب: اگر حیض کی صفات ہو تو حیض شمار ہو گا اگر پیلا یا گدلہ رنگ ہو تو حیض شمار نہیں ہو گا۔

[27] (الشافعی رحمۃ اللہ علیہ، ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ، اور صاحب المغنی: 1/ 353۔ الدمآء الطبیعۃ، ص14-15)

سوال:377 اگر صرف خون کا قطرہ نظر آئے لیکن تسلسل کے ساتھ نہ آئے تو حیض شمار ہو گا یا نہیں؟

جواب:377 اگر صرف خون کا قطرہ نظر آئے لیکن تسلسل کے ساتھ نہ آئے تو حیض شمار نہ ہو گا۔

سوال:378 حیض کے خون کی خاصیت اور صفت اور نماز و روزہ کا حکم؟

جواب:378 صفتِ خون حیض کے متعلق یہ ہے کہ رمضان المبارک میں اگر کسی عورت کا خونِ حیض رک گیا اور کچھ دن بعد پھر سے آ گیا تو نکلنے والا خون جس کو اس کی بو اور رنگ اور اس کی کیفیت سے اس کو پہچانا جاتا ہے اگر یہ علامات اس میں پائی جاتی ہیں تو یہ حیض کا خون کہلائے گا اگرچہ کہ پہلے حیض سے دوسرے حیض کے درمیان کی مدت کم ہی کیوں نہ ہو اگر مذکورہ خون کی علامات اس میں پائی جاتی ہیں تو وہ حیض ہی کہلائے گا اور اگر وہ خون ان علامات کے علاوہ ہو تو وہ استحاضہ کا خون کہلائے گا لہٰذا جس عورت کو استحاضہ لاحق ہو تو اس پر روزہ اور نماز کی ممانعت نہیں ہے، حائضہ کے لیے روزہ اور نماز کی ممانعت رکھی گئی ہے بلکہ اگر کوئی عورت حیض کے باوجود نماز روزہ ادا کرتی رہتی ہے تو وہ گناہ گار قرار پائے گی۔

سوال:379 کیا حائضہ عورت پر نماز اور روزے کی قضا فرض ہے؟

جواب:379 حائضہ عورت پر نماز کی قضا نہیں لیکن روزے کی قضا فرض ہے۔

سوال:380 حیض میں نماز نہ پڑھنے کے حکم کا سبب کیا ہے؟

جواب:380 علمائے کرام کہتے ہیں کہ عورتوں پر ایام حیض کی نمازوں کی قضا ادا کرنا اس وجہ سے معاف ہے کہ ہر مہینے میں 30 سے لیکر 35 نمازوں کی قضا ادا کرنا بہت مشکل ہے اور بعض عورتوں کو دس دن تک بھی حیض کی شکایت رہتی ہے اگر ان ایام کی نمازوں کو جوڑا جائے تو تقریباً سال میں ساڑھے تین تا چار مہینے کی نمازیں قضا کرنی پڑیں گی یہ ایک بہت ہی مشکل کام ہے اور اس کے علاوہ قضا نمازوں کے ساتھ ساتھ وقتی نمازوں کی پابندی بھی فرض ہے لہٰذا اس میں عورتوں کے لئے بہت سی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں لہٰذا ایام حیض کی تمام نمازیں عورتوں کے لئے معاف ہیں، اور جہاں تک روزوں کی قضا کا تعلق ہے اس میں آسانی پائی جاتی ہے یعنی کہ رمضان کو چھوڑ کر عورتوں کے پاس 11 مہینے ہوتے ہیں اور ان گیارہ مہینوں میں چھ سے سات یا دس روزوں کی ادائیگی با آسانی ہو سکتی

ہے اور ان روزوں کی قضا کے دوران کوئی دوسرے روزے بھی نہیں ہوتے اسی وجہ سے حائضہ عورتوں کو رمضان کے فرض روزوں کی قضا کا حکم دیا گیا ہے اور ایام حیض کے دوران آنے والے تمام فرض نمازوں کو معاف کر دیا گیا ہے یہ خواتینِ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا تحفہ ہے۔

سوال:381 حائضہ کے لئے کیا جائز اور کیانا جائز ہے؟

جواب:381 حائضہ یا نفاس والی عورت پر صلوۃ حرام ہے چاہے فرض ہو یا نفل اور پاکی کے بعد ان نمازوں کا اعادہ یا قضاء بھی نہیں ہے۔

قول اول: حرام ہے قراءت قرآن۔

قول ثانی: قول ثانی راجح وقوی ہے قراءت کی اجازت ہے کیونکہ صحیح وصریح حدیث نہیں۔ (بخاری، ابن جریر، ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہم۔ مالک، شافعی رحمۃ اللہ علیہما "فی القدیم" - ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا فتح الباری میں)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول: ((لاَ يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ)) یہ ضعیف حدیث ہے اہل معرفت کا اس پر اتفاق ہے۔[28]

ذکر واذکار، تسبیح، کتب حدیث وفقہ دعاء اور آمین کہنا یہ سب جائز ہے اس کے جواز میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔

سوال:382 کیا حائضہ کے لیے روزہ رکھنا جائز ہے؟

جواب:382 حرام ہے صوم - رمضان کے بعد قضاء لازم ہے۔ بلکہ گناہ گار ہو گی حیض نفاس کی حالت میں اگر روزہ رکھتی ہے تو بھی اس کے ذمہ رمضان کے ان روزہ کی قضاء لازم ہو گی۔

سوال:383 کیا حائضہ کے ساتھ جماع کرنا جائز ہے؟

جواب:383 انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ، یہود میں جب کوئی عورت حائضہ ہوتی تو اس کو اپنے ساتھ نہ کھلاتے، نہ گھر میں اس کے ساتھ رہتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری:

---

[28] (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ: 26/191)

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

(سورۃ آل عمران:222)

"آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے، حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ، ہاں جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے، اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

((إِلَى آخِرِ الآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلاَّ النِّكَاحَ))

یعنی کہ حیض کی حالت میں عورتوں سے الگ رہو یہ مطلب ہوا کہ جماع نہ کرو اس لیے کہ اور سب حلال ہے۔ یہ خبر یہود کو پہنچی۔ انہوں نے کہا: "یہ شخص (یعنی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) چاہتا ہے کہ ہر بات میں ہمارا خلاف کرے۔" یہ سن کر سیدنا اسید بن حضیر اور سیدنا عباد بن بشر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! یہود ایسا ایسا کہتے ہیں ہم حائضہ عورتوں سے جماع کیوں نہ کریں (یعنی یہود ہماری مخالفت کو برا جانتے ہیں اور اس سے جلتے ہیں تو ہم کو بھی اچھی طرح خلاف کرنا چاہیئے) یہ سنتے ہی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چہرے کا رنگ بدل گیا (ان کے یہ کہنے سے کہ ہم جماع کیوں نہ کریں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو برا معلوم ہوا اس لئے کہ خلاف قرآن کے ہے) ہم یہ سمجھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ان دونوں شخصوں پر غصہ آیا۔ وہ اٹھ کر باہر نکلے، اتنے میں کسی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دودھ بھیجا تحفہ کے طور پر۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان دونوں کو پھر بلا بھیجا اور دودھ پلایا، تب ان کو معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا غصہ ان کے اوپر نہ تھا۔

جمہور علمائے کرام کا یہی مذہب ہے کہ سوائے جماع کے مباشرت جائز ہے، احادیث میں ہے کہ اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی ایسی حالت میں ازواج مطہرات سے ملتے جلتے لیکن وہ تہبند باندھے ہوئے ہوتی تھیں۔[29]

بوسہ و مباشرت جائز ہے لیکن جماع حرام ہے، جماع پر گناہ گار ہو گا اور کفارہ لازم ہو گا (دینار یا نصف دینار / صحیح البانی:264، کفارہ ہو گا۔ اگر انجانے میں۔ علم نہ ہوا ہو کہ حیض ہے یا نہیں۔ تو کفارہ نہیں ہے)۔ دینار کی مقدار : ایک دینار: 4 گرام اور 25 ملی گرام سونا

نوٹ: طہر اور پاکی کے بعد جب تک غسل نہ کرے جماع جائز نہیں: ﴿حَتَّى يَطْهُرْنَ﴾ (سورۃ آل عمران:222)

[29] (سنن ابوداود:272، قال الشیخ الالبانی: صحیح)

سوال:384 کیا حائضہ خاتون بیت اللہ کا طواف کر سکتی ہے؟

جواب:384 طوافِ بیت اللہ کے علاوہ سعی، رمی جمار، وقوف مزدلفہ کی ادائیگی میں حرج نہیں۔[30]

حائضہ پر طواف وداع ساقط ہے برخلاف طوافِ عمرہ وحج کے رکن والا طواف کے لیے انتظار کرلے پاکی کے بعد طواف کرنا لازم ہے لیکن اگر عورت کو عمرہ یا حج کے دوران حیض آجائے اور اس کے لیے رکنا یا پاک ہونے کا انتظار کرنا ممکن نہ ہو، اور سفر یا واپسی کی مجبوری لاحق ہو، تو بعض محقق علماء نے اضطراری حالات میں اسی حالت میں طواف کی اجازت دی ہے۔ تاہم یاد رہے کہ اس اجازت کو بلا وجہ اختیار کرنا درست نہیں؛ کیونکہ جمہور علماء کے فتاوی میں اس نوعیت کی رخصت کا ذکر نہیں ہے۔ اس لیے صرف شدید مجبوری اور ضرورت کے وقت ہی اس فتویٰ پر عمل کیا جائے، اور عام حالت میں شریعت کا اصل حکم یعنی پاکیزگی کے بعد طواف کی ہی پابندی رکھی جائے۔ اجازت سے متعلق علماء کا فتویٰ ذیل میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

سوال دائمی کمیٹی برائے افتاء سے کیا گیا: "ایک عورت عمرہ کے احرام میں آئی، اور مکہ پہنچنے کے بعد حیض آ گیا۔ اس کا محرم فوراً سفر کے لیے مجبور ہے اور اس کے علاوہ مکہ میں کوئی نہیں، اس کا کیا حکم ہے؟"

کمیٹی نے جواب دیا: "اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا بیان کیا گیا کہ عورت کو طواف سے قبل حیض آ گیا اور وہ احرام میں ہے، اس کا محرم فوراً سفر پر مجبور ہے اور اس کا کوئی محرم یا شوہر بھی مکہ میں موجود نہیں، تو ایسی صورت میں اس عورت کے لیے حیض سے پاک ہونے کی شرط مسجد میں داخل ہونے اور طواف کے لیے ساقط ہو جائے گی، کیونکہ یہ ضرورت ہے۔ لہٰذا وہ استثناء کرتے ہوئے حفاظتی تدبیر کرے، طواف اور عمرے کی سعی کر لے۔ سوائے اس کے کہ اس کے لیے ممکن ہو کہ وہ سفر کرے اور شوہر یا محرم کے ساتھ واپس آئے۔ اگر مسافت قریب ہو اور اخراجات آسان ہوں تو جب حیض ختم ہو جائے فوراً واپس آئے اور عمرہ کے طواف کو پاک ہونے کی حالت میں ادا کرے۔

اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے، دشواری نہیں چاہتا۔" اور فرمایا: "اللہ کسی جان پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔" اور فرمایا: "اور اس نے دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔" اور فرمایا: "پس اللہ سے جہاں تک ہو سکے ڈرو۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب میں تمہیں کسی حکم کا پابند بناؤں تو جہاں تک استطاعت ہو اس پر عمل کرو۔" نیز ایسے ہی مواقع کے لیے آسانی اور تنگی کو دور کرنے کے بہت سے نصوص موجود ہیں، جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ یہی مسئلہ کئی اہلِ علم نے بھی بیان فرمایا، جن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد علامہ ابن القیم رحمہما اللہ شامل ہیں۔" ختم شد "فتاوی اسلامیہ" (2/238) سے منقول۔

---

[30] (حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا، خ:294۔ مسلم:1211)

سوال:385 کیا حائضہ خاتون مسجد میں بیٹھ سکتی ہے؟

جواب:385 قول اول:((فَإِنِّي لاَ أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلاَ جُنُبٍ))

"ان گھروں کے رخ مسجد کی طرف سے پھیر لو، کیونکہ میں حائضہ اور جنبی کے لیے مسجد کو حلال نہیں سمجھتا"۔[31]

یہ حدیث ضعیف ہے اس آیت کے مطابق جنبی پر قیاس کرتے ہوئے اور حدیث کی بنیاد حائضہ کا مسجد میں رہنا تو حرام قرار دیا گیا۔

قول ثانی:

حرام نہیں- شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے قول کو قوی اور راجح کہا ہے: منع کی کوئی دلیل نہیں اور ایک دلیل بھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف سے منع کیا دیگر عبادات سے منع نہیں کیا۔

نوٹ:- بعضنے مصلی سے حائضہ دور رہے استدلال کیا اس کے دو جوابات دئے گئے ہیں:

1) صحیح بخاری کی روایت میں ہے صف کے پیچھے رہے یعنی کہ صف نہ ٹوٹے ان (حائضہ عورتوں) کی وجہ سے(ح:971)

2) مصلی سے مراد بعض روایات صلوۃ مراد ہے(صحیح مسلم:890)

نوٹ: حائضہ خواتین کے لئے ایک الگ ہال یا روم بنادیا جائے مسجد کے مصلی جائے نماز سے ہٹ کر تاکہ اختلاف سے باہر نکلنے کی ایک صورت بن سکے ان شاء اللہ، تاکہ مسجد میں دونوں اقوال کے ماننے والوں کی رعایت ہو جائے اور حائضہ خواتین علماء کے دروس سننے سے محروم نہ رہیں۔

سوال:386 حائضہ خاتون کو حالتِ حیض میں طلاق دی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب:386 طلاق دینا حرام ہے حیض کی حالت میں (عدۃ کے مفہوم سے واضح ہوتا ہے) حیض اور وہ طہر جس میں جماع ہو طلاق نہیں دینا چاہئے (ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر ملاحظہ ہو)

[31] (سنن ابوداود:232،قال الشيخ الألباني: ضعيف)

سوال:387 حیض روکنے والی دواؤں کا کیا حکم ہے؟

جواب:387 جائز ہے (ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)

1) ضرر نہ ہو۔

2) شوہر کی اجازت ہو۔

سوال:388 حیض کو دواؤں سے جاری کرنے کا کیا حکم؟

جواب:388 جائز ہے:

حیلہ بازی نہ ہو روزہ سے بچنے کے لیے۔

شوہر کی جازت ہو۔

سوال:389 مغرب سے پہلے پہلے حیض ہو جائے تو روزے کا حکم؟

جواب:389 ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ، فَذَلِكَ نُقْصَانُ دِينِهَا))

"کیا جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نماز اور روزے نہیں چھوڑ دیتی؟ یہی اس کے دین کا نقصان ہے"۔[32]

مغرب سے پہلے اگر کسی خاتون کو حیض ہو جائے تو اس کا روزہ ختم ہو جاتا ہے اس خاتون پر اس روزہ کی قضا فرض ہے۔

علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو عورت حیض سے ہو اس کا فرض یا نفل روزہ رکھنا حرام ہے چنانچہ اگر عورت دن کے کسی بھی وقت دورانِ روزہ خون دیکھ لے تو اس کا روزہ ختم ہو جاتا ہے۔

سوال:390 رمضان کے مہینے میں فجر سے پہلے پاک ہونے والی خاتون کے روزے کا حکم؟

---

[32] (صحیح البخاری، کتاب الصوم، بَابُ [41] الْحَائِضِ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلاَةَ- حیض والی عورت نہ نماز پڑھے اور نہ روزے رکھے، حدیث نمبر:1951)

جواب:390 یہاں پر اصولی بات یہ ہے کہ اگر کوئی عورت ماہِ رمضان میں حائضہ ہو جائے اور طلوعِ فجر سے پہلے پہلے خواہ ایک منٹ پہلے کیونکہ اگر وہ پاک ہوگئی ہے اور اس کو اس بات کا یقین ہو گیا تو اس پر روزہ رکھنا فرض ہے البتہ غسل میں تاخیر کی اجازت ہے یعنی کہ وہ طلوعِ فجر کے بعد بھی غسل کر سکتی ہے، بعض خواتین یہ سمجھتی ہیں کہ افطار کے بعد حیض آجائے تو اس دن کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے یہ بات بالکل صحیح نہیں اور نہ ہی اس بارے میں قرآن وحدیث سے کوئی دلیل ملتی ہے شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر کسی عورت کو افطار کے فوراً بعد حیض آجائے یہاں تک ایک منٹ بعد ہی کیوں نہ ہو تو اس عورت کا روزہ مکمل۔

سوال:391 حیض ونفاس سے پاک ہونے پر دو نمازیں جمع کرنے کا حکم؟

جواب:391 جب عورت نمازِ عصر کے وقت حیض سے پاک ہو جائے تو اس پر ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کرکے پڑھنا فرض اور اسی طرح جو کوئی عورت عشاء کے وقت پاک ہو جائے تو اس پر مغرب اور عشاء کو جمع کرکے پڑھنا فرض ہے۔

تین اقوال ہیں:

1۔ دو نماز ادا کرنا (ابن باز کی ترجیح)

2۔ صرف اسی وقت کی ایک نماز ادا کرنا (ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کی ترجیح)

3۔ احتیاط یہ ہے کہ دونوں ادا کرے۔

سوال:392 نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد کسی عورت کا حائضہ ہو جانا اور فوت شدہ نماز کا حکم؟

جواب:392 لہٰذا جب کسی عورت کو نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد حیض آجائے جب کہ اس عورت نے وہ نماز ادا نہ کی ہو تو وہ حیض سے پاک ہونے کے بعد جس نماز کے وقت کے شروع ہونے کے بعد وہ حائضہ ہوئی تھی صرف اسی نماز کی وہ قضا کرے گی اس کے علاوہ پاک ہونے تک جتنی نمازیں فوت ہوئی ہیں حائضہ پر وہ نمازیں معاف ہیں چنانچہ علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ دورانِ حیض جتنی نمازیں حائضہ سے چھوٹتی ہیں ان نمازوں کی قضا نہیں ہے۔

سوال:393 نماز کاوقت ختم ہونے سے کچھ منٹ پہلے اگر کوئی عورت حائضہ ہوجائے تواس پر اس نماز کا حکم؟

جواب:393 اگر کسی عورت کواس وقت پر حیض آجائے جس وقت میں اس عورت کے پاس صرف ایک یا دو رکعتیں پڑھنے کا ہی وقت تھا لیکن وہ اس وقت ادا کرنہ کرسکی تووہ پاکی حاصل کرنے کے بعد اس نماز کی قضا کرے گی اس پر یہ قضا فرض ہے۔

چنانچہ پاکی کی حالت میں سورج ڈوبنے سے پہلے صرف ایک رکعت کا پالینا عصر کی نماز پالینا ہے اسی طرح ایک رکعت جتنی وقت میں پڑھی جاتی اتنے وقت میں اگر کوئی عورت حائضہ ہوجائے تو جس وقت میں اس کی کوئی نماز اگر فوت ہوگئی تواس پر اس نماز کی قضا فرض ہے۔واللہ اعلم

سوال:394 رمضان میں طلوعِ فجر کے بعد پاک ہونے والی عورت کے روزے کا حکم؟

جواب:394 شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اگر کوئی حائضہ عورت طلوعِ فجر کے بعد پاک ہوتی ہے تواس مسئلے میں علمائے کرام کے دو اقوال ہیں:

پہلا قول:

حائضہ عورت اگر طلوعِ فجر کے بعد پاک ہوتی ہے تواس کو چاہئے کہ وہ کھانے پینے سے رک جائے لیکن اس کا یہ روزہ شمار نہ ہوگا اور وہ عورت اس روزے کی قضا کرے گی امام احمد ابن حنبل کا یہی مشہور مذہب ہے۔

دوسرا قول:

یہ ہے کہ اگر کوئی عورت طلوعِ فجر کے بعد حیض سے پاک ہوتی ہے تواس کو اس دن کھانے پینے کی اجازت ہے کیونکہ اس دن اس عورت کا روزہ رکھنا صحیح نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جس وقت وہ حائضہ تھی تو اس وقت روزہ شروع ہوچکا تھالہٰذا اس عورت کا یہ روزہ شمار نہ ہوگا اور جب روزہ شمار نہ ہوتو کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں اور اس پر یہ لازم نہیں ہے کہ روزہ دار کی طرح رہے کیونکہ روزہ جس وقت شروع ہوتا ہے اس وقت پر وہ روزہ نہ رکھنے کی حالت میں تھی یہاں تک اس وقت تک اس پر روزہ رکھنا حرام تھا اور اس بات سے تمام لوگ واقف ہیں روزہ ایک شرعی عبادت ہے اور اس کے لئے طلوعِ فجر سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے اور سورج جب تک غروب نہ ہو اس وقت تک کھانے پینے سے رک جانا چاہئے، اس مسئلے میں قولِ دوم صحیح اور راجح ہے البتہ دونوں قول میں ایک بات کی یکسانیت یہ ہے کہ ہر حال میں اس عورت کو اس دن کا روزہ قضا کرنا ہے۔[33]

---

[33] (60 سوال وجواب فی احکام الحیض لابن عثیمین، صفحہ نمبر:119، الناشر: دار القمۃ)

سوال:395 کسی خاتون کو رمضان کے دنوں میں دن کے ابتدائی حصے میں اگر بحالتِ روزہ حیض آجائے تو اسکا حکم؟

جواب:395 عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کا قول: عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ اگر کسی عورت کو رمضان کے دنوں میں کسی دن ابتدائی دن کے حصے میں اگر حیض آجائے تو وہ عورت کیا کرے؟
عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس عورت کو کھانے پینے کی اجازت ہے۔[34]

سوال:396 حائضہ کے لئے قرآنِ مجید کی تلاوت حکم؟

جواب:396 امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حائضہ عورت کو قرآنِ مجید کی تلاوت کی اجازت دی ہے جیسا کہ امام ابن تیمیہ نے اپنے فتاوی میں اس کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

حائضہ عورت کے قرآن کی تلاوت کو ناجائز کہنے والوں کے اقوال میں پائے جانے والے مختلف پہلو:

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حیض والی عورتوں کو قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز نہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ حیض اور جنابت کا تعلق حدثِ اکبر سے ہے چنانچہ صحیح حدیث میں جنبی کو قرآنِ مجید کی تلاوت سے روکا گیا ہے چنانچہ حیض کی ناپاکی جنابت کی ناپاکی سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہے لہذا جو حکم جنابت پر لاگو ہوتا ہے حیض پر وہ حکم کہیں زیادہ لاگو ہو گا لہذا حائضہ پر قرآنِ مجید کی تلاوت ناجائز ہے چنانچہ جو اس بات کے قائل ہیں ان کے دلائل میں اختلاف پایا جاتا ہے جس سے جواز کی صورت بھی پیدا ہوتی ہے۔

- بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حائضہ عورت قرآنِ مجید کی چھوٹی آیت یا ایک چھوٹا ٹکڑا پڑھ سکتی ہے اور کوئی حائضہ عورت قرآن پڑھانے والی معلمہ ہو تو وہ ایک ایک لفظ کو الگ الگ کر کے پڑھا سکتی ہے۔
- بعض کہتے ہیں کہ حائضہ عورت اپنی زبان کو ہلائے دل ہی دل میں قرآنِ مجید کی تلاوت کر سکتی ہے۔
- بعض کہتے ہیں کہ حائضہ عورت روزہ مرہ کی دعائیں مثلاً کھانا کھانے کی دعا، سونے کی دعا، بیت الخلاء جانے کی دعا، چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا یا اس کا جواب دینا، الغرض حائضہ عورت روز مرہ سے متعلق تمام اذکار اور دعائیں پڑھ سکتی ہے۔

---

[34] (مصنف ابن ابی شیبۃ:6/15، کتاب الصیاء، " (باب)في المرأة تحيض في رمضان أول النهار" حدیث نمبر :9589، الناشر: دار کنوز اشبیلیا، ریاض، محقق: سعد بن ناصر بن عبد العزیز ابو حبیب الشثری حفظہ اللہ)

سوال:397 کیا جنبی اور حائضہ قرآن کی تلاوت کرسکتے ہیں؟

جواب:397
- حائضہ عورت قرآنِ مجید کی تلاوت کرسکتی ہے۔
- اس مسئلے میں منع کی جو احادیث بیان کی جاتی ہیں وہ ضعیف ہیں۔
- حائضہ کے لئے ذکر واذکار تسبیح و تہلیل کرنا جائز ہے بعض علمائے کرام کہتے ہیں کہ اسی اعتبار سے قرآنِ مجید کی تلاوت بھی حائضہ کے لئے جائز ہے کیونکہ بعض عورتوں کو حیض کی مدت لمبی ہوتی ہے اگر حائضہ کو قرآنِ مجید کی تلاوت کی اجازت نہ دی گئ تو یہ ڈر ہے کہ کہیں وہ قرآن بھول نہ جائے۔
- حائضہ عورت قرآنِ مجید کو غلاف وغیرہ کے ذریعے سے چھو اور اٹھا سکتی ہے۔
- حائضہ کے ساتھ بیٹھ کر یہاں تک کہ حائضہ کی گود میں سر رکھ کر قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے۔
- کثیر علماء کی یہ رائے ہے کہ حائضہ عورت کا قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا جائز نہیں۔
- بعض محقق علمائے کرام کہتے ہیں کہ حائضہ عورت کا قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے۔

سوال:398 حیض ونفاس کے موقع پر قرآنِ مجید کو پکڑنے اور چھونے کا طریقہ بیان کریں؟

جواب:398 ابووائل اپنی خادمہ کو حیض کی حالت میں ابورزین کے پاس بھیجتے تھے اور وہ ان کے یہاں سے قرآن مجید جزدان میں لپٹا ہوا اپنے ہاتھ سے پکڑ کر لاتی تھی۔[35]

چنانچہ اس اثر سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حیض ونفاس والی عورتیں قرآنِ مجید کو براہ راست نہ چھوئیں البتہ آڑ سے چھو سکتی ہیں یعنی کہ اگر قرآنِ مجید غلاف میں ہو تو اس کو چھو سکتی ہیں یا دستانے پہن کر چھو سکتے ہیں اور پکڑ سکتے ہیں۔ واللہ اعلم

سوال:399 حائضہ عورت کے لئے مسجد میں داخلے کا حکم؟

جواب:399 کسی کام کے تحت جانے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ کام کے فوراً بعد لوٹ جائے سنن النسائی کی

---

35 (صحیح البخاری، کتاب الحیض، باب نمبر 3، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو معلق بیان کیا ہے اور امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے مصنف میں اس اثر کو موصولاً ذکر کیا)

حسب بالا حدیث سے یہی بات معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

نوٹ:

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد میں حائضہ کو داخل ہونے کی اجازت دی ہے کیونکہ منع کے لئے نص صریح موجود نہیں جبکہ جمہور نے اجازت نہیں دی لہذا اس مسئلہ میں احتیاطی پہلو ہے کہ بعض مقامات پر، بعض مساجد میں علم میں لائے بغیر اجازت والے فتوی کو عملی تطبیق دینے سے فتنہ ہو سکتا ہے لہذا پہلے علم عام کیا جائے اور فتنہ نہ ہونے کا امکان ہو تو عمل کیا جائے یا مسجد سے ہٹ کر دروس کے لئے حائضہ کے لئے مسجد کی جگہ سے ہٹ کر الگ روم بنا دیا جائے یہ بہتر ہے اختلاف سے باہر نکلنے کا یہ ایک راستہ ہے واللہ اعلم۔

سوال:400 شوہر کا اپنی حائضہ بیوی کے ساتھ ایک ہی بستر پر سونے کا حکم؟

جواب:400 حیض و نفاس والی عورتیں حقیقی طور پر نجس نہیں کہلاتی بلکہ کچھ آداب کو ملحوظ رکھ کر حائضہ کو نماز اور دیگر عبادات سے کچھ مدت کے لئے روکا گیا ہے، مذکورہ حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ ایک مسلمان مرد یا عورت ان دونوں کا تھوک ہو یا پسینہ یہ پاک ہوتا ہے یہ چیزیں مطلقاً ناپاکی میں شمار نہیں کئے جاتے۔

سوال:401 حائضہ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا اور دیگر امور کا حکم؟

جواب:401 ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ﴾

لوگ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے: وہ ایک گندگی ہے لہٰذا تم عورتوں سے حیض کی حالت میں الگ رہو۔[36]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جماع کے سوا سب کچھ کرو۔[37]

---

[36] (سورۃ البقرۃ، سورۃ نمبر2، آیت نمبر:222)

[37] (صحیح مسلم، کتاب الحیض، بَابُ جَوَازِ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ وَطَهَارَةِ سُؤْرِهَا وَالِاتِّكَاءِ فِي حِجْرِهَا وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيهِ- حائضہ عورت کا اپنے خاوند کے سر کو دھونے اور اس میں کنگھی کرنے کے جواز اور حائضہ کے جھوٹے کے پاک ہونے اور اس کی گود میں ٹیک لگانے اور اس کی گود میں قرآن پڑھنے کا جواز، حدیث نمبر:302[694]۔ وسنن الترمذی:2977۔ وسنن ابوداود:258۔ وسنن النسائی:369۔ وسنن ابن ماجہ:644)

سوال:402 حائضہ کے لئے طواف میں احکامات؟

جواب:402 ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، ہماری نیت حج کے سوا اور کچھ نہ تھی، پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا کیونکہ آپ کے ساتھ قربانی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے اور دیگر اصحاب نے بھی طواف کیا اور جن کے ساتھ قربانی نہیں تھیں انہوں نے (اس طواف و سعی کے بعد) احرام کھول دیا لیکن المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہوگئی تھیں، سب نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا کر لیے تھے، پھر جب لیلۃ حصبہ یعنی روانگی کی رات آئی تو المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ساتھی حج اور عمرہ دونوں کر کے جارہے ہیں صرف میں عمرہ سے محروم ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے اچھا جب ہم آئے تھے تو تم (حیض کی وجہ سے) بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکی تھیں؟ میں نے کہا کہ نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم چلی جا اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ (اور عمرہ کر) ہم تمہارا فلاں جگہ انتظار کریں گے، چنانچہ میں اپنے بھائی (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) کے ساتھ تنعیم گئی اور وہاں سے احرام باندھا، اسی طرح ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا بھی حائضہ ہوگئی تھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (ازراہ محبت) فرمایا«عقری حلقی»، تو، تو ہمیں روک لے گی، کیا تو نے قربانی کے دن طواف زیارت نہیں کیا تھا؟ وہ بولیں کہ کیا تھا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں، چلی چلو، میں جب آپ تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بالائی علاقہ پر چڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی تھی یا یہ کہا کہ میں چڑھ رہی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتر رہے تھے۔ مسدد کی روایت میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر) ہاں کے بجائے نہیں ہے، اس کی متابعت جریر نے منصور کے واسطہ سے ”نہیں“ کے ذکر میں کی ہے۔[38]

سوال:403 حائضہ عورتوں کا دعاء میں شامل ہونا؟

جواب:403 حفصہ بنت سیرین رحمۃ اللہ علیہا کہتی ہیں: کہ ہم اپنی کنواری جوان بچیوں کو عید گاہ جانے سے روکتی تھیں،

38 (صحیح البخاری، کتاب الحج، بَابُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ - اگر طواف افاضہ کے بعد عورت حائضہ ہو جائے؟، حدیث نمبر:1762۔ و صحیح مسلم:1277[3081]۔ وسنن الترمذی:2965۔ وسنن النسائی:2931)

پھر ایک عورت آئی اور بنی خلف کے محل میں اتریں اور انہوں نے اپنی بہن (ام عطیہ) کے حوالہ سے بیان کیا، جن کے شوہر نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ لڑائیوں میں شریک ہوئے تھے اور خود ان کی اپنی بہن اپنے شوہر کے ساتھ چھ جنگوں میں گئی تھیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتے تھے اور مریضوں کی خبر گیری بھی کرتے تھے، میری بہن نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو کیا اس کے لیے اس میں کوئی حرج ہے کہ وہ (نماز عید کے لیے) باہر نہ نکلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی ساتھی عورت کو چاہیے کہ اپنی چادر کا کچھ حصہ اسے بھی اڑھا دے، پھر وہ خیر کے مواقع پر اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں، پھر جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا آئیں تو میں نے ان سے بھی یہی سوال کیا، انہوں نے فرمایا، میرا باپ آپ پر فدا ہو، ہاں آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا، اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتیں تو یہ ضرور فرماتیں کہ میرا باپ آپ ﷺ پر فدا ہو، (انہوں نے کہا) میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ جوان لڑکیاں، پردہ والیاں اور حائضہ عورتیں بھی باہر نکلیں اور مواقع خیر میں اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں اور حائضہ عورت جائے نماز سے دور رہے، حفصہ رحمۃ اللہ علیہا کہتی ہیں، میں نے پوچھا کیا حائضہ بھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عرفات میں اور فلاں فلاں جگہ نہیں جاتی، یعنی جب وہ ان جملہ مقدس مقامات میں جاتی ہیں تو پھر عیدگاہ کیوں نہ جائیں۔[39]

سوال:404 کیا طوافِ افاضۃ کے بعد اگر کوئی عورت حائضہ ہو جائے تو اس کو طوافِ الوداع معاف ہے؟

جواب:404 ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے پوچھتی ہیں: یارسول اللہ (ﷺ)! صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو (حج میں) حیض آگیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، شاید کہ وہ ہمیں روکیں گی، کیا انہوں نے تمہارے ساتھ طواف (افاضۃ) نہیں کیا؟ عورتوں نے جواب دیا کہ کر لیا ہے، آپ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ پھر نکلو (صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا حج مکمل ہو گیا)۔[40]

---

39 (صحیح البخاری، کتاب الحیض، بَابُ شُهُودِ الْحَائِضِ الْعِيدَيْنِ، وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى - عیدین میں اور مسلمانوں کے ساتھ دعا میں حائضہ عورتیں بھی شریک ہوں اور یہ عورتیں نماز کی جگہ سے ایک طرف ہو کر رہیں، حدیث نمبر :324۔ وصحیح مسلم:890[2054]۔ وسنن الترمذی:539۔ سنن ابوداود:1136۔ وسنن النسائی:390۔ وسنن ابن ماجہ:1308)

40 (صحیح البخاری، کتاب الحیض، بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الإِفَاضَةِ - جو عورت (حج میں) طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہو (اس کے متعلق کیا حکم ہے؟)، حدیث نمبر:328)

نوٹ:

طوافِ افاضۃ: طوافِ افاضۃ دس تاریخ کو منیٰ سے لوٹ کر کیا جاتا ہے اور یہ طواف حجاج کرام پر فرض ہے اور یہ حج کا رکن ہے۔

طوافِ الوداع:

حجاج کرام جب مکہ سے رخصت ہوتے ہیں تو اس وقت یہ طواف کیا جاتا ہے اور یہ طواف رکن حج نہیں ہے البتہ واجب ہے، حائضہ عورتوں کے لئے یہ طواف معاف ہے حدیث کی وجہ سے۔

سوال:405 حائضہ کو احرام کا غسل کرتے وقت چوٹی کھول کر نہانے کا حکم؟

جواب:405 ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب وہ حج کے لئے گئیں تو وہ حائضہ ہو گئیں تو احرام باندھنے کے لئے غسل کے وقت چوٹی کھولنے کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ"، فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ))

"اپنا سر کھول لو، کنگھی کر لو، حج کا احرام باندھ لو، اور عمرہ چھوڑ دو"، چنانچہ میں نے (ایسا ہی) کیا، تو جب ہم نے حج پورا کر لیا۔

نوٹ:

ایک قول کے مطابق حائضہ کے غسل کے لئے، غسل جنابت کی طرح بالوں کی مینڈھیاں کھولنا مستحب ہے اور واجب نہیں حیض کے بعد والے غسل میں، جبکہ دوسرے علماء فرق کرتے ہیں اور حیض کے اختتام پر کئے جانے والے غسل میں بالوں کی مینڈھیاں کھولنا واجب ہے یہی راجح ہے شیخ البانی اور سعد خشلان کے نزدیک، یہ بھی امر ملحوظ رہے کہ جنابت والا غسل سے سابقہ بار بار پڑتا ہے جبکہ حیض کا غسل صرف حیض کے اختتام پر ہوتا ہے۔

سوال:406 پاکی کے بعد زردی مائل اور مٹیالے رنگ کے خون کا حکم؟

جواب:406 سیدہ ام عطیہ (نسیبہ بنت کعب) رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا))

"کہ ہم (پاکی کے بعد) زرد اور مٹیالے رنگ (کے خون آنے) کو کوئی اہمیت نہیں دیتی

تھیں"۔ [41]

نوٹ:

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب حائضہ عورت پاک ہو جاتی ہے اور غسل بھی کر لیتی ہے اور اس کے بعد زرد رنگ یا مٹیالے رنگ کا پانی آئے تو وہ حیض میں شمار نہیں ہو گا البتہ اگر دورانِ حیض اس طرح کے رنگ کا پانی آئے تو وہ حیض ہی شمار کیا جائے گا۔

سوال:407 حیض ونفاس میں انتقال کرنے والی عورتوں کی نمازِ جنازہ کا طریقہ؟

جواب:407 سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام کعب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی جو حالت نفاس میں وفات پا گئیں تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام کعب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لئے اس کے (سامنے) درمیان (کمر کے پاس) میں کھڑے ہوئے۔ [42]

نوٹ:

یہ حدیث متفق علیہ ہے البتہ صحیح البخاری کے الفاظ میں یہ آیا ہے کہ سیدہ ام کعب رضی اللہ عنہا دورانِ حمل انتقال کر گئی، اور صحیح مسلم کی حدیث میں بھی نفاس کا ذکر ہے۔

استحاضہ کے احکام ومسائل

سوال:408 حیض واستحاضہ میں فرق بیان کریں؟

جواب:408 ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: "کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جو ابی حبیش کی بیٹی ہے انہوں نے

---

41 (صحیح البخاری، کتاب الحیض، بَابُ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِي غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ - اس بیان میں کہ زرد اور مٹیالا رنگ حیض کے دنوں کے علاوہ ہو (تو کیا حکم ہے؟)، حدیث نمبر:326۔ وسنن ابو دواد:307)

42 (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، بَابُ أَيْنَ يَقُومُ الإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ لِلصَّلاَةِ عَلَيْهِ - نماز جنازہ کے لئے امام کس جگہ کھڑا ہو، حدیث نمبر:964[2235]۔ وصحیح البخاری:332۔ وسنن النسائی:393۔ وسنن ابو داود:3195۔ وسنن الترمذی:1035۔ وسنن ابن ماجہ:1493)

رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ! میں تو پاک ہی نہیں ہوتی، تو کیا میں نماز بالکل چھوڑ دوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں اس لیے جب حیض کے دن (جن میں کبھی پہلے تمہیں عادتاً آیا کرتا تھا) آئیں تو نماز چھوڑ دے اور جب اندازہ کے مطابق وہ دن گزر جائیں، تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ۔"[43]

سوال:409 استحاضہ کا معنی بیان کریں؟

جواب:409 امام ابن اثیر کہتے ہیں رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: استحاضہ: یعنی کہ جب عورت کو حیض کے معمول کے دنوں کے بعد بھی خون آتا رہے تو اس کو استحاضہ کہتے ہیں، اور کہا جاتا ہے کہ جو اس شکایت میں مبتلا ہو تو اس کو مستحاضہ کہتے ہیں۔[44]

سوال:410 استحاضہ کے خون کی صفت بیان کریں؟

جواب:410 ابن جزی الکلبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یعنی کہ استحاضہ کے خون کی صفت حیض کے خون سے بالکل مختلف ہے حیض کا خون سیاہ اور گاڑھا ہوتا ہے اور استحاضہ کا خون پتلا سرخ اور قدرے پیلا مائل ہوتا ہے۔[45]

سوال:411 استحاضہ کی حالت میں عبادات کے جواز بیان کریں؟

جواب:411 استحاضہ میں خون سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرے اور اچھی طرح کپڑے یا کوئی شئ سے خون کو پھیلنے سے محفوظ کرے، اس حالت میں صلوۃ، صوم اور طواف جائز ہے اور ساری چیزیں جائز ہیں جو حیض کی وجہ سے شرعی اعتبار سے منسوخ تھیں البتہ نماز کے لیے کچھ احکامات و آداب ہیں۔

---

43 (صحیح البخاری، کتاب الحیض، بَابُ الاِسْتِحَاضَةِ - استحاضہ کے بیان میں، حدیث نمبر:306۔ و صحیح مسلم:334[760]۔ وسنن الترمذی:125۔ وسنن ابوداود:282۔ وسنن النسائی:351۔ وسنن ابن ماجہ:626)

44 (النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر لابن اثیر:1/ 469، الناشر: المکتبۃ العلمیۃ، بیروت۔ ولسان العرب لابن منظور:7/ 142-143، الناشر: دار صادر، بیروت)

45(القوانین الفقہیۃ لابن جزی الکلبی، صفحہ:32، "ترقيم الكتاب موافق للمطبوع -صفحة المؤلف: ابن جزي الكلبي")

ہر نماز کے لیے وضوء کرنا لازم ہے۔[وضوء سے پہلے کچھ صفائی کرے شرمگاہ کی]۔
[نمازوں کو] جمع کرسکتی ہیں ظہر کو آخری وقت اور عصر کو اول وقت میں پڑھ کر جمع کرلیں۔
ہر نماز کے لیے وضوء کرے[خ:328۔ مسلم:334]
استحاضہ کی حالت میں وضوء اور نماز پر اثر نہیں پڑتا کیونکہ وہ معذور ہے یہ خیال رکھیں خون کو بکھرنے سے محفوظ رکھیں احتیاط کریں۔
جماع کے جواز پر اہل علم نے اور جمہور نے اجازت دی ہے۔[46]
اگر عصری آلات کے ذریعے رحم کو نکال دیا گیا اور حیض کا امکان نہ ہو تو وہ خون بیماری والا یا فساد والا شمار ہو گا لیکن اگر حیض کا امکان ہو تو وہ استحاضہ کا خون شمار ہو گا۔(شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ہر نماز کے لیے وضوء کرے)

سوال:412 استحاضہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:412 استحاضہ اس بیماری کو کہتے ہیں جو حیض کے علاوہ کسی اور "Medical Reason" کی وجہ سے ہو: "اِسْتَحَاضَ – يَسْتَحِيْضُ" یہ باب استفعال کا مصدر ہے۔
((إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضَةِ فَإِنَّهُ أَسْوَدُ يُعْرَفُ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ))
" فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہیں استحاضہ کا خون آتا رہتا تھا، تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے جو پہچان لیا جاتا ہے، جب یہ خون آئے تو نماز سے رک جاؤ، اور جب اس کے علاوہ خون ہو تو وضو کرو اور نماز پڑھو، کیونکہ یہ رگ (کا خون) ہے"۔[47]
مستحاضہ خواتین روزہ بھی رکھیں گی اور نماز بھی ادا کریں گی: عبید بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے سلسلہ میں فرمایا: وہ ان دنوں میں جن میں اسے حیض آتا ہو نماز چھوڑ دے، پھر وہ غسل کرے، اور استحاضہ کا خون آنے پر ہر نماز کے لیے وضو کرے، روزہ رکھے

---

[46] (د:309–نیل الاوطار:1/356)

[47] (سنن ابوداود، کتاب الطہار، باب مستحاضہ کے حیض کا بیان، حدیث نمبر:286، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو "حسن" کہا ہے)

اور نماز پڑھے۔[48]

نفاس کے احکام ومسائل

سوال:413 نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت بیان کریں؟[49]

جواب:413 زیادہ سے زیادہ 40 دن۔[50]

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ - اجماع کیا ہے اہل علم نے کہا کہ نفاس میں عورت 40 دن سے پہلے محسوس کرے کہ خون رک گیا ہے تو غسل کرکے نماز شروع کردے۔(سنن الترمذی، حدیث نمبر 32 کے بعد)

جدید طب کی ریسرچ سے پتہ چلتاہے کہ ۴۰ دن سے بڑھ کر نفاس کا خون نہیں ہوتا۔(ابو عمر الدبیان)

نفاس کا خون بالکل نہ آئے ایسا نادر ہی ہو گا نماز شروع کر دیں۔

سوال:414 40 دن کے اندر نفاس کا خون رکا پھر شروع ہو تو اس بارے میں مختلف اقوال کیا ہیں؟

جواب:414 امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول:- نفاس ہی شمار کریں، نماز اور روزہ ترک کریں۔

شک ہو تو نماز اور روزہ رکھ لیں پھر احتیاطاً روزہ۔

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:-

قرائن پر فیصلہ ہو گا اگر عورت پائے کہ وہ دم نفاس کی طرح ہے تو نفاس کے احکامات پر عمل کرے۔[51]

---

48 (جامع الترمذی، کتاب الطہارۃ، باب: مستحاضہ عورت ہر نماز کے لیے وضو کرے، حدیث نمبر:126، اس حدیث کو شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے " صحیح "کہاہے۔وسنن ابوداود:297۔وسنن ابن ماجہ:625)

49 واعلم أن النفاس كالحيض في جميع ما يحل ويحرم ويكره ويندب وقد نقل الإجماع في ذلك الشوكاني (٢٤٨) عن (البحر). وقد أجمعوا أن الحائض لا تصلي فكذلك النفساء. (الثمر المستطاب ١/ ٤٥ – ٥٠)

50 [د:۳۱۱،حسن صحیح،حسنہ البانی فی الارواء]

51 (الشرح الممتع:1/450)

سوال:415 حمل کے سقوط کے بعد نکلنے والا خون کے بارے میں بیان کریں؟

جواب:415
1) اگر 40 دن سے پہلے ہو تو دم فساد ہے، دمِ نفاس نہیں۔
2) اگر وہ 80 دن کے بعد کا خون ہو تو نفاس کا خون ہے۔
3) اگر ہو 40 اور 80 دن کے درمیان کا خون ہو تو اور بچہ کے آثار نمایاں ہو تو نفاس ہے ورنہ دم فساد۔
4) شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: سقط[حمل ساقط کے بعد جو خون نکلتا ہے اس خون کو نفاس کے خون میں شمار کیا جائے جنین کسی بھی مرحلہ میں ہو۔

المصادر

شمار	نام کتاب	مؤلف	ناشر
1	القرآن والتفاسير		
2	الحديث والشروحات		
3	الفقه والشروحات		
4	موطأ مالك رواية يحيى ت عبد الباقي	امام مالک رحمہ اللہ	دار إحياء التراث العربي، بيروت لبنان
5	صحيح البخارى	امام بخاری رحمہ اللہ	islamicurdubooks.com
6	صحيح مسلم	امام مسلم رحمہ اللہ	islamicurdubooks.com
7	سنن الترمذى	امام ترمذی رحمہ اللہ	islamicurdubooks.com
8	سنن ابوداود	امام ابوداود رحمہ اللہ	islamicurdubooks.com
9	سنن النسائى	امام نسائی رحمہ اللہ	islamicurdubooks.com
10	سنن ابن ماجه	امام ابن ماجہ رحمہ اللہ	islamicurdubooks.com
صحیحین اور سنن اربعہ کا اردو ترجمہ از: (islamicurdubooks.com) موسوعۃ القرآن والحدیث (ابن منیر)			
11	مصنف ابن ابى شيبة	امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ (محقق الشثری حفظ اللہ)	دار الكنوز اشبيليا، رياض
12	مصنف عبد الرزاق	امام عبدالرزاق رحمہ اللہ	دار التأصيل
13	مسند احمد ابن حنبل	امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ	مؤسسة الرسالة
14	مسند الحميدى	امام الحمیدی رحمہ	دار السقا، دمشق

		الله	
15	صحيح ابن خزيمه	امام ابن خزيمه رحمه الله	دار التأصيل
16	سنن الدارقطنى	امام دارقطنى رحمه الله	مؤسسة الرسالة
17	المستدرک على الصحيحين	امام حاکم رحمه الله	دار الكتب العلمية بيروت
18	سنن الدارمى	امام دارمى رحمه الله	دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية
19	التعليقات الحسان على صحيح ابن حبان	امام ابن حبان رحمه الله	دار با وزير للنشر والتوزيع، جدة
20	معالم السنن (وهو شرح سنن الإمام أبي داود)	امام الخَطّابي رحمه الله	طبَعهُ وصححه: محمد راغب الطباخ
21	سلسلة الاحاديث الصحيحة والضعيفة وتحقيقات	شيخ البانى رحمه الله	مكتبة المعارف، الرياض
22	سنن الكبرى البيهقى	امام البيهقى رحمه الله	دار الكتب العلمية بيروت
23	الجامع الاحكام القرآن	امام القرطبى رحمه الله	دار الكتب المصرية، القاهرة
24	تفسير القرآن العظيم	امام ابن كثير رحمه الله	دار الكتب العلمية بيروت
25	المُحلّى بالآثار	امام ابن حزم رحمه	دار الفكر۔

		الله	
26	التمهيد	امام ابن عبدالبر رحمه الله	مؤسسة الفرقان للتراث الإسلامي لندن
27	الكافي في فقه أهل المدينة	امام ابن عبدالبر رحمه الله	مكتبة الرياض الحديثة، الرياض، المملكة العربية السعودية
28	المبسوط	علامة السرخسي رحمه الله	مطبعة السعادة مصر
29	الشرح الممتع على زادالمستفتع	الشيخ ابن عثيمين رحمه الله	دارابن الجوزى
30	الاجماع لابن المنذر	امام ابن المنذر رحمه الله	دار المسلم
31	شرح معانى الآثار	ابوجعفر الطحاوى رحمه الله	عالم الكتب
32	شرح السنة للبغوى	امام البغوى رحمه الله	المكتب الاسلامى ، دمشق ،بيروت.
33	مجموع الفتاوى	امام ابن تيميه رحمه الله	مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف ، المدينة المنورة ، السعودية
34	المغنى	امام ابن قُدامه المقدسى رحمه الله	دارالكتب ، رياض ، السعودية
35	فتح القدير على الهداية	علامه ابن الهمام رحمه الله	شركة مكتبة ومطبعة مصفى البابي الحلبي واولاده بمصر
36	بدائع الصنائع في	علامه الكاسانى رحمه	مطبعة الجمالية بمصر

	ترتیب الشرائع	الله	
37	تمام المنة فی التعلیق علی فقه السنة	شیخ البانی رحمه الله	دار الرایة
38	شرح صحیح البخاری	امام ابن بطال رحمه الله	مکتبة الرشد، ریاض ، السعودیة
39	المجموع شرح المهذب	امام نووی رحمه الله	ادارة الطباعة المنیریة، القاہرة)
40	شرح العمدة فی الفقه	امام ابن تیمیه رحمه الله	مکتبة العبیکان ، ریاض
41	الاختیارات الفقهیة لشیخ الإسلام ابن تیمیة لدی تلامیذه	امام ابن تیمیه رحمه الله	دار عطاءات العلم (الریاض) دار ابن حزم (بیروت)
42	زاد المعاد في هَدي خير العباد	امام ابن القیم رحمه الله	مؤسسة الرسالة، بیروت ومکتة المنار الاسلامیة، الکویت
43	التاریخ الکبیر المعروف بتاریخ ابن ابی خیثمة	امام ابن ابی خیثمه رحمه الله	الفاروق الحدیثة للطباعة والنشر ، القاہرة
44	سلسلة الاحادیث الضعیفة	شیخ البانی رحمه الله	مکتبة المعارف، الریاض
45	الجامع الصحیح وزیاداته	شیخ البانی رحمه الله	المکتب الاسلامی
46	إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل	شیخ البانی رحمه الله	المکتب الإسلامي بیروت
47	نیل الأوطار	امام شوکانی رحمه الله	دار الحدیث، المصر
48	المنهاج شرح مسلم	امام نووی رحمه الله	دار احیاء التراث العربی، بیروت

	بن الحجاج		
49	فتح الباری شرح صحیح البخاری	امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ	دار المعرفة، بیروت
50	التمہید لمافی الموطأ من المعانی والاسانید	امام عبدالبر رحمہ اللہ	وزارة عموم الاوقاف والشؤون الاسلامية، المغرب
51	مراتب الاجماع فی العبادات والمعاملات والاعتقادات	امام ابن حزم رحمہ اللہ	دار الکتب العلمية، بیروت
52	شرح بلوغ المرام (اردو)	صفی الرحمن مبارکفوری رحمہ اللہ	در السلام
53	شرح سنن النسائی	شیخ الراجحی	مصدر الکتاب: دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكة الإسلامية
54	زادالمعاد فی ہدی خیر العباد	امام ابن القیم رحمہ اللہ	مؤسسة الرسالة، بیروت۔ ومکتبہ المناراالاسلامية، الکویت
55	مجموع فتاویٰ ومقالات متنوعة	الشیخ بن باز رحمہ اللہ	رئاسة ادارة البحوث العلمية والافتاء بالمملكة العربية السعودية
56	السنة	امام مروزی رحمہ اللہ	مؤسسة الکتب الثقافية، بیروت
57	بحوث وفتاوی فی المسح علی الخفین	شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ	دار الوطن للنشر
58	الطہارۃ	الشیخ محمد بن	جامعةالامام محمد بن سعود،

		عبدالوہاب رحمہ اللہ	الرياض،
59	عمل اليوم والليلة	امام ابن السنى رحمہ اللہ	دار القبلة للثقافة الاسلامية ومؤسسة علوم القرآن جدة / بيروت
60	عون المعبود على شرح سنن ابي داود	علامہ شرح الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ	دارابن حزم
61	تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي	علامہ عبدالرحمٰن المبارکفوری رحمہ اللہ	دار الكتب العلمية بيروت
62	العرف الشذي شرح سنن الترمذي	علامہ انورشاہ کشمیری رحمہ اللہ	دار التراث العربي بيروت، لبنان
63	الدراري المضية شرح الدرر البهية	امام الشوکانی رحمہ اللہ	دار الكتب العلمية
64	السيل الجرار المتدفق على حدائق الأزهار	امام الشوکانی رحمہ اللہ	دار ابن حزم
65	نيل الأوطار من أسرار منتقى الأخبار	امام الشوکانی رحمہ اللہ	دار ابن الجوزي للنشر والتوزيع، السعودية
66	مشكاة المصابيح	امام محمد بن عبد اللہ الخطيب التبريزي رحمہ اللہ	المكتب الإسلامي بيرو
67	مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح	الملا الهروي القاري رحمہ اللہ	دار الفكر، بيروت لبنان
68	مرعاة المفاتيح شرح	أبو الحسن عبيد الله	إدارة البحوث العلمية والدعوة

	مشكاة المصابيح	المباركفوري رحمه الله	والإفتاء الجامعة السلفية بنارس الهند
69	سبل السلام الموصلة إلى بلوغ المرام	محمد بن إسماعيل الأمير الصنعاني رحمه الله	دار ابن الجوزي للنشر والتوزيع السعودية
70	الروضة الندية (ومعها: التعليقاتُ الرَّضية على «الرَّوضة النّديَّة») الناشر:	علامه صديق حسن خان رحمه الله	دَارُ ابن القيِّم للنشر والتوزيع، الرياض
71	مجموع فتاوى ومقالات متنوعة	الشيخ بن باز رحمه الله	رئاسة إدارة البحوث العلمية والإفتاء بالمملكة العربية السعودية
72	فتاوى نور على الدرب	الشيخ بن باز رحمه الله	الرئاسة العامة للبحوث العلمية والإفتاء إدارة مجلة البحوث الإسلامية، الرياض
73	: مجموع فتاوى ورسائل	الشيخ ابن العثيمين رحمه الله	دار الوطن دار الثريا
74	فتاوى نور على الدرب	الشيخ ابن العثيمين رحمه الله	الكتاب مرقم آليا
75	لقاء الباب المفتوح	الشيخ ابن العثيمين رحمه الله	مصدر الكتاب : دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكة الإسلامية
76	فتاوى اللجنة الدائمة	جمع وترتيب: أحمد	رئاسة إدارة البحوث العلمية

		بن عبد الرزاق الدويش	والإفتاء الإدارة العامة للطبع الرياض
77	الإختيارات الفقهية للإمام الألباني	الشيخ ابراهيم ابو شادى	دار الغد الجديد
78	الملخص الفقهي	صالح بن فوزان بن عبد الله الفوزان حفظه الله	دار العاصمة، الرياض، المملكة العربية السعودية
79	تسهيل الفقه	عبدالله بن جبرين	دار ابن الجوزي للنشر والتوزيع، السعودية
80	شرح أخصر المختصرات	عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد الله بن جبرين	مصدر الكتاب : دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكة الإسلامية
81	شرح عمدة الأحكام	عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد الله بن جبرين	مصدر الكتاب : دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكة الإسلامية
82	الموسوعة الفقهية الميسرة	حسين عودة العوايشة	دار إيلاف الدولية
83	صحيح فقه السنة وأدلته وتوضيح مذاهب الأئمة	المؤلف: أبو مالك كمال بن السيد سالم تعليقات: الشيخ الألباني/ الشيخ بن باز/ الشيخ العثيمين	المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر
84	الترجيح في مسائل الطهارة والصلاة	فضيلة الشيخ الدكتور	دار الهجرة، السعودية

		محمد بن عمر بن سالم بازمول	
85	الدرر السنيه	الشيخ علوي بن عبد القادر السقاف حفظه الله	dorar.net
86	آسک اسلام پیڈیا (کے تیار کردہ مضامین)	ڈاکٹر حافظ ارشدبشیر عمری مدنی وفقه الله	askislampedia.com
87	الوکه	سعد بن عبد الله بن الحُمَيّد	alukah.net
88	صید الفوائد		saaid.org

AskIslampedia is an Islamic web portal where Islamic authentic information is available in an easy, organized and structured manner, from where the world can know the true Islam in one click In sha Allaah,

Its aim is to spread the correct information of Islam to everyone regardless of religion, creed, race and colour.

AskIslamPedia works on a simple concept that declares "we are only translators or compilers", thus ,collecting the world's scattered knowledge, or in other words it is like a supermarket where all kinds of quality items are available. In Sha Allaah ,

The aim of AskIslamPedia is to work in (50) popular languages spoken around the world (In sha Allaah), Alhamdulillah,
And work has been done on 23 languages in the first phase and in sha Allaah work is ongoing on 20 more languages in the second phase, Alhamdulillah

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)